3086

S.No. - 2963

17/10

24/3/70

12 APR 1973
2 MAY 1973
15 MAY 1973

Call No.
Date
Acc. No.

J & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

DATE LABEL

Date............ ....

Call No..........

Account No..........

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last stamped above. An overdue charges of 6 nP. will be levied for each day. The book is kept beyond that day.

24/3/70

12 APR 1973
2 MAY 1973
15 MAY 1973

1826 D/L

Call No.________ Date ....

Acc. No.________

J & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day. if the book is kept beyond that day.

HAYAT-I-NASERUDDINSHAH

حیات ناصر الدین شاہ ایران

آئینۂ سکندر جام جم است بنگر | تا بر تو عرضہ دارد احوال ملک دارا

یعنی

سوانح عمری - حالات حیات و شہادت شاہ کجکلاہ ناصر الدین شاہ
والی مملکت ایران معہ لطائف - تصاویر - اشعار - حالات طبعی - و
انتظام سلطنت - و قصائد - و مرثیۂ وفات - و قطعات تاریخ - و تخت نشینی
ولی عہد مظفر الدین بر تخت ایران و تفصیل حالات فرقۂ بابی وغیرہ +

مؤلفہ

ایم - عبد العلی صاحب سابق سکنڈ ماسٹر بورڈ ہائی اسکول پشاور
مترجم کتب پیاری پرنس مصنف گنجینۂ فنون و حیات اکبر رہنمائے انگریزی
بدیع التاریخ - عجائب التاریخ وغیرہ

نام نیک رفتگان ضائع مکن | تا بماند نام نیکت برقرار

حسب فرمائش منشی احمد میرزا خاں صاحب ترکمان از
خاندان نواب محمد بہرام خاں - مالک مطبع خادم الاسلام
دہلی سنہ ۱۸۹۷ء

۹۲۳،۱۰۵
ع ۳۲ ع
JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No. 4903
Date 4-XII-51
SRINAGAR
5109
54/83

فہرست مضامین رنگین حیات شاہ کجکلاہ ناصر الدین شاہ والی مملکت ایران

فصل اوّل جغرافیہ ایران

نمبر شمار	مضامین رنگین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین رنگین	صفحہ
۱	دیباچہ کتاب	۱	۱۴	پیداوار ملک [illegible]	〃
۲	جغرافیہ یعنے حالات طبعی وغیر طبعی	۲	۱۵	باشندگان ملک ایران	〃
〃	سلطنت ایران	〃	۱۶	عادات باشندگان	〃
۳	حدود اربعہ ملک ایران	۳	۱۷	مذاہب واقعہ ملک ایران	۶
۴	وجہ تسمیہ ملک ایران	〃	۱۸	فرقے جو مختلف مذاہب کے ملک	〃
۵	وسعت ورقبہ ملک ایران	〃	〃	ایران میں ہیں	〃
۶	آبادی ملک ایران	〃	۱۹	لطیفہ	۷
۷	دریا واقعہ ملک ایران	〃	۲۰	رواج تسلیم ملک ایران	〃
۸	جھیل واقعہ ملک ایران	〃	۲۱	زراعت ملک ایران	۸
۹	پہاڑ واقعہ ملک ایران	〃	۲۲	حرفت واشیاء مصنوعی ملک ایران	〃
۱۰	صحرا واقعہ ملک ایران	〃	۲۳	تجارت ملک ایران	〃
۱۱	ساحل آب واقعہ ملک ایران	۴	۲۴	بادشاہت ملک ایران	〃
۱۲	جزائر واقعہ ملک ایران	〃	۲۵	طرز سلطنت ملک ایران	۱۰
۱۳	آب وہوا ملک ایران	〃	۲۶	حالات تمدن ملک ایران	〃

۲۷	جمادات جو ملک ایران میں پیدا	۱۲
//	ہوتے ہیں ۔	//
۲۸	حیوانات جو ملک ایران میں ہوتے ہیں	۱۲
۲۹	صوبجات واقعہ ملک ایران	//
۳۰	قبیلہ جات ملک ایران	۱۳
۳۱	بندرگاہ واقعہ ملک ایران	//
۳۲	مضافات اور قصبے ملک ایران	//
۳۳	مشہور شہار معہ کیفیت	۱۴

فصل دویم تاریخی حالات ایران

۳۴	سلطنت ایران کا قدیم وجدید تاریخی	۱۶
//	حالات بطریق اختصار ۔	//
۳۵	اقوام سلطنت ایران	//
۳۶	آسامی بادشاہان از خاندان پیشدادیان	۱۷
۳۷	آسامی بادشاہان از خاندان کیان	//
۳۸	آسامی بادشاہان از خاندان اشکانیان	//
۳۹	اسامی بادشاہان از خاندان ساسانیان	۱۹
۴۰	خاندان ساسانیان کا زوال اور	۲۰
//	اہل عرب کا حملہ سلطنت ایران پر	//

۴۱	اسامئے بادشاہان خاندان صوفیہ	۲۰
//	معہ سنہ وابتدائے خاندان قاجار	//
۴۲	سلطنت ایران کے نامی اور اشخاص	۲۲
//	زمانہ سلف میں	//
۴۳	سلطنت ایران کے صاحب	۲۳
//	تصنیف شعرا	//
۴۴	سلطنت ایران کے تاریخی واقعات	۲۴
//	نادر بطریق اجمال معہ سنہ وقوع	//
۴۵	سلطنت ایران کا ہندوستان کے	۲۶
//	ساتھ قدیم تعلق از روئے پولیٹیکل و	//
//	سوشل وغیرہ	//
۴۶	حکایت شاہ عباس صفوی ایران و	۲۷
//	اکبر شاہ ہندوستان ۔	//
۴۷	شجرہ تفریع العلوم مجوزہ ڈاکٹر	۳۰
//	لائٹنر صاحب بہادر ایل ایل ڈی	//
۴۸	وجہ تسمیہ لفظ قاجار وجد امجد ناصر الدین	۳۱
//	شاہ والی ایران ۔	//
۴۹	شجرہ نسب ناصر الدین شاہ	۳۴
//	والی ایران ۔	//

فصل سویم سوانح عمری ناصر الدین شاہ

۵۰	ولادت وتخت نشینی ناصر الدین شاہ	
۵۱	تصویر شاہ کجکلاہ ناصر الدین شاہ	۳۳
۵۲	نقشہ شجرہ نسب خاندان قاجار	۳۴
"	ایران ۔	"
۵۳	تعلیم وتربیت ناصر الدین شاہ	۳۵
۵۴	خصلت وعادات ناصر الدین شاہ	۳۶
۵۵	قصہ متعلق بہ عادات ناصر الدین شاہ	۳۷
۵۶	انصرام ملک وانتظام سلطنت	۳۸
"	ناصر الدین شاہ ۔	"
۵۷	خانہ بدوش قوموں کے عہدہ دار	۴۰
"	اور انکے القاب ۔	"
۵۸	شہر کے عہدہ دار اور انکے القاب	"
۵۹	سلطنت ناصر الدین شاہ کی آبادی	۴۱
"	اور رعیت بالتفصیل ۔	"
۶۰	سلطنت ایران اہل شیعہ لوگوں کے	۴۲
"	فرقے اور اقوام	"
۶۱	افواج عساکر ظفر امواج ناصر الدین شاہ	۴۴
۶۲	حالات تمدن سلطنت ناصر الدین شاہ	۴۵
۶۳	ناصر الدین شاہ کا طرز معاشرت	۴۸
۶۴	ناصر الدین شاہ کے متعلق ایک قصہ	۴۹
۶۵	ناصر الدین شاہ کا اہل انگلستان سے	۵۰
"	عہد نامہ ۔	"
۶۶	ناصر الدین شاہ کے سلطنت ایران	۵۱
"	کے مضروب سکے ۔	"
۶۷	نقشہ سکہ جات مضروب مملکت ایران	۵۲
"	بمقابلہ سکہ جات مضروب مملکت انگلستان	"
۶۸	ناصر الدین شاہ کا طرز سلطنت با خونریزی	۵۳
۶۹	ناصر الدین شاہ کی اولاد احفاد ذکور	۵۴
"	واناث ۔	"
۷۰	ناصر الدین شاہ کی سلطنت ایران میں	۵۵
"	عجائبات ۔	"
۷۱	ناصر الدین شاہ کا خزانہ اور جواہرات	۵۶
"	گراں بہا ۔	"
۷۲	ناصر الدین شاہ کی سلطنت ایران کی	۵۷
"	وسعت اور مقبوضات ۔	"
۷۳	ناصر الدین شاہ کی شاعری مع کلام مترجمہ نظم ونثر	۵۸

۷۴	ناصر الدین شاہ کی تصنیف غزل فارسی	۵۹
''	ردیف تائے فوقانی ۔	''
۷۵	ناصر الدین شاہ کی تصنیف غزل فارسی	۶۰
''	ردیف دال مہملہ ۔	''
۷۶	ناصر الدین شاہ کی تصنیف غزل فارسی	۶۱
''	ردیف مم مہملہ ۔	''
۷۷	ناصر الدین شاہ کی تصنیف سفر سیاحت	۶۲
''	ممالک فرنگستان کا انتخاب نثر میں	''
۷۸	ناصر الدین شاہ کے ہمعصر شاعر	۶۵
''	ملک ایران میں ۔	''
۷۹	ناصر الدین شاہ کا اپنی شہنشاہ	۶۵
''	بیگم سے مشاعرہ محل میں ۔	''
۸۰	ناصر الدین شاہ کی تصنیف مرتبہ فارسی	۶۶
''	ردیف (ل)	''
۸۱	ناصر الدین شاہ کی تصنیف مرتبہ	۶۷
''	فارسی ردیف (ہ)	''
۸۲	ناصر الدین شاہ کا اتحاد سلطان المعظم	۷۱
''	والی سلطنت عثمانیہ روم سے	''
۸۳	ناصر الدین شاہ کا قتل مسجد شہزادہ عظم میں	۷۵
۸۴	ناصر الدین شاہ کے ہمعصر دیگر ممالک	۷۶
''	عظما کے بادشاہوں کی فہرست ۔	''
۸۵	تصویر تمغہ ناصر الدین شاہ مروجہ	۷۲
''	مملکت ایران ۔	''

فصل چہارم قطعات تاریخ وغیرہ

۸۶	تخت نشینی مظفر الدین ولیعہد ناصر الدین	۹۰
''	شاہ بر تخت ایران ۔	''
۸۷	تصویر مظفر الدین شاہ معہ سنہ ولادت	۸۸
''	وسنہ تخت نشینی ۔	۸۹
۸۸	قطعہ تاریخ شہادت ناصر الدین شاہ	۷۸
''	بزبان فارسی سنہ ھجری از طبعزاد	''
''	مصنف کتاب ۔	''
۸۹	قطعات تاریخ شہادت ناصر الدین شاہ	۸۱
''	بزبان فارسی وار دو از طبعزاد جوہر	۸۲
''	ہندوستانی ۔	''
۹۰	(۱) (۲) (۳) (۴) (۵)	''
۹۱	(۶) درصنعت منقوط ۔	''
۹۲	نمبر اول نوحہ شہادت ناصر الدین شاہ	۸۴
''	ازطبعزاد احمد طاہر بی آفندی بزبان فارسی	۸۱
۹۳	نمبر دوم نوحہ شہادت ناصر الدین شاہ کجکلاہ ازطبعزاد مولوی محمد اسحاق آفندی بزبان عربی ۔	۸۲
۹۴	نمبر سوم نوحہ شہادت ناصر الدین شاہ ازطبعزاد منشی احمد پنجابی بزبان اُردو ۔	۸۴
۹۵	قطعات تاریخ ازطبعزاد محمد خلیل ایرانی بزبان فارسی ہجری ۔	۸۰
۹۶	فہرست آسامی سلاطین عظما ممالک مختلف جو ابن عیسوی میں قتل ہوئے ہیں ۔	۹۱
۹۷	ضمیمہ نمبر اول — دنیا بھر کے مشہور تاریخی واقعات نادر بطریق ایجاز معہ سنہ وقوع ۔	۹۲
۹۸	آسامی بادشاہان سلطنت عثمانیہ معہ سنہ جلوس ووفات ۔	۹۷

ضمیمہ نمبر دوم

۹۹ — حالات فرقہ بابی معہ تشریح وتفصیل وغیرہ	۹۹
۱۰۰ — جمال الدین رومی کے حال پر ایک سرسری نظر	۷۶
۱۰۱ — قطعات تاریخ باختتام تصنیف کتاب ۔	۱۱۴

دیباچۂ کتاب

اِنَّ اَحَقَّ مَا اَفتتح به الکلام و نجح به للمرام حمد الله الملك العلام القدوس السّلام الذی اشرقت بانوار قدسه خواطر اولی الکنز واضایت بمصابیح السنة بصائر اولی العلمین ؏

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا	حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
اُس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے	کیا تاب گذر ہوئے تعقل کے قدم کا

حمد حمید یکہ سلاطین معدلت آمین و فرمایان والا تمکین را زیب دیہیم و تزئین اکالیل بخشیدہ بر مفارق و وائح بدائع خوش چوں سایہ مہر ماہ و با حشمت و جاہ تعین ساختہ گلشن آباد ہند را غیرت فردوس برین فرمود کہ باعث ایجاد تاجداران زمین و سبب پیدائش مکان و مکیں است غنیمت کلک را در میدان فصاحت فسحت اباد و رطاس گرم عنان کردہ مے آید کہ دریں ایام بلاغت فرجام مسرت انجام کتاب حالات حیات شاہ کجکلاہ ناصر الدین ایران کہ ہم اسم با مسمی است بہتہ طالبان

کرمان جسکی زمین بنجر ہے۔ صحرائے اعظم کا طول ۵۰۰ میل اور عرض ۲۰۰ میل ہی صحرائے کرمان کا رقبہ ۱۵۰۰۰ میل مربع ہی ؛

ساحل آب بحیرہ اخضر۔ خلیج عمان اور خلیج فارس کا پانی اس ملک کے کنارے سے آکر ٹکراتا ہے ؛

جزائر (۱) جزائر ہرمس (۲) جزائر کیش معہ جزائر عمان۔ بادشاہ ایران کے زیر حکومت ہیں ؛

ملک ایران میں اونچے اونچے سطوح مرتفع بہت واقعہ ہیں اور شمال جنوب مغرب کے جانب پہاڑوں سے محیط ہے وسطی اور مشرقی حصول میں زیادہ تر ریگ و نمک کے صحرا ہیں۔ تقریباً تمام حصۂ مشرقی میں صحرائے نمک پھیلا ہوا ہے۔ ریگستان کا وہ حال ہے کہ بہت سی جگہ قابل زراعت زمین کو دبائے چلی جاتی ہے کہیں کہیں بہت ویران قصبے اُسکے نیچے دب گئے ہیں۔ بحیرہ اخضر۔ خلیج فارس اور دریائے دجلہ (Mesopotamia) کے کناروں کے ساتھ ساتھ جو پست زمین چلی جاتی ہے۔ اور جو ملک کے اندر اونچی زمین ہے ان دونوں کو پہاڑ جدا کرتے ہیں ؛

آب و ہوا یہاں کی آب و ہوا ایسی ہے کہ جاڑے میں سردی اور گرمی میں گرمی ہوتی ہے۔ ملک کے اندرونی حصص میں گرمی کے موسم میں سخت گرمی اور خشکی رہتی ہے اور جاڑے میں غضب کی سردی پڑتی ہے۔ مینھ بھی برستا ہے ندی نالوں کے کنارے کے سوا درخت کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔ البرز کے شمال میں آب و ہوا منطقہ محترقہ سی ہے۔ سطح مرتفع اور خلیج فارس کے درمیان جو قطعہ زمین واقع ہے وہاں موسم گرما میں انتہا درجہ کی گرمی پڑتی ہے۔ مجموعی طور سے آب ہوا

معتدل ہے - چنانچہ بلند گھاٹیوں کی آب وہوا خوشگوار اور عمدہ ہے - ندی نالے بہتے ہیں - کوہستانوں میں سنہرے کے فرش بچھے ہیں زمین سُرخ سُرخ رنگ کے پھولوں سے مہکتی ہے - گویا کوسوں تک سبز سُرخ مخملی فرش بچھا ہے - یہ پھول خودرو ہیں - انہیں کوئی بوتا کاٹتا نہیں - خود گرتے ہیں اور پھر خود ہی اُگتے ہیں اہل ایران انکو گلسرخ کہتے ہیں +

پیداوار میوہ جات - انجیر - انگور - خربوزہ - تربوز - ناشپاتی - سیب بہی انار - شہتوت - سنجد - آلو - نارنج - بادام - زعفران - افیون زیرہ ریشم گلاب - تمباکو اناج - چانول - گیہوں - مکی - روئی - کنگنی - وغیرہ وغیرہ ہوتی ہیں - فارس کے پھل خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتے ہیں - اس مُلک میں دو میوہ جات کا عجیب مزا ہے اوّل ایک قسم کا سیب جو نصف شیریں اور نصف تُرش ذائقہ ہوتا ہے اس قسم کا سیب شہر اصفہان کے نطنز باغمیں موجود ہے - تربوز کا یہ حال ہے جب اسکے بیج کو ہوا لگی فوراً اُنپر حروف تہجی میں سے کوئی ایک حرف خود بخود لکھا جاتا ہے - دیگر حروف شاذ و نادر مگر الف - ب - د - ح اکثر لکھے ہوئے دیکھے گئے ہیں +

باشندے آبادی ۹۰۰۰۰۰ لاکھ کی ہے - جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے - باشندے اہل اسلام شیعہ مذہب کے ہیں - علاوہ اسکے یہودی - آتش پرست اہل سُنّت والجماعت ترک ارمنی - عیسائی - گرجی لوگ ہیں - اکثر باشندے خانہ بدوش رہتے ہیں - اونٹ - گھوڑے - بکریاں - بھیڑیں انکی دولت ہیں - فی میل زمین کے اندر ۱۲ نفر کی اوسط آبادی بمشکل ہے ترک اور گرجی لوگ اکثر مسافروں کو لوٹتے ہیں

عادات باشندگان اہل ایران ظریف خوش مزاج - بذلہ سنج لطیفہ گو اور بڑے

خلیق ہوتے ہیں - خوشنودی - نقاشی - شاعری میں کافی مہارت رکھتے ہیں اور شایق علم وہنر ہیں - متعصب پرلے درجے کے بعض شیعہ مذہب اہل سنت سے ایسے متنفر ہیں کہ اِنکے ساتھ لین دین کھانا پینا وغیرہ کا تعلقات نہیں رکھتے - ذہین عمدہ ہیں جو چیز دیکھتے ہیں جھٹ پٹ اسکی تقلید کرتے ہیں اُمور مذھبی میں اپنے مجتہد عصر کے قول کی پوری پابندی کرتے ہیں - سرزمین ایران اوّل درجہ کی مردم خیز زمین ہے چنانچہ ذیل کے متقدمین شعرا جو فصاحت اور بلاغت کے موجد تھے وہ سب یہیں کے رہنے والے تھے **نظامی گنجوی - قاآنی شہروانی - سعدی شیرازی - حافظ شیرازی - کمال الدین احمد اصفہانی - نصیر الدین طوسی - محتشم کاشانی - حکیم ابونصر فاریابی - یغما - حکیم حبیب اللہ خاقانی - شمس الدین - مغربی - رشید الدین** وطوط وغیرہ وغیرہ ؛

مذاھب اہل ایران زیادہ تر مسلمان ہیں - عیسائی - اَرمنی پارسی - اگبر - جو آتش پرست کہلاتے ہیں - اس مُلک کے قدیم باشندے ہیں - مسلمانوں میں شیعہ مذھب کے لوگ بہت ہیں - اہل سُنّت جماعت بہت تھوڑے ہیں - اَرمنی عیسائی مذھب رکھتے ہیں - بلوّچی لوگ - رافضی اور شیعہ ہیں - تُرک اہل سنت ہیں

فرقے شیعہ مذھب کے لوگ علانیہ سب اور رفض کہتے اور تبرّہ بولتے تھے - لیکن شاہ ناصر الدین مرحوم نے علانیہ تبرا بولنا قانوناً منع کرا دیا تھا - سابق میں یہ لوگ اہل سُنّت سے بہت متنفر تھے - لیکن آجکل کچھ آمد و رفت کرلیتے ہیں - **آتش پرست** یا گبر یہ لوگ آفتاب کو خدا کا مظہر جانتے - اور آگ کی پرستش کرتے ہیں - اُنکی آگ جلنے کی جگہ کو **آتشکدہ** - اور قبرستان مُردے گاڑنے کی جگہ کو

وخمہ کہتے ہیں ان کی مقدس کتابیں دو ہیں ایک ژند دوسری پاژند ان کی مذہب
کا بانی ابراہیم زردشت شہر بلخ کا رہنے والا تھا۔ یہ لوگ اپنے زعم فاسد میں
دو خدا مانتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک) ایک کو یزداں دوسرے کو آہرمن
کہتے ہیں۔ یزداں وہ ذات پاک ہے جو اچھی کام اپنی پیدائش سے کراتا ہے۔
آہرمن۔ وہ ہے جو بُرے کام کی ترغیب دیتا ہے۔ ان لوگوں کا آداب معاشرت
نرالے قسم کا ہے سلامٌ علیکم کے عوض یہ لوگ آپس میں یزداں پناہ باد
کہتے ہیں دوسرا جواب میں بجائے وعلیک کے شادی بدہ کہتا ہے۔ ان
کی کتب مقدس میں طرز معاشرت ومناجات ہے۔ جو فارسی زبان میں لکھی ہے
اب (گجرات) (کچھ) کی زبان میں بھی ان لوگوں نے ترجمہ کرلیا ہے +

نوٹ اگر اس قوم کے لوگوں کا امور مذہبی و رسوم معاشرت وغیرہ دیکھنا
چاہو تو میری تصنیف عجائب التواریخ کتاب جو دھلی میں طبع ہوچکی ہے منگواکر ملاحظہ کرلو

لطیفہ شیخ فتح اللہ شیرازی جو شعرائے متاخرین میں سے ہیں۔ اپنی کتاب
موسوم بہ **شبستان خیال** میں فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو گبر لوگ جو دو خداؤں کی
پوجا اور پرستش کرتے ہیں وہ درست ہیں کیونکر انکا نام یعنے لفظ گبر میں جو تین
حروف سے مرکب ہے سب حروف میں تثنیہ ہے دیکھو اگر کاف ہے تو
اُسکے دو **عشرات** (دو ہائی) ہیں۔ اگر بؔ ہے تو دو **آحاد** (اکائی)
ہیں باقی رؔ ہے تو اسمیں دو **مائت** (سیکڑی) ہیں +

تعلیم یہاں عام ہے۔ مدرسے اور کالج سرکاری ہیں جیساکہ ہندوستان وغیرہ
ممالک میں ہیں انمیں علوم مشرقی یعنے عربی۔ فارسی۔ ترکی وغیرہ کی

اعلےٰ درجہ کی تعلیم ہوتی ہے ۱۸۵۱ء میں خاص شہر طہران پایۂ تخت ایران میں ایک صنعت و حرفت کا مدرسہ Art-school ارٹ اسکول قایم ہوا ہے جسکے پروفیسر یورپین ہیں - علاوہ اسکے خانگی مکاتب بھی ہیں جن میں مذہبی تعلیم ہوتی ہے - مدرسین اکثر طلبار کو مفت پڑہاتے ہیں - بعض مکاتب میں مفلس اور مسافر طلبا رکو وظیفہ بھی ملتا ہے - زیادہ تر فارسی - ترکی زبان بولنے کا رواج ہے - عربی کم - مگر آجکل صیغہ خارجیہ شاہی کے اکثر افسران فرانسیسی زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں - انگریزی زبان کی نسبت فرانسیسی زبان کیطرف زیادہ میلان ہے *

زراعت خاص شہر کے رہنے والے اکثر زراعت کرتے ہیں - قریبًا ایک تہائی زمین صحرا و بنجر ہے - اکثر مقام شورہ زار ہیں - باقی زمین ایسی عمدہ ہے کہ صرف معمولی آبپاشی سے اس پر زراعت ہو سکتی ہے - مگر تاہم اتنی پیداوار اور زراعت ہوتی ہے کہ اسکا محصول اور مالیہ سے ایک کافی رقم بعد منہائے اخراجات توفیر میں رہتی ہے علاوہ زراعت کے یہ لوگ ریشم کے کیڑے پالتے اور ریشم بناتے ہیں - اناج اس ملک کا خوش ذائقہ لذیذ ہے خصوصًا چانول بڑے خوشبودار اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں - افیون بنانے کی خاطر کاشت پوست کی زراعت بہت ہوتی ہے - نیز تمبا کو بکثرت بویا جاتا ہے - زعفران کی کشت کا عجب لطف ہوتا ہے - خانہ بدوش اور دیہاتی لوگ اپنے اپنے مویشی چراتے ہیں *

حرفت پہلے یہاں کوئی کارخانہ نہیں تھا - اہل حرفہ لوگ معمولی طور پر اپنا اپنا کسب کرتے تھے - لیکن آجکل سات آٹھ کارخانے جاری ہو گئے ہیں - یہ لوگ

اچھے دست کار ہیں۔ قالین۔ دوشالے۔ زربفت۔ کمخواب۔ تلوار۔ قلمدان۔ تصاویر وغیرہ بہت عمدہ بناتے ہیں علاوہ اسکے آلات شیشہ وغیرہ بھی اچھے اچھے بناتے ہیں۔ بندوق سازی بھی جانتے ہیں ٭

تجارت تجارت زیادہ تر روس۔ انگلستان اور روم سے ہوتی ہے ملک کے اندرونی تجارت کا مرکز۔ شیراز۔ و تبریز ہے۔ قزاقوں کے ڈر سے یہ لوگ قافلوں میں سفر کرتے ہیں قافلوں کے ذریعہ سے جسقدر تجارت ہوتی ہے معقول مقدار کی ہوتی ہے۔ روم بحیرہ اسود سے ایران کی تجارت کا لین دین اب ہندوستان سے ہی ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ اشیا ر تجارت باہر جاتے ہیں ریشم۔ افیون۔ میوہ خشک تلوار وغیرہ۔ باہر سے یہاں نیل۔ شکر۔ چھینٹیں۔ فرنگستان کے اسباب آرائش وغیرہ آتے ہیں ٭

شیراز میں شراب بنتی ہے۔ اور تبریز میں عطر گلاب بنتا ہے۔ جو اکثر نزدیک بیرونے ممالک کو جاتا ہے ٭

بادشاہت ایران میں بادشاہت مطلق العنان ہے۔ والئی ملک شاہ کہلاتا ہے۔ کاغذات عدالت میں اسکو شہنشاہ لکھتے ہیں۔ اسکا اختیار دین تک مطلق العنان ہے کہ اسکے احکام شرع شریف سے برخلاف نہوں۔ رعایا اسکی غلام ہے انکو مارنے چھوڑنے کا اسے اختیار کلی حاصل ہے۔ اسکے سات وزیر ہیں سب سے بڑا صدر اعظم ہوتا ہے علاوہ اسکے ہر ایک شہر میں ایک ایک مجتہد ہوتا ہے۔ مستند چار مجتہد مانے جاتے ہیں سب سے زیادہ عزت مجتہد کربلا کی ہے (کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے ہیں اور انکا مقبرہ مبارک بھی اس جگہ ہے) شاہ کو مجتہد مقرر کرنے میں کوئی دخل نہیں البتہ

شیخ الاسلام و امام الجمعہ کو وہ خود مقرر کر سکتا ہے ٭

طرز سلطنت

انتظام ملک گورنروں کے ہاتھ میں ہے انکے نائب شیخ الاسلام کے ہاتھ میں ہے اول الذکر دنیاوی احکام یعنے قانون جاری کرتے ہیں اور تصفیہ تنازعات قانونی طور سے کرتے ہیں۔ آخر الذکر شرع شریف کے مطابق احکام جاری کرتے ہیں۔ تحقیقات جوڈیشل نہیں وراثت کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں حکمراں بادشاہ کا اختیار ہے کہ بلالحاظ خوردی بزرگی جسکو چاہے ولیعہد مقرر کرے ایران کے گورنمنٹ کا طریقہ بہت کچھ ٹرکی گورنمنٹ کے مشابہ ہے۔ شاہ کا حکم اگر قرآن و حدیث کے مخالف نہو تو واجب التعمیل ہے امور سلطنت وزرات کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ پہلے صرف دو وزیر ہوتے تھے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے یوروپین قاعدہ کے مطابق الگ الگ محکمے بنا دئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم یا صدر اعظم کا عہدہ ۲۷ جنوری سنہ ۹۳ء کو پھر از سر نو قایم کیا گیا ہے۔ میرزا **اصغر علیخاں** امین السلطنۃ اسپر مامور کئے گئے ہیں۔ علاوہ صدارت عظمی کے مال۔ خزانہ اور محاصل کی وزراتیں بھی انہیں کے پاس ہیں دوسرے محکموں کی تفصیل یہ ہے (۱) صیغہ داخلیہ (۲) صیغہ خارجیہ (۳) صیغہ حربیہ (۴) معدلت عامہ (۵) تجارت و معدلت عامہ دونوں ایک وزیر کے ماتحت ہیں۔ تعلیم۔ معادن۔ تار برقی تینوں ایک وزیر کے سپرد ہیں۔ ڈاک اور اوقاف یہ دونوں ایک وزیر کے ماتحت ہیں۔ اور مطابع جملہ آٹھ وزیر ہیں انکے علاوہ چودہ ۱۴ اور وزیر ہیں۔ مگر انکے ماتحت کوئی محکمہ نہیں ہے۔ امین الدولہ وزیر ڈاکخانجات کونسل وزراء کے میر مجلس ہیں۔ ملک ۲۲ بڑے اور ۱۰ چھوٹے صوبوں پر منقسم ہے ہر ایک صوبہ میں گورنر جنرل مقرر ہے جو براہ راست شاہی حکومت کے ماتحت ہے

اور اپنے اپنے علاقہ میں نائب خود مقرر کر سکتا ہے گورنر جنرل عموماً **حاکم** کے لقب سے ملقب کئے جاتے ہیں **گورنر جنرل** کو علاوہ حاکم کے ولی ۔ فرمان فرما کہتے ہیں ۔ **لفٹنٹ گورنر** کو **نائب الحکومت** ۔ اور چھوٹے ضلع کا حاکم ضابطہ کہلاتا ہے ہر ایک شہر میں **چیف مجسٹریٹ** یعنے **کلانتر** مقرر ہے ہر ایک گانوں میں حلہ وار ہوتے ہیں جنہیں کدخدا کہتے ہیں ۔ ان لوگوں کا کام وصولی محاصل ہے اکثر لفٹنٹ گورنر رعیت کے انتخاب سے مقرر ہوتے ہیں اکثر گورنروں کے ماتحت وزیر یا پیشکار ہوتے ہیں کل صوبہ کا انتظام اور حساب کتاب انہیں لوگوں کے سپرد ہیں ؂

عہدہائے افسران ایران

(۱) صدر اعظم ۔ (۲) ولی (۳) فرمان فر (۴) نائب الحکومت (۵) بیگلر بیگ (۶) ضابطہ (۷) کدخدا ؂

عہدہائے افسران اقوام خانہ بدوش

(۱) سردار (۲) ایل خان (۳) ایل بیگی (۴) ولی (۵) شیخ (۶) نوشمال ۔ ہر ایک گورنر اپنے اپنے علاقہ کے قبیلہ جات کا محاصل جمع کر کے داخل کرتا ہے ۔ ڈاکخانہ و تار کے انتظام پر یوروپین افسر مقرر ہیں ۔ اصفہان ۔ بوشہر ۔ طہران ۔ شیراز وغیرہ کے درمیان عمدہ سڑکیں بن گئی ہیں ۔ پوست کی کاشت میں بہت ترقی ہو گئی ہے اصفہان ۔ یزد کرمان کی تجارت کئی گنی بڑھ گئی ہے ۔ سیستان میں امن قائم کیا گیا ہے ۔ دار الخلافہ میں بڑے اصلاح کی گئی ہے ۔ صفائی کا عمدہ انتظام ہے ۔ آبپاشی بھی سرکاری طور پر ہوتی ہے (۴) ۱۸۵۷ء میں تجارتی عہدنامہ اہل فرانس وغیرہ قوموں سے

ہوا (۵) سنہ ۱۸۵۵ء سے چھاپے خانے مطابع جاری ہوئے (۶) سنہ ۱۸۶۶ء میں اور ممالک کی تقلید پر محمد حسن مرزا ملازم صیغہ خارجیہ نے حسب منظوری شاہ کجکلاہ ایک اخبار موسوم بہ (ایران) جاری کیا تھا جو اب تک طبع ہوتا ہے۔ اس میں فوجی افسران کی ترقی و تبدل وغیرہ احکام درج ہوتے رہتے ہیں۔

تمغہ شاہی ایک عجیب طرز کا ہے دیکھو صفحہ ۷۲ اسکا نقشہ درج ہے فوج کا پریڈ قواعد وغیرہ اہل یوروپین کیطرح ہے۔ خاص ممالک میں شاہ کا اپنا ٹکٹ ڈاک پوسٹ سٹیمپ Postage stamp استعمال ہوتا ہے بیرونے ممالک سے جو رنگ دار خطوط آتے ہیں اُنپر کچھ محصول نہیں لیا جاتا سنہ ۱۸۲۹ء سے طہران دارالخلافہ ہے اس سے پہلے اصفہان تھا۔

جماوات ایران میں اشیاء ذیل معدنیات کی قسم سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) فیروزہ نیشاپور میں (۲) سفید سنگ مرمر مراغہ میں (۳) یشب اور سنگ سماق تبریز میں پیدا ہوتا ہے (۴) گوگرد احمر الوند کے گرد نواح میں (۵) طوطیا کرمان میں (۶) مس و سرمہ سیسہ اصفہان میں ملتا ہے۔

حیوانات گھوڑے۔ یہاں کے تیز رو بلند اور مضبوط ہوتے ہیں اُونٹ بڑے قوی اور بلند قد ہوتے ہیں۔ بھیڑ۔ بکری۔ گائے بکثرت ہیں۔ دنبی گوسفند بڑے بڑے چکتے دار ہوتے ہیں۔ بارہ سنگا۔ ہرن۔ شیر۔ بھیڑیے۔ گیدڑ سانپ وغیرہ بھی شل اور ملکوں کے یہاں بھی ہیں۔

صوبجات انتظام ملک کی خاطر ایران کو صوبوں میں منقسم کیا ہے۔ صوبے یہ ہیں (۱) عراق عجم (۲) طبرستان (۳) خورستان (۴) خراسان۔

(۵) کرمان - ہر ایک صوبہ کا انتظام ایک گورنر کے ماتحت ہے جسکا نام ضابطہ ہے

قبیلہ جات (۱) قدیمی لوگ پارسی قبیلے کے ہیں (۲) گرد (۳) ترکمان - (۴) یہود (۵) ارمنی (۶) بلوچی - پارسی و یہودی متمول لوگ ہیں - گرد اور ترکمان بڑے بہادر مگر خانہ بدوش ہیں - ارمنی بہت کم حیثیت کے ہیں - عیسائی لوگ تجارت پیشہ ہیں -

بنادر ایران کے بندرگاہ یہ ہیں - معہ کیفیت دیکھو:

(۱) **رشت** - بڑا بھاری بندرگاہ ہے

(۲) **بال فروش** - یہاں کوئلہ وغیرہ جہازوں کے لئے تیار رہتا ہے

(۳) **استرآباد** - دریائے استر کے پاس واقعہ ہے

(۴) **بوشہر** - ۱۸۵۶ء میں اہل انگلش نے لیلیا تھا - مگر دو سال بعد پھر واپس ہوگیا

(۵) **گھبرون** - قدیمی زمانہ میں اسکو گمبر نہیں کہتے تھے - بلکہ ہرمز کے نام سے مشہور تھا - بلکہ نوشیرواں کے بیٹے ہرمز کے لئے یہاں ایک نشستگاہ واسطے سیر دریا بنائی گئی تھی (۶) بندر عباس - ہندوستان کے جہاز اس جگہ ٹھہرتے ہیں

قصبے مضافات اور قصبے یہ ہیں

(۱) فاریاب (۲) ویلم (۳) بسطام (۴) اردبیل (۵) سہرورد - (۶) زمخشر (۷) جرجان (۸) سرخش (۹) نیمروز (۱۰) ہیمند (۱۱) سیرجان - (۱۲) شروان (۱۳) اسفراین (۱۴) قم (۱۵) برجند (۱۶) کاشان (۱۷) ششتر (۱۸) لمہ جان (۱۹) گازرون (۲۰) گیلان (۲۱) سنجر

فاریاب میں حکیم ابونصر بڑے ماہر فن موسیقی کے گذرے ہیں - بسطام میں بازید

صاحب بڑے ولی اللہ تھے۔ زمخشر میں علامہ زمخشری شمس الدین تفسیر کشاف کے مصنف تھے۔ کاشان میں محتشم بڑے مشہور شاعر گذرے ہیں۔ شیروان میں حکیم خاقانی بڑے مشہور مصنف تھے۔

ایران کے مشہور شہر معہ کیفیت

	نام شہر	کیفیت
۱	طہران	سنہ ۱۷۹۶ء سے پایہ تخت ہے۔ ۲ لاکھ آبادی آب و ہوا ناقص اسمیں آلات حرب کا کارخانہ ہے ؛
۲	اصفہان	صفویہ خاندان کے عہد میں پایہ تخت تھا۔ آبادی ۸ لاکھ۔ دور بارہ میل ہے۔ تلواریں بنتی ہیں ؛
۳	شیراز	۳۰ ہزار کی آبادی ہے شیخ سعدی۔ حافظ شیرازی کا مقبرہ ہے۔ شراب اور عطر گلاب کا کارخانہ ہے ؛
۴	ہمدان	یہ ایک بڑے بزرگ کا مولد ہے جسکا نام سید علی تھا اور مقبرہ انکا کشمیر میں ہے
۵	طارس	۸۰ ہزار کی آبادی کا ہے۔ ریشمی کپڑے بنتے ہیں ؛
۶	تبریز	اسمیں بڑی سرائے اور مساجد ہیں۔ اور تجارت کے منڈے ہے ؛
۷	قزوین	خربوزہ اسجگہ کا لذیذ ہوتا ہے۔ قالین بافی کا کارخانہ ہے ؛
۸	مشہد	امام موسیٰ رضا علیہ الرحمۃ اور ہارون رشید خلیفہ بغداد کا بڑا عالیشان طلائی مقبرہ بنا ہوا ہے۔ بخارا اور ہرات کی تجارت کا مرکز ہے ؛
۹	کرمان	زیرا۔ اور طوطیا وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ شال بنتے ہیں ؛

	نام شہر	
١٠	مُراغہ	سنگ مرمر سفید یہاں سے نکلتا ہے ؎
١١	سُلطانیہ	معمولی شہر ہے اسمیں نقاش بہت ہیں ؎
١٢	گنجہ	شیخ نظامی مشہور رزمیہ شاعر مصنف سکندر نامہ کا مولد و مسکن ہے ؎
١٣	یزد	تلواریں اور بندوقین بنتی ہیں ؎
١٤	مازندران	کاشت پوست و افیون سازی کا مقام ہی ؎
١٥	طوس	فردوسی مشہور رزمیہ شاعر مصنف شاہ نامہ کا مولد و مسکن ہی ؎
١٦	آذربائیجان	قدیم آتش پرستوں کا ملک ہی پہلوے زبان میں اس مُلک کے معنے (مقام آتش) کے ہیں ؎
١٧	نیشاپور	فیروزہ کی کان ہے - عبدالرزاقی کان کا فیروزہ گرانبہا ہوتا ہی ؎
١٨	قم	اس مُلک میں قریباً سب اہل شیعہ رہتے ہیں - جنکو قزلباش کہتے ہیں - قزل ترکے میں سُرخ رنگ کو لکھتے ہیں - اور باش کے معنے سر کے ہیں ؎
١٩	سبزوار	مشہور ہے - اسمیں اہل شیعہ بہت ہیں اور یہ قدو قامت کے ہیں
٢٠	جرجان	امیر تیمور گورگانی کا اصل وطن زمانہ سلف میں اسکو گرگاں لکھتے تھے

فصل دوم

سلطنت ایران کا قدیم و جدید تاریخی حالات بطریق اختصار

ایران کا مُلک قدیم زمانہ میں سائیریا کہلاتا تھا - مگر فریدوں شاہ - خاندان پیشدادیان بادشاہ نے اسملک کو وسعت دیکر اپنے بیٹے ایرج کے نام پر اسکانام اریہ اور بقول بعض مورخین آریکہ رکھا جو رفتہ رفتہ ایران بنگیا ؛

فارسی قوم وہ لوگ ہیں جو دریائے فرات اور شہر بابل کے درمیان قدیم زمانہ میں آباد تھے اُنکا بادشاہ سائرس تھا اُسکی سلطنت اُسوقت ہندوستان کے مغرب اور ایشیاء کوچک تک پھیلی ہوئی تھی - سائرس کی وفات کے بعد فیلقوس شاہ مقدونیہ کے ہاتھ یہ سلطنت ہاتھ آئی اس بادشاہ کو انگریزی کتابوں میں فلپ لکھا ہے فلپ کے بعد اُسکا بیٹا سکندر تخت پر بیٹھا - مگر سکندر کی وفات کے بعد پھر یہ مُلک سائیریا کی سلطنت شاہ سائرس کے خاندان میں آگئی - حضرت مسیح سے دو سو برس پیشتر انکی بادشاہت بہت عُروج پر تھی - جب اِس خاندان کو زوال آیا تو سلطنت پر شاہ آرسس بانی خاندان پارتھین قابض ہوگیا - اور کئے عرصہ تک یہ خاندان سلطنت نہایت تزک و احتشام سے کرتا رہا - یہ سب بادشاہ بہت ظالم تھے - اور مذہب اُنکا بُت پرستی تھا - مگر پابند مذہب اسقدر نہ تھے - انکے زوال کے بعد اس مُلک پر مختلف خاندان کے بادشاہ حکمراں رہے - اوّل ہی اوّل خاندان پیشدادیاں کے دس بادشاہوں نے نوبت بہ نوبت بادشاہت کی ہے - جنکی فہرست تفصیل وار یہ ہے

(۱) کیومرث شاہ۔

(۲) طہورث دیوبند۔

(۳) ضحاک تازی۔

(۴) منوچہر شاہ۔

(۵) زوبے شاہ۔

(۶) ہوشنگ۔

(۷) جمشید۔

(۸) فریدوں شاہ۔

(۹) نودرا۔

(۱۰) گرشاسپ۔

جب اس خاندان کو زوال آیا تو سلطنت خاندان کیان کے بادشاہوں کے ہاتھ آگئی جو بعہد حکومت خاندان پیش دادیان معمولی قسم کے خوانین و معززین دربار تھے اس خاندان سے بھی دس بادشاہوں نے سلطنت کی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) کے قباد۔

(۲) کے خسرو۔

(۳) کے کاؤس۔

(۴) گشتاسپ۔

(۵) سلطانہ بہمن۔

(۶) دارا ابن داراب۔

(۷) لُہراسپ

(۸) بہمن

(۹) داراب ثانی۔

(۱۰) سکندر۔

خاندان کیان کے زوال پر خاندان اشکانیان کے ہاتھ میں یہ سلطنت آگئی اور کچھ تھوڑے عرصہ تک اس خاندان کے لوگ بادشاہ رہے۔ جنکے نام یہ ہیں۔

(۱) اُردشیر بابکاں۔

(۲) اُرمز شاہ۔

(۳) بہرام شاہ بن ارمز

(۴) شاہ پور

(۵) بہرام بن ہرامس

(۶) نرسی بن بہرام

(۷) ارمز شاہ بن نرسی

(۸) بہرام شاہ ثانی

خاندان اشکانیان کے بعد چوتھا خاندان ساسانیان کا تھا جسنے اشکانیوں کے زوال کے بعد عروج حاصل کیا۔ وہ بادشاہ یہ تھے *

(۱) شاہ پور

(۲) بہرام بن شاہ پور

(۳) بہرام گور

(۴) ہرمز یزدگرد

(۵) نوشیروان عادل

(۶) خسرو پرویز

(۷) اُردشیر سیرویہ

(۸) پُوران دخت

(۹) فرّخ زاد

(۱۰) گراز

(۱۱) ارزم

(۱۲) پرویز بن جرولا

(۱۳) یزدجرد

واضح رہے کہ ہوشنگ بادشاہ خاندان پشیدادیان کے عہد سے تمام ایران کے ملک میں مذہب آتش پرستی پھیل گیا تھا۔ اُسکا بانی ابراہیم زردشت تھا۔ انکی دو کتابیں ہیں جنکو یہ کتب مقدس جانتے ہیں ایک کا نام ژند دوسرے کا نام پاژند ہے اس قوم کے مفصل حالات اور اُنکے رسوم مذہبی اگر دیکھنے ہوں تو کتاب عجائب التاریخ میں ملاحظہ کرو جو میری اپنی تصنیف ہے۔

غرض یہ ہر چار خاندان پشیدادیان۔ کیان۔ اشکانیان۔ اور ساسانیاں کے سب پادشاہ آتش پرست تھے ❊

پادشاہان خاندان ساسانیان کا زوال

یزدجرد جو خاندان ساسانیاں کا آخیر بادشاہ تھا۔ جبپر اہل عرب نے ۶۴۴ء مطابق ۲۳ھ ہجری بعہد خلافت خلیفہ ثانی حضرت عُمر فاروق حملہ کیا۔ یزدجرد اس لڑائی میں مارا گیا۔ اور سلطنت ایران اہل عرب کے تحت حکومت مین آگئی۔ اور کئے سال تک خلفائے اہل عرب کے خاندان بنی اُمیہ۔ و بنی عباسیہ کی خلافت کا صوبہ رہا۔ پہر جب اہل تاتار نے خلیفہ عرب مستعصم باللہ کے عہد میں بغداد پر حملہ کیا اور جسمیں خلفائے عباسیہ کے خلافت کا نام و نشان نابود ہوگیا تو سلطنت ایران و بغداد پر **تغرل بیگ** تاتاری جو خاندان سلجوقیہ کا پہلا بادشاہ تھا قابض ہوگیا اور ۱۰۳۸ء سے ۱۳۰۸ء تک اس خاندان کے بادشاہ رہے۔

۱۳۰۸ء میں امیر تیمور گرگانی نے سمرقند سے آکر بغداد کو فتح کیا اور تمام ایشیائے کوچک تک اپنی حکومت پہیلائی۔ اور صوبہ ایران کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ امیر تیمور کی وفات کے بعد جلال الدین میران شاہ کے ساتھ ترکمان لوگوں نے بہت فساد برپا کیا۔ اور آخر ۱۳۶۸ء میں مُلک ایران خاندان مغلیہ کی سلطنت سے علیحدہ ہوگیا۔ ترکمان لوگ ۱۵۰۱ء تک ایران میں حکومت کرتے رہے۔ آخر کسی مذہبی معاملہ پر فرقہ اہل شیعہ نے غدر کرکے فساد کیا۔ اور بڑی خونریزی اور جھگڑے کے بعد ۱۵۰۲ء میں **اسمٰعیل مرزا** نام ایک شیعہ مذہب امیر کو تخت ایران پہ بٹھلایا۔ اور اس خاندان کا نام خاندان صوفیہ رکھا۔ اس خاندان کے یہ بادشاہ تھے ۔

آسامی بادشاہان خاندان صوفیہ

(۱) اسمٰعیل مرزا اوّل ۱۵۰۲ء ۔

(۲) طہماسپ اول سنہ ۱۵۲۳ء *

(۳) اسماعیل مرزا دویم سنہ ۱۵۷۶ء -

(۴) محمد مرزا سنہ ۱۵۷۷ء -

(۵) عباس اول ملقب باعظم سنہ ۱۵۸۲ء جنے ملکہ الزبتھ کیساتھ سنہ ۱۶۱۲ء میں عہدنامہ کیا تھا

(۶) شاہ صفی اول سنہ ۱۶۲۸ء -

(۷) عباس دویم سنہ ۱۶۴۱ء -

(۸) شاہ صفی دویم سنہ ۱۶۶۶ء -

(۹) حسین مرزا سنہ ۱۶۹۴ء -

(۱۰) محمود شاہ مرزا سنہ ۱۷۲۳ء -

(۱۱) اشرف مرزا سنہ ۱۷۲۵ء -

(۱۲) طہماسپ دویم سنہ ۱۷۳۰ء -

(۱۳) عباس شاہ ثانی سنہ ۱۷۳۲ء

(۱۴) علی قلیخاں سنہ ۱۷۳۳ء - یہ شخص عباس دویم کے نابالغ بیٹے کی طرف سے اتالیق تھا - خاندان صوفیہ کے آخیری بادشاہ جنکو بادشاہان زند بھی کہتے ہیں ایسے عیش وعشرت میں پڑے کہ رفتہ رفتہ ایک نامور فاتح نادر شاہ افشار کے ہاتھ ایران کی سلطنت آگئی یہ شخص اصل میں گڈریا تھا خلیج فارس کی چراگاہوں میں بھیڑیں بکریاں چراتا تھا - اور رفتہ رفتہ چالاکی اور دلاوری کے سبب سے سپہ سالار لشکر خاندان زند مقرر ہوا - جو آخر کار سنہ ۱۷۳۵ء میں ایران کا بادشاہ بن بیٹھا - اسکے فتوحات اور کارنامے امیر تیمور نپولین بوناپارٹ کے کارناموں سے کم نہ تھے - البتہ اسکے امیروں کی سازش سے سنہ ۱۷۳۹ء میں وہ قتل

کیا گیا اور اُسکا بیٹا شاہرخ میرزا سنہ ۱۷۴۷ء میں تخت پر بیٹھا۔ مگر خانگی فساد اور جھگڑوں کے سبب سے مجموعی طاقت مضمحل ہونے شروع ہوگئی۔ شاہرخ مرزا کے مرنے پر سنہ ۱۷۵۱ء سے لیکر سنہ ۱۷۵۹ء تک پادشاہ گروے رہے۔ آخر کار اہل شیعہ لوگوں نے مصلحت کر کے **کریم خاں میرزا آفشار** کو تخت پر بٹھایا۔ جسکی وفات کے بعد اُسکے سپہ سالار لشکر **محمد شاہ** قوم قاجار بڑے جنگ و جدل کے بعد سنہ ۱۷۹۴ء میں سلطنت ایران کا بادشاہ بنایا گیا تھا۔ یہ شخص شاہ مرحوم ناصر الدین شاہ کا پردادا تھا۔ اُسکے بعد **فتح علیشاہ** اُسکے بعد **محمد شاہ** اور پہر **ناصر الدین** جو اُسکا پوتا ہے تخت پر بیٹھا۔ جسکی ہم سوانح عمری لکھ رہے ہیں۔ ناصر الدین شاہ کی تخت نشینی سنہ ۱۸۴۸ء ہے ولادت سنہ ۱۸۲۹ء ہے و شہادت یکم مئی یوم جمعہ وقت ۲ بجے سنہ ۱۸۹۶ء ہے اسکی وفات کے بعد اُسکا بیٹا **مظفر الدین** سنہ ۱۸۹۶ء ۳۔ مئی تخت نشین ہوا۔

دیکھو شجرۂ نسب صفحہ ۳۴ اور شبیہ ناصر الدین شاہ صفحہ ۳۸

سلطنت ایران کے نام اور اشخاص زمانہ سلف میں

(الف) زمانہ سلف کے نام اور اشخاص۔

(۱) ابراہیم زردشت بانی مذہب آتش پرستاں *

(۲) زال پہلوان پدر رستم *

(۳) سام پہلوان برادر زال۔

(۴) نریمان پہلوان برادر زال۔

(۵) رستم پہلوان معروف پسر زال۔

(۶) سہراب پہلوان - پسر رستم -

(۷) اسفندیار - روئین تن - جسکے جسم پر تیر اثر نہیں کرتا تھا -

(۸) نوشیروان - جو عدل و انصاف میں مشہور تھا -

(۹) ضحاک تازی بادشاہ جسکے دوشانوں میں کیڑے پیدا ہوئے تھے ٭

(۱۰) کیقباد بادشاہ - مشہور عیاش ٭

(۱۱) ایرج پسر فریدوں شاہ جسکے نام پر سائیریا کا ملک امریکہ اور ایران سے موسوم ہو

(۱۲) ہوشنگ پادشاہ جسنے اوّل ہی اول انتظام سلطنت دنیا میں بڑی کوشش کی ٭

(۱۳) جاماسپ حکیم قدیم فلاسفر -

(۱۴) مانی ابن قاتن حکیم مشہور -

(۱۵) حارث بن کلاہ مشہور طبیب ملک فارس ٭

(ب) زمانہ سلف کے شعرا

سلطنت ایران کے صاحب تصانیف شعرا،

(۱) حکیم ابوالقاسم فردوسی مصنف شاہنامہ و یوسف زلیخا -

(۲) شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی - مصنف گلستان - بوستاں وغیرہ ٭

(۳) شمس الدین خواجہ حافظ شیرازی - مصنف دیوان حافظ -

(۴) محی الدین خاقانی شیروانی - مصنف دیوان تحفۃ العراقین وغیرہ ٭

(۵) حکیم نظام الدین گنجوی - مصنف سکندر نامہ -

(۶) رشید الدین وطواط - مصنف دیوان سبحۃ الابرار ٭

(۷) ابو نصر فاریابی حکیم موسیقی مصنف نصاب صبیاں - و دیوان تخلص ظہیر

(۸) شمس الدین مغربی مصنف دیوان مغربی ؞

(۹) حسام الدین فوقی مصنف دیوان فوقی -

(۱۰) نعیما مشہور شاعر مصنف دیوان نعیما ؞

(۱۱) حبیب اللہ حکیم قاآنی مصنف دیوان و گلستان -

(۱۲) محمدؐ علی ملقب بہ باب بانی مذہب بابیہ ؞

(۱۳) ناصر الدین شاہ مرحوم تخلص ناصر -

سلطنت ایران کے تاریخی واقعات با در بطریق اجمال معہ سنہ وقوع

(۱) سنہ ۳۳۶ ہ قبل از مسیح دین زردشت یعنے مذھب آتش پرستی ایران جاری ہوئی -

(۲) سنہ ۳۵۰ ء قبل از مسیح ابراہیم زردشت کا ایران سے بلخ میں آکر مرنا -

(۳) سنہ ۶۵۱ ء اہل عرب نے زیر عہد خلافت خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ فاروق ایران پر حملہ کیا اور ایران تب سے قلمرو اہل عرب میں شامل ہوگیا ؞

(۴) سنہ ۱۰۳۸ ء طغرل بیگ سلجوقی نے ایران پر حملہ کیا ؞

(۵) سنہ ۱۱۹۴ ء طغرل بیگ سلجوقی کو چنگیز خاں نے ملک ایران سے نکالدیا ؞

(۶) سنہ ۱۳۳ ء خلیفہ بغداد ہارون رشید کے تحت حکومت میں ایران کا سرسبز ہونا اور علمی اور عملی مدرسے جاری ہوئے

(۷) سنہ ۱۳۸۰ ء امیر تیمور (صاحبقراں) نے سمرقند سے آکر ایران پر قبضہ کیا ؞

(۸) سنہ ۱۴۶۸ ء امیر تیمور کی وفات کے بعد ترکمان لوگوں نے ملک ایران پر قبضہ کیا ؞

(۹) سنہ ۱۵۰۱ء - ترکمان لوگوں کی حکومت کا اہل تشیعہ کے ہاتھ خاتمہ ہوا *

(۱۰) سنہ ۱۵۹۰ء - اصفہان دار السلطنت ایران مقرر ہوا *

(۱۱) سنہ ۱۷۸۳ء - صوبہ جارجیا - جو پہلے ایران کے ساتھ ملحق تھا روس کے قبضہ میں آگیا *

(۱۲) سنہ ۱۷۹۶ء - اصفہان کی بجائے شہر طہران پایۂ تخت ایران مقرر ہوا *

(۱۳) سنہ ۱۸۵۶ء - امیر کابل نے شہر ہرات شاہ ایران سے لیلیا *

(۱۵) سنہ ۱۸۵۷ء - اہل فرانس سے شاہ ایران نے تجارتی عہد نامہ کیا *

(۱۶) سنہ ۱۸۶۵ء - ریلوے ایران میں جاری ہوئی *

(۱۷) سنہ ۱۸۶۷ء - تار برقی ایران میں جاری ہوئی *

(۱۸) سنہ ۱۸۷۱ء - ملک ایران میں سخت قحط اور طوفان مرگ مفاجات آیا جسمیں ۱۶۰۰۰ آدمی صرف شہر اصفہان سے ایک ماہ کے اندر مرے *

(۱۹) سنہ ۱۸۷۳ء - شاہ ایران ناصر الدین شاہ اول دفعہ سفر فرنگستان کو نکلے *

(۲۰) سنہ ۱۸۹۹ء - شاہ ایران ناصر الدین شاہ دفعہ ثانی بہ سیاحت انگلستان کے روانہ ہوئے *

(۲۱) سنہ ۱۶۰۲ء - شاہ اسمٰعیل صفوی نے جارجیا صوبۂ بغداد کو فتح کیا *

(۲۲) سنہ ۱۵۸۲ء - عباس اعظم نے ملکہ الزبتھ سلطانۂ انگلینڈ کے ہاتھ عہد نامہ کیا *

(۲۳) سنہ ۱۷۲۵ء - اشرف حسین مشہور صراف ایران میں قتل ہوا *

(۲۴) سنہ ۱۸۲۹ء - ناصر الدین شاہ مرحوم شاہ ایران پیدا ہوئے *

(۲۵) سنہ ۱۸۴۸ء - ناصر الدین شاہ مرحوم تخت ایران پر جلوس فرما ہوئے *

(۲۶) سنہ ۱۸۹۶ء - ناصر الدین شاہ محمد رضا قاتل کے ہاتھ سے مسجد شہزادہ اعظم میں مارے گئے *

(۲۷) سنہ ۱۸۵۳ء - مظفر الدین مرزا ولیعہد شہزادہ ناصر الدین پیدا ہوئے *

(۲۸) ۱۸۹۶ء - مظفر الدین اپنے باپ کے مرگ پر تخت سلطنت ایران کے مالک ہوئے ۔

(۲۹) ۱۸۵۰ء - مسعود میرزا سب سے بڑا بیٹا شاہ ناصر الدین کا پیدا ہوا ۔

(۳۰) ۱۸۸۲ء - سالار السلطنت میرزا ناصر الدین شاہ کا سویم بیٹا پیدا ہوا ۔

(۳۱) ۱۸۸۳ء - رکن السلطنت میرزا ناصر الدین شاہ کا چہارم بیٹا پیدا ہوا ۔

(۳۲) ۱۸۹۲ء - سلطان احمد میرزا ناصر الدین شاہ کا پنجم بیٹا پیدا ہوا ۔

(۳۳) ۱۸۵۶ء - کامران میرزا ناصر الدین شاہ کا ششم بیٹا پیدا ہوا ۔

(۳۴) ۱۸۹۶ء نصیر الدین مرزا سب سے چھوٹا بیٹا ناصر الدین شاہ بعد وفات پدر چند روز کے پیدا ہوا ۔

سلطنت ایران کا ہندوستان کے ساتھ قدیمی تعلق

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ | آثار پدید است صنادید عجم را

ہندوستان کو ایران کے ساتھ ایک قدیمی رشتہ اور پولیٹیکل تعلق ہے - بلکہ اکثر مارل و سوشل اصلاحات اہل فارس نے ہندوستان کی سلطنت میں کی ہیں فارس اور ہند کے تاریخی حالات جاننے والے جانتے ہیں کہ ہندوستان کا خون قدیم فارس کا خون ہے - ہندوستان کی اکثر نسلیں ایرانی نسلوں کی یادگار ہیں - ہندوستان میں آرین اور آریہ کے لفظوں سے بھی ایران کی اصلیت کا پتہ ملتا ہے - انگریزی مورخوں کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ ہندوستان کی سرزمین کو ایرانی قوموں نے آکر آباد کیا اور تقسیم اقوام اور عقاید ہنود زمانہ سلف کے بہت سے نام اور محاورات مذہب زبان قدیم فارس سے ملتے ہیں - دیکھو سکندر اعظم شاہ مقدونیہ کا راجہ چندر گپت سے سلوک و اتحاد تھا - فریدون - افراسیاب کے زمانے میں ہندوستان اور ایران میں سلسلہ خط و کتابت اور سلسلہ آمد و شد یکدیگر جاری تھا - پھر ایران کے بادشاہوں

نے ہندوستان کے ساتھ ایسے وسیع تعلق حاصل کئے۔ جسکے نمونے اب تک جابجا علانیہ طور پر نظر آتے ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ اولوالعزم بادشاہوں نے اپنے پولیٹیکل تعلقات کو ایران سے وابستہ رکھا اور ایران کی دوستی سے بڑے بڑے کام نکالے جیسے ہندوستان کے بادشاہ نصیر الدین جو خاندان تیموریہ کے چھٹے بادشاہ تھے۔ شیر شاہ سوری کے ہاتھ سے شکست کھاکر ایران میں پہونچے۔ اور شاہ طہماسپ خاندان صوفیہ کے بادشاہ نے کمال عزت و حرمت سے اپنے مہمان کو رکھا۔ اور دس ہزار سوار واسطے امداد کے ہمایوں کے ساتھ دئے چنانچہ اس امداد کی بدولت ہمایوں پھر دہلی اور آگرہ کا بادشاہ ہوگیا۔ زاں بعد **جلال الدین اکبر** بادشاہ ہندوستان کا تعلق اور سلسلہ اتحاد شاہان ایران سے ایسا بڑھ گیا تھا۔ کہ آپس میں ایک دوسرے کو مذاق اور مطالبات لکھوکر بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ

حکایت - مُلا طاہر وحید نے جو مشہور شاعر فارس میں تھے۔ اور پیچھے دکن کے نواب کے پاس آ پسے ایک رباعی شاہ عباس صفوی شاہ کجکلاہ ایران کی خدمت میں نذر کی۔ شاہ موصوف محظوظ ہوئے۔ مُلا کو انعام دیا۔ رباعی فرط خوشی سے قاصد تیز رفتار کے ہاتھ۔ ہندوستان میں اکبر شاہ کے پاس ارسال کردی۔ اکبر شاہ نے جب وہ رباعی دربار میں پڑھی بہت مسکرائے اور ابوالفیض فیضی کو حوالہ کی رباعی یہ ہے جو مُلا طاہر نے نذر کی تھی

زنگی بہ سپاہ و خیل لشکر نازد		رومی بہ سنان و تیغ و خنجر نازد	
اکبر بہ خزینہ پر از زر نازد		عباس بہ ذوالفقار حیدر نازد	

علامہ موصوف فیضی نے اُسکے جواب میں فی البدیہہ یہ رباعی تصنیف کرکے قاصد کے ہاتھ دیدی

فردوس بہ سلسبیل و کوثر نازد	رباعی علامہ ابوالفیض فیضی یہ ہے	دریا بہ گہر فلک بہ اختر نازد	
عباس بہ ذوالفقار حیدر نازد		کونین بذات پاک اکبر نازد	

غرض ان دو بادشاہوں میں جو ایک دوسرے کے ہمعصر تھے۔ اکثر مکاتبات ہوتے رہتے تھے۔ چنانچہ بعد وفات اکبر اور کئے ایک تجار ممالک فارس ہندوستان میں اور شاہی دربار میں بہت رسوخ حاصل کر کے یہیں بود و باش اختیار کر لی جیسے علی وردی خاں۔ حاکم بنگال اور مرزا غیاث۔ پدر نور جہاں بیگم زوجہ نورالدین جہانگیر وغیرہ۔ علاوہ مسلمان بادشاہوں کے ہندو راجوں نے بھی سلاطین فارس کو اپنی طرف متوجہ اور اپنا دوست بنائے رکھا۔ اور ہر چند ان تعلقات کو ٹوٹے ہوئے مدتیں گذر گئیں۔ اور موجودہ زمانہ کی انتظامی حالتوں نے درمیان میں بڑی بڑی دیواریں حائل کر دیں لیکن اسپر بھی بوجہ تعلقات قدیم سرکار شاہ دولت برطانیہ ہندوستان کو ایران کے ساتھ خاص دلچسپی پائی جاتی ہے۔ علاوہ بریں ایران کا روس روم۔ افغانستان وغیرہ سے بھی کامل اتحاد رہا ہے ملکہ الزبتھ فرمان فرمائے جزیرہ برطانیہ اعظم نے ۱۵۶۱ء میں انتھونی جنکین کے ہاتھ شاہ طہماسپ صفوی کو ایک دوستانہ استدعائی خط بھیجا تھا۔ جسکا یہ مضمون تھا "

"میں التجا کرتی ہوں کہ میرے ایلچی کی حضور کامل طور پر حفاظت فرمائیں گے اور اگر ہمارے باہمی تواضع اور فطرتی انسانیت کے فرائض جنہیں طرفین کی بہبودی اور رعایا کی سرسبزی وابستہ ہے خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچگئی۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ جو جو توانا و زندہ ہے۔ ان موجودہ ناچیز ابتدائی باتوں سے آئندہ وہ وہ گراں قدر نتایج کا ظہور ہوئیگا کہ جن سے ہمارے اعزاز اور جاہ و جلال کو ترقی ہوگی۔ اور اسی طرح ہماری رعایا کافی آرام و آسایش حاصل کرے گی۔ ہم یوں باہم شیر و شکر ہو جائیں گے۔ تو پھر نہ زمین نہ سمندر نہ آسمان ہمیں جدا کر سکیں گے۔ اور ہم اپنی فطرتی انسانیت اور طرفین کے فیاضانہ عنایتوں سے ثمرہ وافی حاصل کرتے رہینگے ؏

جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ایران کے ساتھ ہندوستان کا قدیمی پولیٹکل تعلق رہا ہے اسیطرح علم و فنون ہند کا تعلق ایران کے ساتھ زمانہ سلف سے چلا آتا ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ اکثر زبانوں کے الفاظ ایک دوسری زبانوں میں کیونکہ ابتدائے آفرینش عالم میں جب علم و فنون نے ظہور پایا۔ تو وہ یکساں تھا۔ پھر ہر ایک قوم نے اپنی وسعت خیالات کے مطابق اپنی اپنی زبانوں میں مجوز کر لیا۔ چنانچہ عربی زبان اور سُریانی زبان کے اکثر الفاظ انگریزی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اسیطرح انگریزی میں فارس کی قدیم زبان فارسی اور پہلوی کے اکثر الفاظ ملتے ہیں جیسے۔ عربی الفاظ۔ مینار تھا۔ انگریزی میں منیرٹ ہوگیا۔ سموم۔ عربی لفظ تھا۔ انگریزی میں مس سموّن ہوگیا۔ اور فارسی لفظ تھا۔ انگریزی میں مدر بن گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک ملک از روئے السنہ مروجہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ علامہ عصر ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ لائیٹنر صاحب ایل۔ ایل ڈی سابق پروفیسر انگریزی علم ادب گورنمنٹ کالج لاہور اپنی کتاب (تاریخ سنین الاسلام) میں لکھتے ہیں کہ علم و فنون دُنیا کے عہد قدیم میں اس طرح پھیلے کہ سب سے پہلے انہوں نے ھند اور فارس میں ظہور کیا اور غالباً ہند سے مصر نے لیا۔ مصر۔ ہند۔ فارس۔ تینوں کا مجموعہ یونان میں گیا۔

اور یونان کا علم و فنون رومیہ کبریٰ میں گیا۔ رومیہ اور یونان سے عرب نے لیا۔ زاں بعد عرب۔ رومیہ اور یونان سے یورپ میں گیا۔ مگر تاریخ طبری کا مصنف احمد بی کا قول ہے۔ کہ ملک مصر سے ہند نے لیا۔ دیکھو شجرۂ تفریع العلوم مجوزہ ڈاکٹر موصوف

* * * * * * * * *

* * * * * *

شَجَرَۂ تَفرِیعُ العُلُوم

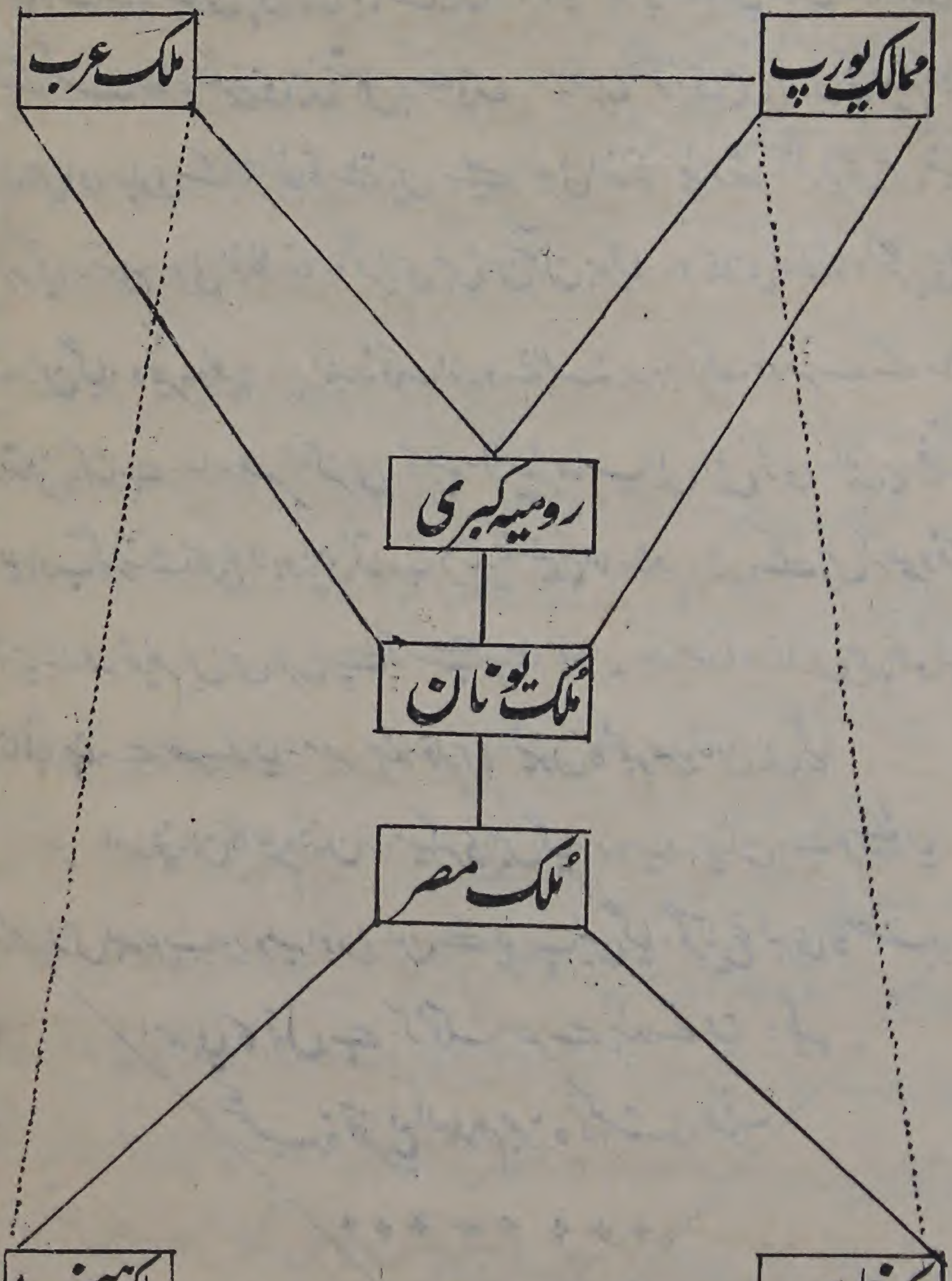

وجہ تسمیہ لفظ قاجار و جد امجد ناصر الدین شاہ شجرہ نسب

قاجار - یا قراجار وہ خاندان ہے - جو آجکل مُلک ایران میں تخت سلطنت پر متمکن ہے اصل لفظ کا ماخذ قراجار یونان سے ہے - جو قوم مغل میں سے ہلاکو خاں کے پوتے ارغون خاں کا اتالیق تھا اُسکی اولاد و احفاد اکثر مُلک آرمینیا میں رہا کرتے تھے اِس خاندان میں سے ایک شخص شاہ قلیخاں اُستر آباد میں آیا - اور یہیں بود و باش اختیار کر لی اور سعد زنگی بادشاہ کے دربار میں رُسوخ پاکر رفتہ رفتہ معتمد اہلکاروں میں سے بنگیا - اور بعد چند سال اپنی کارکردگی اور دیانت کے سبب سے حاکم شہر مُراغہ مقرر ہوا - اِسکے تین بیٹے تھے - (۱) فضل علیخاں (۲) فتح علیخاں (۳) نور علیخاں - پھر جب سلطنت ایران میں خاندان صفویہ کے پادشاہونکا دور دورہ ہوا تو فتح علیخاں بھی اپنے باپ کیطرح حاکم مُراغہ مقرر ہوا تھا - اور انقلاب ایام سے ہوتے ہوتے ایسی نوبت پہنچی کہ خود سلطنت ایران پر قابض ہوگیا - اگرچہ اِس نے خود بہت عرصہ تک بادشاہی نہیں کی - لیکن اِسکے بیٹے محمد حسن خاں نے لقب شاہی اختیار کیا - چنانچہ آجتک اسکی اولاد ایران کی سلطنت پر قابض ہے - اور ناصر الدین شاہ جو اِس خاندان کا چھٹا بادشاہ ہے - فی زماننا ایران کے تخت پر جلوس فرما تھا -

فصل سوم

ولادت تخت نشینی ناصر الدین شاہ شاہنشاہ سلطنت ایران

چنین نگار کجا و چنین نگار کراست
زہے نگار گری کانچنین نگار آراست

شاہ موصوف ناصر الدین شاہ ناصر خاندان قاجار کے چھٹے بادشاہ تھے اُن کے
والد کا نام محمد شاہ اور دادا کا نام **فتح علی شاہ** تھا۔ اُن کی پیدایش
ماہ اپریل ۱۸۲۹ء مطابق ۶ صفر المظفر ۱۲۴۷ھ ہجری کو ہوئی۔ چودہ برس کی عمر میں
وہ صوبہ آذربائیجان کے حاکم مقرر ہوئے۔ غرض ایسے با اقبال تھے کہ سنہ بلوغ
سے لیکر ممات تک بادشاہی کرتے رہے۔ بعد حکومت صوبہ آذربائیجان۔ اپنے
باپ کی وفات ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۴۸ء تمام قلمرو ممالک ایران کے شاہنشاہی تخت
پر جلوہ افروز ہوئے انکے دادا فتح علیشاہ نہایت وجیہ۔ خوبرو۔ تنومند اور
قوی ہیکل جوان تھے۔ خلق اور عادات میں مشہور اور پکے دیندار پابند
صوم و صلوٰۃ تھے۔ انکی ڈاڑھیاں دراز اور گنجانی میں
مشہور نہیں شاہ ناصر الدین اگرچہ انکے برابر قوی الجثہ
نہ تھے لیکن خوبرو بارعب اور شکیل
جوان تھے ۰۰

شبیہ ناصر الدین شاہ قاجار شاہ ایران

سنہ ۱۸۲۹ء ولادت

سنہ ۱۸۹۶ء وفات

شجرۂ خاندان قاجار ایران

شاہ قلیخاں قاجار

- فضل علیخاں
- **فتح علی شاہ**
- نور علیخاں

فتح علی شاہ

- احمد قلیخاں
- **محمد حسن خاں**
- محمد علیخاں

محمد حسن خاں
↓
حسین قلیخاں
↓
آغہ محمد شاہ
↓
فتح علی شاہ
↓
محمد شاہ (۲)
↓
ناصر الدین شاہ

ناصر الدین شاہ

- مسعود میرزا
- کامران میرزا
- سلطان جعفر
- **مظفر الدین شاہ**
- رکن السلطنت
- سالار السلطنت

نوٹ ۔ شاہ ناصر الدین مرحوم کی وفات کے بعد شہنشاہ بیگم کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا ابو النصیر الدین نام رکھا گیا ہے

جو تمام قوم قاجاریہ کا حصّہ ہے - یہ اور انکی اولاد اپنے بزرگوں کے طریق کے خلاف ڈاڑھیاں منڈوانے لگے اور انگریزی لباس و طرز معاشرت پر مبذول ہوئے - ابتدائی حکومت میں میرزا محمد تقی خاں وزیر اعظم نے سلطنت کا نہایت عمدہ انتظام کیا جسکے صلے میں شاہ ممدوح ناصر الدین شاہ نے خوش ہو کر اپنی ہمشیرہ کا اُس سے عقد کر دیا - چند سال انتظام و انصرام ملک اچھی طرح انجام پاتا رہا - مگر آخرش حاسدوں کی شکایتوں پر جو آئے دن بادشاہ کے گوش گذار کیجاتی تھیں وزیر موصوف جلاوطن کر کے قتل کر دئے گئے اور عنانِ حکومت سلطنت ایران خود ناصر الدین شاہ نے اپنے ہاتھ میں لیلی +

تعلیم و تربیت ناصر الدین شاہ

زمانہ ولیعہدی میں بمقام تبریز معمولی تعلیم پاتے رہے اور تبریز سے جسوقت تخت نشینی کے لئے بلائے گئے اُسوقت شکار میں بہت مشہور تھے - سولہ برس کی عمر میں صاحب اولاد ہو گئے چال و چلن کیطرف سے یہ شخص ایسا ثابت قدم تھا - کہ اسقدر نو عمری کے زمانہ میں ایران جیسی وسیع سلطنت پا کر اور اسپر خود مطلق العنان شاہنشاہ بنکر خوشامدیوں کے ہتکنڈوں سے صاف بچا رہا - **شعر**

نہ کرو بہر رضائے خدائی عز و جل	نہ چشم سوی غزال و نہ گوش سوی غزل

تیر اندازی - نیزہ بازی - سواری - وغیرہ کی تعلیم کے علاوہ مذہبی تعلیم کی کتب کامل طور سے پڑھی تھی - علم ترکی - فارسی - فرانسیسی - انگریزی - عربی وغیرہ مروجہ زبانوں میں خاصکر روسی زبان میں استعداد کافی رکھتے تھے - موسیقی - مصوری کا بھی مذاق تھا - نظم و نثر دونوں اچھی لکھتے تھے - شکار و سیر کے بہت مشتاق تھے - طرز معاشرت انگریزی کے بہت پابند

تھے۔ امورِ سلطنت کو خوب سمجھتے تھے۔ اور صلح کل پر امن جو بادشاہ تھے۔ لڑائی جھگڑی سے طبیعت بالکل متنفر تھی۔ ہر ایک مروجہ زبانوں میں اچھی طرح گفتگو کر سکتے تھے ؛

خصلت و عادت ناصر الدین شاہ

رباعی

چو گیتی بحشمت چو گردوں بجوشش	چو کیواں برفعت چو دریا بہ بخشش
ہمہ عز و تمکین ہمہ جاہ و رفعت	ہمہ جود و مردی ہمہ دین و دانش

شاہ ممدوح عادات واطوار میں نہایت سادگی رکھتے تھے۔ مردانگی۔ جفاکشی۔ شوق سیرو شکار و دیگر مردانہ اشغال جو قاجاریوںکا حصّہ ہے اسمیں سے شاہ کجکلاہ نے کافی بہرہ حاصل کیا تھا۔ اول درجہ کے کریم النفس اور سخی تھے کبھی اپنی رعیت کے داد سننے سے رنجیدہ خاطر نہیں ہوتے تھے۔ انکی وضع گفتار۔ رفتار۔ شکل صورت۔ اور ہر ایک برتاؤ سے جبّلی حکومت اور طبعی امارت برستی تھی۔ تمام جگہ جلسہ۔ مکان۔ دربار۔ شکار۔ سواری اور مسافرت میں جہاں کوئی اُنسے ملا ہے اُنکے اقوال اور حرکات و سکنات سے اس نے انہیں بادشاہ معلوم کیا ہے طبعًا۔ مزاجمیں حیا۔ اور حجاب تھا۔ بات ٹھہر ٹھہر کر اور وقار کے ساتھ کرتے تھے۔ اہل یورپ کی طرف سے عمدہ خیال رکھتے تھے اور جب سے فرنگستان کے مُلک کی سیر کرکے واپس ہوئے تب سے طبیعت کو انگریزی سوسائٹی (وائٹ کوٹی) کیطرف زیادہ میلان ہو گیا تھا۔ اوایل میں نمود و خودستائی کے زیادہ شائق تھے۔ لیکن عمر کے ساتھ یہہ عادت کم ہوتی گئی مال و جواہرات کے لحاظ سے دنیا بھر میں اول درجہ کی سلطنت ہے لیکن باینہمہ سادہ لباس رکھتے تھے جو شخص رعایا میں سے عرضی دینا چاہتا تھا۔ وہ بے تکلف پاس جا سکتا تھا۔ ہر ایک سے بلا لحاظ غریب و امیر گفتگو کرتے تھے اُنکی فریاد سُنتے اور انصاف کی داد دیتے تھے رعیت

یں سے کوئی شخص ایسا نہو گا جو شاہ کے پاس عرضداشت کرنے گیا ہو اور مایوس ہوکر پھرا ہو
اُمورِ سلطنت میں کبھی گھبراتے نہ تھے اور تمام کاروبار نہایت شوق و ذوق کے ساتھ انجام
دیتے تھے - مدبرانہ رائے رکھتے تھے - ایران کی عام رائے یہ تھی کہ اس مُلک میں ناصر الدین سے
زیادہ قابل اور عقیل اور صاحب تدبیر شخص حکمرانی کے لئے دستیاب نہیں ہو سکتا - ایکے ساتھ
ہی اہل مُلک اور رعایا سے سچی ہمدردی رکھتے - تعصب مذہبی بالکل نہ تھا جسکی وجہ دو دفعہ فرنگستان
کے ممالک کی سیاحت کی - تبرّا و رفض بولنا جو سابق شاہان قاجار کے عہد میں مروج تھا -
شاہ مرحوم نے قانوناً منع کر دیا تھا سب فرقوں کو کیا اہل سنت کیا شیعہ کیا یہودی کیا ارمنی
گرُدے سب کو ایک نظر جانتا تھا - صلح جو اور امن پسند بادشاہ تھا +

ابیات

شاہ عادل چوں رعیّت پرور است	دو حہ سر سبز و بخشش پُر بر است
از رعیّت پُرسِ حال بادشاہ	زانکہ دیں شاہ دیں لشکر است

شاہ کے اور عادات ہیں تین عادتوں کی بہت سے دلچسپ قصے مشہور ہیں +

(۱) ایک تو یہ کہ طبیعت بچوں کیطرح جدت پسند رکھتے تھے - جو نئی بات اور نئی چیز دیکھی
یا سُنی اُسے ضرور اختیار کیا - اور پھر تھوڑے دن کے بعد اِسی سے بے پروائی ہو گئی - (۲) یہ کہ
طبیعت میں مزاح انتہا درجہ کا تھا - مگر باوجود مزاح کے کسی وقت کسر نفسی بھی اختیار
کر لی جاتی تھی (۳) جانور رکھنے اور پالنے کا بہت شوق تھا - مزاح زبانی نہیں بلکہ
عملی طور پر بھی بڑھا ہوا تھا - ایک قصہ اِسکے متعلق بہت مشہور ہے +

قصّہ

انڈیا ربڑ کی ایک کشتی جس میں ڈاٹ لگائی جاتی ہے جب اوّل ہی اوّل کسی یورپین

شبیہ وزیر اعظم سلطنت ایران

The Persian's Premier

نوٹ۔ وزیر اعظم ایران حسب الانتظام حال معزول کیا گیا اور اسکی جگہ کوئی شخص مقرر نہوگا بلکہ انکا کام (۶) چھ جدید وزرا پر تقسیم کردیا جائیگا۔ مظفر الدین شاہ نے خود مجلس وزرا کی پریسیڈنسی منظور کی اور وزارت عظمی کی عدم ضرورت ظاہر کی ہے۔ اس لئے وزیر اعظم کو ہدایت کردی کہ وہ استعفے داخل کرے یہ سب انتظام شاہ حال کا ہے ؟

افسر نے شاہ کجکلاہ کو نذر کی تو شاہ نے اہل دربار اور معزز وزراء کو اس پر سوار ہونے کا حکم دیا جبکہ وہ وسط تالاب میں تیرتے تیرتے پہونچے تو شاہ نے کسی کو اسکی ڈاٹ نکال دینا کا اشارہ کر دیا۔ اور چند سکینڈ وہ سب اُمرا جو قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے پانی میں غوطہ کھانے لگے۔ اور خود شاہ کجکلاہ بڑے تپاک میں آکر قہقہہ اُڑانے لگے ٭

انصرامِ ملک و انتظام سلطنت ناصر الدین شاہ

بروزگار وی آں انتظام یافت جہاں	کہ از حمایت جو بے نیاز شد کافور
دراں دیار کہ افگند عدل او سایہ	بقدر ذرہ بود آفتاب وقت ظہور

انتظام ملک گورنروں کے ہاتھ میں ہے اُنکے نائب شیخ الاسلام کے ہاتھ میں ہے اول الذکر دُنیاوی احکام یعنی قانون جاری کرتے ہیں۔ اور تصفیہ تنازعات قانونی طور سے کرتے ہیں آخر الذکر شرع شریف کے مطابق احکام جاری کرتے ہیں تحقیقات جُوڈیشل نہیں۔ وراثت کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں حکمراں بادشاہ کا اختیار ہے کہ بلا لحاظ خوردی و بزرگی جسکو چاہے ولیعہد مقرر کرے۔ ایران کی گورنمنٹ کا طریقہ بہت کچھ ٹرکی گورنمنٹ کے مشابہ ہے۔ شاہ کا حکم اگر قرآن و حدیث کے مخالف نہو تو واجب التعمیل ہے۔ انصرام امور سلطنت وزارت کے ذریعہ سے ہوتا ہے پہلے صرف دو وزیر ہوا کرتے تھے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے یوروپین قاعدہ کے مطابق الگ الگ محکمے بنا دیئے گئے۔ وزیر اعظم یا صدر اعظم کا عہدہ ۲۷۔ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء کو پھر از سر نو قایم کیا گیا ہے۔ میرزا اصغر علیخاں امین السلطنۃ اسپر مامور کئے گئے ہیں۔ علاوہ صدارت عظمےٰ کے مال۔ خزانہ۔ اور محاصل کے وزارتیں بھی انہیں کے پاس ہیں۔ دوسرے محکموں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) صیغہ داخلیہ (۲) صیغہ خارجیہ (۳) صیغہ حربیہ (۴) معدلت عامہ (۵) تجارت و معدلت عامہ دونوں ایک وزیر کے ماتحت ہے - تعلیم - معادن - تار برقی تینوں ایک وزیر کے سپرد ہیں - ڈاک اور اوقاف یہ دونوں ایک وزیر کے ماتحت ہیں اور مطابع جملہ آٹھ وزیر ہیں - اُنکے علاوہ چودہ اور وزیر ہیں - مگر اُنکی ماتحت کوئی محکمہ نہیں ہے امین الدولہ وزیر ڈاکخانہ جات کونسل وزرار کے میر مجلس ہیں -

ملک (۲۲) بڑے اور (۱۰) چھوٹے چھوٹے صوبوں پر منقسم ہے ہر ایک صوبہ میں گورنر جنرل مقرر ہے - جو براہِ راست شاہی حکومت کے ماتحت ہے اور اپنے اپنے علاقہ میں نائب خود مقرر کر سکتا ہے - گورنر جنرل عموماً حاکم کے لقب سے ملقب کئے جاتے ہیں - گورنر جنرل کو علاوہ حاکم کے ولی فرمان فرما بھی کہتے ہیں - لفٹنٹ گورنر کو نائب الحکومت اور چھوٹے ضلع کے حاکم کو ضابطہ کہتے ہیں - ہر ایک شہر میں چیف مجسٹریٹ یعنے کلاں تر مقرر ہے - ہر ایک گانوں میں محلہ دار ہوتے ہیں جنہیں کدخدا کہتے ہیں اِن لوگوں کا کام وصولی محاصل ہے - اکثر لفٹنٹ گورنر رعیت کی رائے سے انتخاب ہوتے ہیں - اکثر گورنروں کے ماتحت وزیر یا پیشکار ہوتے ہیں - کُل صوبہ کا انتظام اور حساب و کتاب انہیں لوگوں کے سُپرد ہے

شہر کے عہدہ داروں کے القاب - (۱) صدر اعظم (۲) ولی (۳) فرمان فرما (۴) نائب الحکومت * (۵) بیگلر بیگ (۶) ضابطہ (۷) کدخدا *

خانہ بدوش قوموں کے عہدہ داروں کے القاب (۱) سردار (۲) ایل خاں (۳) ایلی بیگی (۴) ولی (۵) شیخ (۶) توشمال - ہر ایک گورنر اپنے علاقہ کے قبیلہ جات کا محاصل جمع کرکے داخل کرتا ہے *

اس ملک میں مال جائداد بہت غیر محفوظ ہے شیخ لوگ خان لوگوں پر بڑا ظلم کرتے ہیں اکثر محصول ۱/۴ چہارم حصہ اناج میں وصول ہوتا ہے۔ خانقاہوں کے ساتھ اوقاف واگذار ہیں۔ متوسط لوگ اچھی طرح اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

سلطنت ناصر الدین شاہ کی آبادی اور رعیت بالتفصیل یہ ہے

(۱) شاہ کے کل ممالک محروسہ ایران کی آبادی ۹۰ لاکھ ہے اور فی میل آبادی اوسطاً بشکل ۱۲ کس ہے۔ آجکل آبادی ترقی میں ہے۔ مردم شماری سنہ ۸۱ کے مطابق کل آبادی ۷۶۵۳۶۰۷ تھی۔ جسمیں باشندگان شہر ۱۹۶۳۸۰۰ خانہ بدوش ۱۹۰۹۸۰۰۔ آبادی دہات ۳۷۸۰۰۰۰

(۲) مگر مردم شماری سنہ ۹۴ء کے مطابق آبادی ۹۰ لاکھ کی ایران میں۔ یوروپین لوگوں کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ نہیں ہے۔ ایران کے بڑے بڑے شہروں کی آبادی اس تفصیل سے ہے

(۱) طہران ۔ ۲۱۰۰۰۰۔

(۲) تبریز ۱۸۰۰۰۰۔

(۳) اصفہان ۸۰۰۰۰۔

(۴) مشہد ۶۰۰۰۰۔

(۵) بارفروش ۵۰۰۰۰

(۶) کرمان ۔ ۴۰۰۰۰

(۷) یزد ۴۰۰۰۰

ہمدان ۔ شیراز ۔ قزوین ۔ قوم قاشان ۔ رشد ۔ ہر ایک کی آبادی ۳۰ ہزار ہے۔

رعیت بالتفصیل زیر ماتحت شاہ یہ ہے

(۱) خانہ بدوش قوم ——— ۲ لاکھ

(۲) عرب ——— ساٹھ ہزار

(۳) ترک ——— ۷ لاکھ ۲۰ ہزار

(۴) گرد ——— چھ لاکھ پچہتر ہزار

(۵) دالق ——— بیس ہزار

(۶) بلوچی ——— بیس ہزار

(۷) شیعہ ——— اسی لاکھ

(۸) اہل سنت والجماعت ——— ۸ لاکھ

(۹) پارسی ——— نوّے ہزار

(۱۰) یہودی ——— پچیس ھزار

(۱۱) ارمنی ——— ۴۳ ہزار

(۱۲) عیسائی ——— پچیس ھزار

(۱۳) دیگر متفرق ——— ۲۲ لاکھ ۴۳ ہزار

(۱۴) نسطورین فرقہ کی عیسائی ——— پچیس ھزار

شیعہ لوگوں کے فرقے اور قومیں جو ایران میں ہیں

اہل شیعہ لوگوں کی بہت سی قومیں اور فرقے ہیں ہم مختصر طور پر اول انکے فرقوں کا حال لکھتے ہیں۔ تعداد میں یہ فرقے بارہ ہیں جنکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) علوتیہ۔ یہ لوگ حضرت علی مرتضیٰ کو نبی مانتے ہیں +

(۲) ابدیہ - یہ لوگ حضرت علی مرتضیٰ کو ھر ایک بزرگوار کی کرامت میں شریک سمجھتے ہیں ÷

(۳) شیعہ - یہ لوگ حضرت علی مرتضیٰ کو جمیع اصحاب پیغمبر سے زیادہ دوست سمجھتے ہیں ÷

(۴) زیدیہ - یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام نماز بغیر از اولاد علی مرتضیٰ اور کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا ÷

(۵) اسحاقیہ - یہ لوگ کہتے ہیں کہ سلسلۂ نبوت علی مرتضیٰ کا تھا -

(۶) عباسیہ - یہ لوگ بغیر از عباس بن عبد المطلب کے اور کسی کو امام نہیں مانتے ہیں ÷

(۷) امامیہ - یہ لوگ زمین دنیا کو امام غیب سے خالی نہیں مانتے اور بغیر از امام اولاد ہاشمی کسی دوسرے سے بیعت نہیں کرتے ÷

(۸) نارسیہ - ان لوگوں کا قول ہے کہ جو کوئی اپنے آپکو دوسرے بنی نوع انسان سے بہتر سمجھے وہ کافر ہے ÷

(۹) ناسخیہ - ان لوگوں کا قول ہے کہ آدمی جب مرتا ہے اسکی روح دوسرے قالب میں چلی جاتی ہے ÷

(۱۰) لاغیہ - یہ لوگ اصحاب کبار کے حق میں رفض کرتے ہیں -

(۱۱) راجعیہ - ان لوگوں کا زعم ہے کہ علی مرتضیٰ دوسری دفعہ دنیا میں آویں گے - اور اس دنیا میں احکام اپنے جاری کرینگے ÷

(۱۲) مرتضیہ - یہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان بادشاہ سے لڑائی روا ہے اسیطرح سے ان لوگوں کی سات قومیں ہیں - جنکو یہ لوگ اپنی اصطلاح میں (ایل) لکھتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) قجر - یا قاجار (۲) اشجرگو (۳) استکرلو (۴) شاملو (۵) ذوالقدر (۶) افشار (۷) ترکمان

رباعی

ہفت ایل اندر قزلباش اے جوان	اول ایشاں قجبہ باشد بدان

استجرلو - اشکرلو - شاملو و ذوالقدر		ایل افشار است ہفتم ترکمان

افواج عساکر ظفر امواج شاہ ناصر الدین

شاہ ایران کی فوج کی تعداد ایک لاکھ پانچہزار پانسو ہے - جسکی تفصیل یہ ہی +

(۱) ۵۰۰۰ توپخانہ ہیں - جسمیں ۲۰ باتریاں ہیں -

(۲) ۸۴۷۰۰ - فوج پیدل ہیں ۲۵۲۰۰ باقاعدہ - اور بے قاعدہ فوج سوران ہیں -

(۳) ۷۲۰۰ فوج ملیشیا میں ہے - فوج کی تعداد بحالت امن صرف ۴۴ ہزار ۵۰۰ ہوتی ہی اور تعداد مندرجہ بالا سے فقط نصف باتیں تفصیل جنگ کے لئے طلب ہوسکتی ہے +

(۴) فوج پیدل ۴۵۴۰۰ - فوج سواراں ۳۳۰۰ - توپخانہ ۲۵۰۰ شتر توپخانہ ۹۰ - انجنیر ۱۰۰ + بے قاعدہ فوج ۱۲۱۳۰ جملہ ۵۳۲۵۰ +

نوٹ - جولائی ۱۸۷۵ء میں شاھی فرمان جاری ہوا تھا - کہ آئندہ ہر ایک ایرانی پر بارہ برس کے لئے فوجی خدمت لازمی ہوگی - مگر اسکی کوئی تعمیل نہیں کی گئی - یہودی پارسی - عیسائی - فوج میں بہرتی نہیں کئے جاتے اور کئی اضلاع کے مسلمان بھی فوجی خدمت سے مستثنےٰ ہیں - فوج کی تعداد گو تہوڑی ہے - مگر قواعد داں اچھی ہے - اور تقریباً ۳۰ سال کے عرصے سے یوروپین افسروں کے زیر کمان ہیں -

ایران کی بحری طاقت نہونے کے برابر ہے جھیل کاسپین روس کے اقتدار میں ہے اور خلیج فارس انگریزوں کے اقتدار میں ہے - شاہی دریائی فوجیں صرف دو جہاز ہیں ایک کا نام پرسی پولیس ہے - یہ دُخانی جہاز ہے اسکا وزن ۶۰۰ ٹن ہے - اسکی طاقت ۴۵۰ گھوڑوں کی ہے اور چار توپیں ۳ انچہ قطر کے اسپر چڑہے ہوئے ہیں - دوسرے جہاز کا

کا نام سوسا ہے جو صرف دریائی اسٹیمر ہے اور اسکی اپنی طاقت صرف ۳۰ گھوڑوں کی ہے

حالات تمدن

ایران کی تجارت زیادہ تر روس ٹرکی اور انگلستان کے ساتھ ہے۔ اسباب درآمدہ پر ۵ فیصدی محصول لیا جاتا ہے۔ اور برآمدہ پر ۳ سے لیکر ۸ فیصدی تک۔ تجارتی محصول امانی طور پر وصول نہیں ہوتا۔ بلکہ ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔ ۱۸۹۳ء میں گورنمنٹ نے ۸۵ لاکھ قران پر ٹھیکہ دار کو اجارہ دیا جسے بعد ادائے زر ٹھیکہ تقریباً ۵ لاکھ قران کی بچت ہوئی +

امپیریل بنک پہلا بنک ہے جو ۱۸۸۹ء میں قایم ہوا اُسکا بانی مبانی ایک شخص باشندہ انگلستان ہے جسکا نام بیرن جولیس دی روئٹر بنک مذکور کا سرمایہ چالیس لاکھ پونڈ ہے۔ اب بڑے بڑے شہروں میں اسکی شاخیں موجود ہیں۔ ۱۸۹۰ء میں ایک کمپنی کو کان کنی کا اجارہ دیا گیا۔ مگر ماہ جنوری ۱۸۹۴ء میں اُسکا دیوالہ نکلگیا۔ ۱۸۹۲ء میں قسطنطنیہ کے امپیریل عثمانی بنک نے بھی ایران کے بڑے بڑے شہروں میں کوٹھیاں بنالیں +

ایران میں ریلوے کو ابتک فروغ نصیب نہیں ہوا۔ طہران سے لیکر شاہ عبد العظیم کی جامع مسجد تک چھ میل لمبی لائن جولائی ۱۸۸۸ء میں کھولی گئی۔ اُسے ملک بلجیم کی ایک کمپنی نے بنالیا ہے اور وہ ہی اُسکی مالک ہے +

جھیل کاسپین کے بندرگاہ محمود آباد سے بارفروش اور اموال جنکا درمیانی فاصلہ بیس میل ہے ایک ایرانی سوداگر اپنی گرہ سے ریلوے بنا رہا ہے۔ مگر ابھی ختم نہیں ہوئی گویا کل مملکت ایران میں ابھی تک صرف ۶ میل ریل جاری ہے۔ دریائے کرن میں خلیج فارس سے شہر اہواز تک اجنبی جہازوں کی جہازرانی کی اجازت دیگئی ہے اور ایک

یوروپین کمپنی کا جہاز مہینے میں دو دفعہ اسمیں سفر کرتا ہے۔

پختہ سڑکیں ابتک صرف ۲ ہیں۔ طہران سے قوم شہر تک اور طہران سے قزوین شہر تک ان دونوں کی لنبائی اکانوے ۹۱ میل ہے۔ طہران سے اہواز تک اور قزوین سے انزلی تک۔ طہران سے بغداد تک پختہ سڑکیں بنائے جانے کے اجارے دئے جاچکے ہیں۔

طہران سے بغداد کے قصبے کربلا کو ہر سال ہزاروں زوائر اپنے اپنے دادا کے استخواں لیکر جاتے ہیں ÷

ایران میں تار برقی کا سلسلہ ۱۵ ہزار میل لنبا ہے جسکی تاروں کی لنبائی ۶۷۰۰ میل ہے کُل تار گھر نوے ۹۰ ہیں۔ براہِ ایران کلکتہ سے لندن تار خبر بھیجنے میں بالاوسط سو گھنٹہ خرچ ہوتا ہے۔ فی لفظ ہے ۲ معمولی قسم کی خبر کا نرخ ہے۔

۱۸۶۵ء میں ڈاکخانے قایم کئے گئے انتظام ایک اسٹرین افسر کے ہاتھ ہے آجکل ایران میں ۹۵ ڈاکخانے ہیں ÷

پوست کاشت میں بڑی ترقی ہوئی۔ اصفہان۔ یزد کی تجارت کئی گنی بڑہ گئی۔ سب گرد نواح میں امن ہے ÷

دار الخلافہ میں بڑے اصلاح کیگئی ہے۔ صفائی کا عمدہ انتظام آبپاشی سرکاری طور سے ہوتی ہے ÷

۱۸۵۷ء میں تجارتی عہدنامہ اہل فرانس وغیرہ قوموں سے ہوا ÷

۱۸۵۵ء میں چھاپے خانے مطابع جاری ہوئے ÷

۱۸۶۶ء میں اور دیگر ممالک کی تقلید پر محمد حسن میرزا ملازم صیغہ خارجیہ نے حسب منظوری

شاہ کجکلاہ ایک اخبار موسوم بہ (ایران) جاری کیا تھا - جو ابتک چھپتا ہے - اس میں سول و ملٹری افسران کی ترقی تبدل کے احکام بھی درج ہوتے ہیں -

تمغہ شاہی ایک عجیب طرز کا ہے دیکھو صفحہ پر اسکا نقشہ درج ہے - فوج کے قواعد پریڈ اہل یوروپین کی طرح ہے - خاص ممالک میں شاہ کا اپنا ٹکٹ استعمال ہوتا ہے - بیرونی ممالک سے جو خط آتے ہیں انپر کوئی محصول نہیں لیا جاتا صرف ۲ ر ۲ یا ۴ کا ٹکٹ چسپاں کرنے سے خط پہونچ جاتا ہے ؎

سنہ ۱۸۲۹ء سے دار السلطنت شہر طہران ہے اور اس سے پہلے اصفہان تھا -

ایران میں کالج بافراط موجود ہیں انکا خرچ سرکار کے ذمہ ہے - اور انمیں دینیات فارسی اور عربی - علم ادب اور کسیقدر سائنس کی تعلیم دیجاتی ہے - مگر (پرائیوٹ) خانگی مکاتب کا ابھی بہت رواج ہے - سنہ ۱۸۵۰ء میں خاص طہران میں ایک صنعتی کالج قایم کیا گیا تھا اور اسکے پروفیسر بھی یوروپین مقرر کئے گئے تھے اس کالج نے ایران میں مغربی علوم اور السنہ کو رواج دینے میں بہت کچھ مدد دی ہے - طہران اور تبریز میں جنگی کالج موجود ہیں سنہ ۹۴ میں کل آمدنی ۴ کروڑ ۴ لاکھ ۲۶ ہزار ۱۵۰ قران ہوئی - اسوقت ایک قران مالیت میں تقریباً ۱۲ پنس کے برابر تھا - مگر ہندوستان کے روپیہ کیطرح چاندی کے دن بدن ارزان ہوتی چلے جانے کی وجہ سے اب اسکی قیمت قریباً ۶½ پنس رہ گئی ہے سنہ ۱۸۷۶ء کل آمدنی ۵ کروڑ سات لاکھ قران ہوئی سنہ ۱۸۸۹ء ۵۴۴۸۷۶۳۰ قران ہوئی تھی - خرچ اسی سال ۵۰۱۰۰۰۰ قران ہوا - جس میں سے ایک کروڑ اسی لاکھ فوج پر ایک کروڑ ملکیوں پر ۳۰ لاکھ وظائف شہزادگان پر ۶ لاکھ تینتس ہزار وظائف اراکین خاندان قاجار پر آٹھ لاکھ صیغہ خارجیہ پر پچاس لاکھ شاہی دربار کے اخراجات پر - ۵ لاکھ کالجوں پر -

پندرہ لاکھ ملازمانِ سول کی تنخواہوں پر ۲۶ لاکھ تیس ہزار۔ اخراجات لوکل گورنمنٹ اور ۸ لاکھ معافی معاملہ پر خرچ ہوئی۔ باقی رقم شاہی خزانہ میں داخل کیگئی۔

تقریبًا ۲۲ فیصدی آمدنی معاملہ اراضی سے حاصل ہوتی ہے۔ جسے سرکاری ممبر ٹاکیس کلکٹر وقتًا فوقتًا تشخیص کرتے رہتے ہیں اور تخمینًا ۱۵ فیصدی آمدنی محصول۔ اسباب تجارتی ڈاک۔ معادن اور اجاروں وغیرہ سے ہوتی ہے۔ یہودی عیسائی اور پارسیوں سے بہت کم خراج لیا جاتا ہے۔ مئی ۱۸۹۲ء میں گورنمنٹ نے امپریل بنیک طہران سے ۵ لاکھ پونڈ چھہ فیصدی سالانہ سود پر قرض لئے تھے۔ یہ قرضہ اثنی ششماہی اقساط میں ادا کیا جائیگا۔ سلطنت ایران کے ذمے صرف یہی ایک قرضہ ہے۔ یہ روپیہ تمباکو کی اجارہ دار کمپنی کو ہرجانہ ادا کرنے کے لئے برداشت کیا گیا تھا۔ اسکی کفالت میں خلیج فارس اور جنوبی ایران کی آمدنی محصول تجارت مکفول کیگئی ہے۔ ایران کی پیداوار۔ گندم۔ جو چانول۔ زعفران۔ ابریشم۔ قالین۔ شال۔ پشم وغیرہ ہے۔ ابریشم کی سالانہ پیداوار چھ لاکھ چھ ہزار ایکسو پونڈ کے قریب ہے۔ اسمیں ⅔ دو تہائی ممالک غیر کو بھی جاتا ہے۔ تمباکو۔ پشم۔ افیون بھی بکثرت اور ممالک کو جاتی ہے ۱۸۸۸ء میں ایک لاکھ چالیس ہزار پونڈ کے شال ایران سے باہر گئے۔

ناصرالدین شاہ کا طرز معاشرت

ناصرالدین شاہ خوبرو۔ بارعب جوان اور وجیہ شکل تھے اپنے باپ دادا کے طریق کے برخلاف ڈاڑھی منڈانے اور انگریزی اشیاء پسند کرنے لگے حتےٰ کہ طبیعت انگریزی اشیاء کیطرف ایسے میلان ہوگئی کہ بالکل انگریزی لباس زیب تن فرمالیا

اس خیال سے انگلستان کی سیر و سیاحت کے واسطے دو دفعہ تشریف لیگئے - اور بہت سا روپیہ خرچ کر دیا - اس سیاحت کا ایسا اثر ہوا کہ تمام دن چوکی میز کے وہ کبھی نہیں بیٹھتے تھے - فرش اور مسند پر قطعاً بیٹھنا موقوف کر دیا تھا - سب امور سلطنت سے بالکل بے پروا ہو گئے تھے - اور تمام دن سیر و شکار میں مصروف رہتے تھے - رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ طبیعت اپنی دیسی چیزوں سے نفرت کرنے لگی اور کمرہ خاص میں سب انگریزی سامان موجود رکھا گیا - کھانا بھی چھری کانٹے کے ساتھ میز پر لگا کر کھایا جاتا تھا - غرض اپنا طرز معاشرت بالکل اہل یورپ کیطرح اختیار کئے ہوئے تھے - ایک مجتہد نے سوال کیا کہ چھری کانٹے سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے اُس روز سے جس روز پرنس آف ویلز کے ساتھ ایک جگہ لندن میں کھانا کھایا ہے قطعاً وعدہ کر لیا ہے کہ آئندہ میں بالکل انگریزی وضع کا کھانا کھایا کروں گا - کیونکہ مجھے پرنس موصوف کی سوسائٹی میں بہت خجالت حاصل ہوئی ہے وہ حکایت اسطرح ہے جو ایک زندہ مورخ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں -

قصہ

پرنس آف ویلز اور شاہ کجکلاہ کے متعلق ایک قصہ یورپ میں بہت مشہور ہے وہ یہ ہے کہ جب شاہ ناصر الدین اثنائے سفر میں انگلستان پہنچے تو انکو پرنس آف ویلز نے مدعو کیا - جب شاہ موصوف اور پرنس مذکور دونوں ایک ہی میز پر کھانا کھا رہے تھے باتوں میں ناصر الدین شاہ ایسے مشغول ہوئے کہ یوروپین آداب تناول کا خیال نہ رہا - اور اُسی بے خبری کیحالت میں - جبکہ آلو بوٹی یا کوئی اور ایسی ہی شئے کانٹے کی گرفت میں بآسانی نہ آئی - تو سہواً اُنھوں نے دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی بے اختیار لگا کر اسکی مدد سے کانٹے میں

اُسکو چھید لیا - لیکن اُسوقت اُنہیں خیال آیا - کہ یہ میز کے قواعد کے خلاف ہوا - اور اِس خیال سے کہ وہ انگریزی اِٹی کوئٹی کے ناواقف تھے شرمندہ ہوکر - شرم آلودہ ہوگئے اِس خیال سے کہ انگریز جو اسوقت دسترخوان پر شریک ہیں انہیں بدتمیز خیال کرینگے - مگر پرنس آف ویلز لنکے تیور سے اُنکے دلی خیالات پا گئے اور اُنکے رفع ندامت کے لئے انہوں نے عمداً اسیطرح اپنی انگلی کی مدد سے کسی چیز کو چھید کر اُٹھا لیا - شاہ ناصر الدین بہت شگفتہ خاطر ہوگئے اور تخلیہ میں اُنکا شکریہ ادا کیا ۔

ناصر الدین شاہ کا اہل انگلستان سے عہد نامہ

۲۰ جنوری ۱۸۸۹ء کو شاہ ایران ناصر الدین شاہ نے اہل انگلستان سے عہد نامہ کیا جکی روسے شاہ نے بیرن روٹر کو جو حقوق عطا کئے تھے اُنکا استحکام خود شاہ کی مُہر اور دستخط اور سر ڈرمنیڈ دولف سفیر انگریزی متعینہ دار السلطنت طہران کی تصدیق سے ہوا تھا جس عہد نامہ میں یہ حقوق شاہ ایران نے بیرن روٹر کو عطا کئے تھے اُسکا خلاصہ یہ ہے -

پہلی شرط یہ ہے کہ اعلیحضرت نے بیرن روٹر کو ساٹھ برس کی مدت کے لئے یہ حقوق عطا فرمائے کہ سلطنت ایران میں ایک شاہی بنیک قائم کریں اُسکا مقام صدر دار السلطنت طہران رہے اور اُسکی شاخیں بیرونجات میں قایم ہوں اس بنیک کا چالیس لاکھ پونڈ یعنی تقریباً چار کروڑ روپیہ کا ہے اور جب دس لاکھ پونڈ کا سرمایہ چندہ کے ذریعہ سے فراہم ہو جائیگا تو اس بنیک کا قیام متصور ہوگا - اس شاہی بنیک کو بلا شرکت غیرے حق حاصل ہے کہ قطعات نوٹ جاری کرے اور اِن نوٹوں کو سب اہلکار اور ملازمین شاہی خرید کرینگے اور قلمرو ایران میں جملہ معاملات معتبر اور مستند سمجھے جائیں گے -

دوسری شرط یہ ہے کہ شاہ کی گورنمنٹ اس بنیک کے انتظام میں کسی نہج سے دست اندازی نہ کریگی - اور جبتک یہ بنیک اِن شرائط کی تعمیل کریگا جن شرائط سے یہ قائم ہوا ہے اُسوقت تک آزاد اور مختار رہے گا - شاہ اپنی گورنمنٹ کی جانب سے ایک اعلی کمشنر کو اسلئے مقرر فرمائینگے کہ اس امر کی نگرانی کرتا رہے کہ بنیک کا انتظام موافق شرائط عہدنامہ کے ہوتا ہے مگر کمشنر کو اسکے انتظام میں دخل دینے کا مجاز نہوگا منافع سالانہ میں سے فیصدی چھ پونڈ شاہ کی گورنمنٹ کو دیا جائیگا جسنے یہ اقرار کیا ہے کہ اصل بنیک اور اسکی شاخوں کی حفاظت فوج اور پولیس کے ذریعہ کیجائیگی اور بنیک کو اجازت دیجائیگی کہ جتنے مکانات اور اراضیات کی ضرورت اسکو ہو اُنہیں حاصل کرے اور بنیک اور اُسکے دفتر اور شاخیں ہر قسم کے ٹکس اور محصول سے بری کی گئی ہیں علی ہذا القیاس اُسکے حصے اور نوٹ اور رسیدیں اور چک اور ہر قسم کی دست آویزات جو بنیک سے بحالت اُسکے کاروبار کے صادر ہوں ہر قسم کے محصول سے بری ہیں جب شاہ کی گورنمنٹ کو روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوگی تو بقدر ایک ثلث اس سرمایہ کے جو ادا ہو چکا ہے باوجود ایسی ضمانتوں کے جنکو بنیک منظور کرے روپیہ قرض دیا جائیگا اور اُسکا سود آٹھ روپیہ سالانہ کے حساب سے لیا جائیگا ٭

ناصر الدین شاہ کی سلطنت ایران کے مضروب سکے

قطعہ

رائی او سکہ اصابت زد	گشت نقد جہاں تمام عیار
خرم او خطبہ عدالت خواند	شد ترازوئے ملک او تیار

ملک ایران کا قدیمی اور مشہور سکہ (قران) ہے - اوایل میں اسکا وزن

۲۸ نخود تھا۔ جسکا انگریزی وزن (۸۸) گرین کا ہوتا ہے۔ مگر محمد شاہ ثانی نے اُسکا وزن ۲ نخود کم کردیا۔ یعنے بجائے ۲۸ کے ۲۶ نخود رکھا تھا لیکن ناصر الدین شاہ نے سکہ جات مضروبہ سابق میں بہت کچھ اصلاح کے بعد قریباً ۲۴ نخود جو ۷۱ گرین کے برابر ہوتا ہے۔ قرن کا وزن مقرر کیا۔ چاندی کی مقدار ½۸۹ فیصدی ہوتی ہے ۱۸۷۲ء میں ۲۵ قرن ایک پونڈ جو عبارت ۳۰ تولہ ہی ہوتی تھی۔ اور اب ۵۰ قرن ہوتی ہے۔ شاہی ٹکسال تمام طہران دار السلطنت میں ہے جسمیں مندرجہ ذیل اسکے مضروب ہوتے ہیں۔ سونے کے سکے ¼ تومان۔ ½ تومان ۱ تومان۔ ۲ تومان۔ ۵ تومان۔ ۱۰ تومان ہیں۔ جکو عام زبان میں دیگر ملکوں کے لوگ مہر یا اشرفی کہتے ہیں۔ ایک تومان دس قرنوں کے برابر ہوتا ہے مگر قرن کی قیمت گر جانے کے سبب سے ½۱۰ قرن کے برابر ہے۔ تمام حساب کتاب ایک فرضی سکہ یعنے دیناروں میں رکھا جاتا ہے۔ ایک قرن ایک ہزار دینار کے مساوی شمار کیا جاتا ہے۔ اور ایک شاہی پچاس دینار کے برابر ہے۔

نقشہ سکہ جات مضروب مملکت ایران بمقابلہ سکہ مضروب مملکت انگلستان

نام سکہ ایران	دھات	مالیت سکہ انگریزی	نام سکہ ایران	دھات	مالیت سکہ انگریزی
پول	تانبا	⅛ پنس	۱۰ شاہی = ½ قرن	چاندی	½۲ پنس
۱ شاہی۔ ۲ پول	"	¼ پنس	۱ قرن = ۲۰ شاہی	"	۵ پنس
۲ شاہی۔ ۴ پول	"	½ پنس	۲ قرن = ۴۰ شاہی	"	۱۰ پنس
۴ شاہی۔ ۱ عباسی	"	۱ پنس	۵ قرن	"	ایک شلنگ ۱ پنس
۵ شاہی۔	چاندی	¼۱ پنس	۱ عباسی	تانبا	ایک پنس

ناصر الدین شاہ کی طرز سلطنت یا اُمور دنیوی

شعر

انچہ دیداو از جلال و مرتبت خاقاں ندید | وآنچہ او کرد از نوال و معدلت دارانہ کرد

ایران میں پادشاہت مطلق العنان ہے والیٔ ملک شاہ کہلاتا ہے۔ کاغذات عدالت میں اسکو شاہنشاہ لکھتے ہیں۔ اُسکا اختیار وہیں تک مطلق العنان ہے کہ اُسکے احکام شرع شریف سے برخلاف نہوں رعایا اُسکی غلام ہے۔ اُسکو مارنے چھوڑنے تک اُسی اختیار کُلی حاصل ہے۔ ولیعہد مقرر کرنے کا شاہ کو اپنا اختیار ہے۔ جسکو چاہے خواہ اپنے بیٹوں سے خواہ وزرا میں سے سوائے لحاظ خورد و بزرگ کے مقرر کرسکتا ہے۔ اِسکے سات وزیر ہیں سب سے بڑا صدر اعظم ہوتا ہے۔ علاوہ اِسکے ہر ایک شہر میں ایک ایک مجتہد ہوتا ہے۔ مستند چار مجتہد مانے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ عزت مجتہد کربلا کی ہے۔ شاہ مجتہد مقرر کرنے کے واسطے کوئی دخل نہیں البتہ شیخ الاسلام و امام الجمعہ کو وہ خود مقرر کرسکتا ہے۔ ایران میں مجتہدوں کا بڑا زور ہے۔ وہ ترقی تہذیب کے سخت مخالف ہیں۔ ہر ایک شخص خود اپنا عریضہ بادشاہ کے پاس لیجا کر پیش کرسکتا ہے۔ مساجد اور خانقاہوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ جائداد وقف ہیں اُنکا خرچ وقف کی آمدنی سے چلتا ہے۔ بعض متبرک مکانات مثلاً خانقاہ امام موسیٰ رضا کو مشہد میں اوقاف اور نذروں کی اسقدر آمدنی ہے کہ بیشمار مجاورین۔ خُدام۔ متوسلین بڑی فارغ البالی سے اوقات بسر کرتے ہیں۔

محصول رعیت غلہ میں لیا جاتا ہے۔

ناصر الدین شاہ کی اولاد و احفاد ذکور و اناث

جیسا کہ ہم شاہ کجکلاہ والی ایران کے حالات قلمبند کر رہے ہیں ایسا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شاہ موصوف کے احفاد و اولاد کا ذکر بھی کیا جائے۔ اولاد ذکور و اناث شاہ بہ تفصیل ذیل ہیں۔

(۱) مظفر الدین میرزا ولیعہد - ۲۵ مارچ ۱۸۵۳ء کو پیدا ہوئے۔ اوائل عمر میں کسی سرکشی کے باعث قلعہ تبریز میں ۵ سال نظر بند رہے۔ انکے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

(۲) مسعود میرزا الملقب بہ ظل السلطان ۵ - جنوری ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوا کئے سال تک صوبہ آذربائیجان کا حاکم رہا۔ بڑا مدبر عقیل اور وجیہ جوان ہے انتظام سلطنت میں پورا واقف اور تجربہ کار ہے۔ باندی کے بطن سے پیدا ہونے کی سبب سے وہ ولیعہد نہیں ہو سکا۔ انکے ۵ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

(۳) کامران میرزا الملقب بہ نائب السلطنت ۲۲ جولائی ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئے آجکل یہ کمانڈر ان چیف افواج ایران ہیں انکی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے *

(۴) سالار السلطنت میرزا ۲ مئی ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے *

(۵) رکن السلطنت میرزا ۱۴ فروری ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے *

(۶) سلطان احمد میرزا ۲ جون ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوئے *

(۷) نصیر الدین میرزا ۹ مئی ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے *

یہ شہزادہ شاہ ناصر الدین کی وفات کے ۹ روز بعد شاہنشاہ بیگم کے بطن سے پیدا ہوا۔ مسعود میرزا الملقب بہ ظل السلطان سب سے بڑا اور نصیر الدین میرزا سب سے چھوٹا شہزادہ ہے۔

علاوہ اِنکے شاہ کے ۱۳۰ شہزادیاں مختلف بیگمات سے ہیں اور خاندان شاہی کی تعداد عام مشکل سے دریافت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس خاندان میں کئے ہزار شہزادے اور شہزادیاں ہیں مگر انگریزی Statement year Book میں شاہ کے تین بھائی اور تین ہمشیر اور ایک سو چالیس چچا اور چچیرے اور ممیرے بھائی مندرج ہیں۔

ناصر الدین شاہ کی سلطنت ایران میں عجائبات

(۱) سلطنت فارس کے سلحہ خانے میں فولادی ھتیار بے مثل ہیں ایک خاص مکان میں شاہان خاندان ساسانیاں و پیشدادیان کی یادگار چیزیں رکھی ہیں۔

گرز۔ اور کلاہ خود رستم پہلوان معروف بھی انہیں میں ہے۔

گرز کا وزن تین من بارہ پونڈ ہے۔ اصطبل شاہی میں کئے گھوڑے ریل کے رفتار رکھنے والے موجود ہیں۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ شاہی لوتری نے میرزا عباس شاہ کے زمانہ میں روسی ریلوے کے انجن کیساتھ ۴۸ میل گھوڑا دوڑا کر بازی جیت لی تھی لیکن شرط دانہ ہوئی۔ کیونکہ ڈرائیور نے کہا تھا۔ کہ اگر انجن سے گھوڑا آگے نکلگیا تو وہ انجن ہار جائیگا لیکن ایسا کرنا اسکے اختیار سے باھر تھا۔

(۲) شاہ فارس کے خاص گارد کے پہلوان ایسے بے مثل تلوار لگانے والے ہیں کہ ایک ہاتھ میں لگائے بیل کے تین ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خاص لنڈن میں یہ ہنر دکھایا گیا تھا یہ ہاتھ گردن کے نیچے سے جاتا اور کمر کو کاٹتا ہوا نیچے اتر آتا ہے سنہ ۱۸۹۱ء میں ایک یزدی پہلوان تین دنبوں (بھیڑوں کو) کباب کھانے اور سولہ من شدنی اٹھا کر چلنے والا تھا۔ اسکے پاؤں کا جوتا بغیر انبوائے کسی ملک میں نہ مل سکتا تھا۔

(۳) شاہ کی چڑیاخانہ میں کبوتر بے شمار ہیں۔ ہزاروں برس سے اِن کی نسلیں یادگار چلی آتی ہیں اور انکے حالات بہت ہی دلچسپ اور حیرت افزا ہیں۔ اور اصیل گھوڑوں کی طرح انکے نسب نامے بھی دفتر میں لکھے اور رکھے جاتے ہیں۔ بعض کبوتر شاہی نامہ بری پر مقرر ہیں۔ جو بیگمات اور شاہزادیوں کے رقعہ شُقعہ لاتے لیجاتے ہیں۔

(۴) ایسے بہادر کتے شاہ کے پاس موجود ہیں جو شیر کے مقابلہ میں مُنہ نہیں پھیرتے

ناصر الدین شاہ کا خزانہ اور جواھرات گرانبہا

اکثر مورخین لکھتے ہیں کہ جواھرات اور طلائی زیورات کی قسم سے دُنیا کا کوئی فرماں روا اتنے بڑے خزانہ کا مالک نہو گا جو شاہ ایران کے قبضہ مین پایا جاتا ہے۔ سبب فراہم ہونے اسقدر خزانہ کا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خرچ آمدنی اور محاصل سے بہت کم ہے اور نیز بادشاہ مطلق العنان اور اختیار اپنے مُلک کے نظم و نسق میں رکھتا ہے۔ نیز ناصر الدین شاہ نہایت صلح کُل اور امن دوست شخص تھا۔ کُل ایک کروڑ بیس۲۰ لاکھ پونڈ کی قیمت کا اندازہ کیا گیا ہے کہ اسمیں سب سے زیادہ مالیت تو فرماں روایان ایران کے قدیم تاج شہنشاہی جو گلدستہ کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ اور یہ گلدستہ ایک مُسلم یاقوت پر قایم ہے۔ جو بیضۂ مُرغ کے برابر ہے۔ شاہ موصوف کے ایک اور نشان شاہی ہیں اسقدر ہیرے جڑے ہوئے ہیں جنکا مجموعی وزن ۲۰ پونڈ سے کم نہیں۔ دویم ایک مرصع تلوار ہے جو قیمت میں ۳ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ ہے شاہ کے پاس ایک طشت مرصع ہے۔ جسمیں ایک سو زُمرد بہت عمدہ رنگ وضع کے جڑے ہوئے ہیں علاوہ اِسکے اور عمدہ عمدہ جواھرات ہر قسم کے اِسکے پاس ہیں۔ مثل فیروزہ۔ الماس۔ یاقوت وغیرہ ایک مورخ لکھتا ہے کہ جواھرات کی قسم سے دُنیا میں

اسکی نظیر نہیں ہے جو شاہ کے پاس ذخیرہ ہے - اس زیورات طلائی میں سے ایک کہربائی قلم ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ متبرک چیز ہے - اسکے خواص بہت ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کے پاس ہو اُسکے جسم کو کوئی ضرر نہیں پہونچ سکتا ہے

ایک معتبر تاریخ کے ذریعہ سے خزینہ شاہی میں ذیل کی چیزیں معلوم ہوئی ہیں

(۱) شاہی تومان خاص مضروب ایران بائیس کروڑ ۸۰ لاکھ

(۲) بادشاہی لعل دس کروڑ -

(۳) طلائی احمر سونا غیر مسکوک ۱ من پختہ

(۴) چاندی غیر مسکوک ستر من پختہ

(۵) شاہی و عباسی مسکوک خاص ایران ستر کروڑ -

(۶) مختلف بادشاہوں کے سکے چار ہزار

(۷) اصطبل کی عربی وغیرہ نسل کے گھوڑے ۹ ہزار

(۸) باز جرے وغیرہ شکاری جانور ایکہزار ۶ سو -

(۹) جواہرات ہر قسم -

(۱۰) جواہرات کے ظروف ۵۰۰ عدد

(۱۱) دریائے نور ہیرا - نہایت بیش قیمت حضرت مسیح سے پہلے کا

ناصر الدین شاہ کی سلطنت ایران کے مقبوضات اور وسعت

زبس آوازہ عدلش کہ شایع گشت در عالم
عجب نبود کہ ملک جم شود با ملک او منضم

ناصر الدین شاہ کی تحت حکومت کے یہ شہر ہیں اور اسکی سلطنت کی وسعت ذیل میں ہے شاہ موصوف کی سلطنت کے شمالی حد ملک روس سے ملحق ہے جنوبی خلیج فارس و بحر عمان مشرقی ملک بلوچستان مغربی ایشیائی روم و ملک شام سے طول اسکا ۹۰۰ میل عرض ۹۰۰ میل رقبہ ۶۱۰۰۰۰ مربعہ میل ہے آبادی جسکی ۹۰ لاکھ ہے اسمیں ۵ صوبے ہیں اول عراق دویم طبرستان - سویم خورستان - چہارم خراسان پنجم کرمان ہر ایک صوبہ کا انتظام گورنر کے تحت میں ہے ان پانچ صوبوں کے مشہور شہر یہ ہیں -

(۱) طہران پایہ تخت ہے (۲) اصفہان (۳) شیراز (۴) ہمدان (۵) طارس (۶) تبریز (۷) قزوین (۸) مشہد (۹) کرمان (۱۰) مراغہ (۱۱) سلطانیہ (۱۲) گنجہ (۱۳) یزد (۱۴) مازندران (۱۵) طوس (۱۶) آذربائیجان (۱۷) نیشاپور (۱۸) مرو (۱۹) سبزوار (۲۰) جرجان

نوٹ ہر ایک مذکورہ صدر شہر کی وجہ شہرت و حالات مفصل کیلئے جغرافیہ میں دیکھو ان مشہور اور بڑے بڑے شہروں کے مضافات اور قصبے یہ ہیں -

(۱) فاریاب (۲) ویلم (۳) بسطام (۴) اردبیل (۵) سہرورد (۶) زمخشر (۷) قصبہ جرجان (۸) سرخش (۹) نیمروز (۱۰) اہمیند (۱۱) سیرجان (۱۲) شروان (۱۳) اسفرائن (۱۴) قم - (۱۵) برنجد (۱۶) کاشان (۱۷) ششتر (۱۸) لہجان (۱۹) گازرون (۲۰) گیلان (۲۱) سنجر ٭

نوٹ - پہلے شہر ہرات بھی ناصر الدین شاہ قاجار کے قبضے میں تھا - لیکن ۱۸۵۷ء میں امیر دوست محمد خاں نے ناصر الدین شاہ سے چھین لیا - جو آجتک شاہان افغانستان کے تحت میں ہے

ناصر الدین شاہ کی شاعری معہ کلام منتخبہ نظم و نثر

شعر

سر بر نزد کسی ز گریبان نظم و نثر	در عالم فصاحت حقا کہ مثل تو

ناصر الدین شاہ جیسے اور علوم مثل - موسیقی - مصوری - انگریزی - عربی - فرانسیسی میں استعداد رکھتے تھے ویسے ہی اچھی ناظم اور نثار تھے - نثر میں آپکا سفر نامہ موجود ہے جو آپنی خود اپنی قلم مبارک سے لکھا ہے - اپنے لہجہ میں بہت فصیح اللسان گذرے ہیں - سفر نامہ نثر نمونتاً چند سطریں لکھی جائیں گی - نظم میں آپکا تخلص (ناصر) تھا - سخن فہم اور بذلہ سنج اول درجہ کے تھے - طبیعت آپکی اکثر نظم کیطرف بہت مائل رہتی تھی - ہفتہ میں ایک دفعہ پنجشنبہ کے روز شعرا حاضر ہوتے تھے - اپنے اپنے اشعار سناتے اور داد انصاف اور خلعت پاتے تھے - شاہ موصوف خود بھی اپنے اشعار مشاعرہ میں پڑھتے تھے - ناظرین کے ملاحظہ کیواسطے چند غزلیاتِ شاہ ہم یہاں لکھتے ہیں ÷

از کلام ناصر الدین شاہ غزل ردیف (ت) فوقانی

ز طرف بام چوں در جلوہ صبح آید مہ رویت

تو گوئی بر زند سر آفتاب از مشرق کویت

توئی آں قبلۂ خوباں کہ دارد سجدہ از ہر سو

ز کافر تا مسلماں در خمِ محراب ابرویت

نہ تنہا غمزہ ات تعلیم نیرنگ از فسوں گیرد

کہ ہاروت است مفتوں ہمچنیں سحر چشم جادویت

گر آدم تا پری محو اند در حسنت عجب نبود

(بقیہ صفحہ ۶۰)

فرشتہ لہجہ مے خواند زخلق و خوئے نیکو یت

صبا بہر ریاحین تا گلشن تحفہ آرد
سحر کہ عطر گیرد وام زاندام ہمیں بو یت

دلِ خلق جہاں بردہ است زلفت با پریشانی
شود گر جمع مے نبدد دو عالم را بگیسو یت

متاع جنس وصلت را خریدار آں کسی باشد
کہ سنگ اول نہد از گوہر جاں در ترازو یت

نہ بیند خواب تا صبح قیامت چشم آں عاشق
خیالت گر شبے در بر گرفت و خفت پہلو یت

بہ تیر غمزہ اے ابرو کماں قصد جہاں کردے
شود ناصر فدائے شصت صاف و زور بازو یت

غزل ردیف (د) مہملہ

خال بروے چو ماہش ترک تازی میکند
طرفہ ہندوے کہ با خورشید بازی میکند

تا ہے از زلف کجش راگر کنم پیوند جان
تا قیامت رشتہ عمرم درازی مے کند

پادشاہی نزد درویشاں مقامِ بندگیست
لاجرم محمود گر باشد ایازی مے کند

عشق اندر کعبہ و بت خانہ مے بخشد مراد
ہر کجا باشد محبت کارسازی مے کند

بار گر لطفِ بناصر مے کند بے وجہ نیست
بندہ مسکینم و مسکیں نوازے مے کند

غزل ردیف (م)

به بستی گردن اوّل در کمند زلف شکینم
نشاندے آخر اندر خوں ز دست و پائے رنگینم

رخت با گوشوار از مطلع خوبی چناں تابد
کہ از شوقش نظر هر شب بود با ماه و پروینم

شکارے چشم خوں ریزت دلم از یک نگہ کردی
کنوں چوں صید بسمل مانده در چنگال شاہینم

عرق چیں بطرف زلف کج بنهادے اندر سر
هزاراں جاں تماشا بخشد آں زلف و عرقچینم

تو آں سروی کہ رُخ گُل داری و تن خرمن نسریں
شرینت هوشم از سر برد و صبر آں ساق سیمینم

تو اگر دولت حُسن خدا داد ست سُلطانے
شکر خندے زکاتم ده کہ از عشاق مسکینم

شب هجراں خیالت را کشم در بر چو در بستر
تو پنداری نهد خورشید تاباں سر ببالینم

نہ از وصلِ تو دیدم کام نے از وعده ات لُطفے
بباد آخر ز عشقت رفتا هم دنیا و هم دینم

حلالش باد بے ناصر نشست از یار بے پروا
حرامم باد اگر بے یار من یک لحظه بنشینم

انتخاب از سفرنامهٔ ممالک فرنگستان ملاقات شاه با ملکهٔ وکٹوریه

انتخاب از سفرنامه منکلام ناصرالدین شاه بممالک فرنگستان ملاقات شاه با ملکهٔ وکٹوریه

(روز سبت ۱۲ چهارم ربیع الثانی)

عبارتیکه نباشد ز نکهتاش بدیع — بدیع اگر عرق شرم بر جبین آرد
خطی چنانکه اگر ابن مقله زنده شود — تراشهٔ قلم او بمقله بر دارد

باید برویم بقصر ویندزور Windose Castle که مقر اعلیحضرت وکٹوریا پادشاه انگلستان است با کالسکهٔ بخار یکساعت مسافت است - خلاصه رخت پوشیده با صدر اعظم ولرد مؤلی سوار کالسکه شده رفتیم جمعیت زیاده از حد سر راه و طرفین راه ایستاده بودند - انقدر کالسکه بود که حساب نداشت از خیابان هائے ہید پارک Hyde Park وشهر گذشته رسیدیم بکار سوار کالسکهٔ بخار شدیم کالسکهائے بسیار اعلی و طرفین کالسکه یک پارچه از بلور بود از جاهائے آباد و صحرا و چمن گذشتیم - تا قصر ویندزر رازوو رپیدا شد شکل قلعه چهار برج بنظر مے آمد نزدیک رسیده پیاده شده سوار کالسکهٔ اسپے شدیم - جمیع ملزمین باهم بودند پائے پله قصر پیاده شدیم - اعلیحضرت پادشاه تا پائے پله استقبال کردند بائین آمده دست ایشان را گرفته بازو داده رفتم - بالا از اطاقها - و دالانها قشنگ که پردهائے اشکال خوب داشت گذشته داخل اوطاق مخصوص شده - روئے سندلی نشستیم - پادشاه اولاد متعلقان و خدام خود شان را معروفی کردند - باهم شهزادگان و صدر اعظم وغیره را معروفی کردیم لر وشامبرلا که وزیر دربار پادشاهی نشان زار تیر مکلل بالماس را که نزانوبند معروف وار نشان

ہائے بسیار معتبر انگلیس است برائی ما آورد بادشاہ برخواستہ بدست خود شان نشان را بسازدند و حمائلش راندا ختند۔ جوراب بند بلند راھم دادند داستان این نشان از قرار یست کہ در ذیل نوشتہ مے شود۔

مؤرخین را در باب نشان موسوم شراتیر کہ ادوارد سوم Edward the III پادشاہِ انگلستان در ستہ ہزار و سیصد و چہل و نہ عیسوی در قصر ونڈ ار اختراع نمود دو عقیدہ است یکے آنکہ بیاد کار فتح کرسی فیلیپ چہارم بادشاہ فرانسہ را شکست داد این نشان اختراع کرد۔ دیگر آنکہ در یکے از مجالس بال جوراب بند۔ گستش دو سالیسوری معشوقہ ادوارد افتادہ اسباب خندہ حضار شدہ بود پادشاہ از کمال غیرت و علاقہ کہ باو داشت جوراب بند را برداشتہ این عبارت را ادا کرد متفضح باد کسیکہ خیال بد بکند۔ کہ ہمیں عبارت الحال در تسمہ نشان زانو بند نقش است۔ و گفت ہمیں بند جوراب را بقدری محترم خواہم بود کہ ہمہ برائے تحصیل آن دست بکشید این شد ان را نشان اول دولت قرار داد و سوائے پادشاہ انگلیس کہ رئیس ادارد این نشان است شہزادگان انگلیس و سلاطین خارجیہ باحدے این نشان دادہ نمے شود و عدو عالیین نشان ہم از داخلہ و خارجہ زیادہ از بست و شش نفر نباید باشد۔

خلاصہ نشان را با کمال احترام گرفتہ نشستیم۔ من ہم نشان و حمایل آفتاب مکلل بالماس با نشان تصویر خودم بپادشاہ انگلیس دادم ایشان ہم با کمال احترام قبول کردہ بجو دزدند۔

ملاقات شاہ با سلطان الغازی سلطان عبد العزیز خان شاہنشاہ ممالک سلطنت عثمانیہ

(بست و پنجم جمادی الآخر)

امروز نهار در عمارت یالی چراغان مهمان سلطان هستیم. رفتیم. دم اسکله صدراعظم عثمانی مدحت پاشا سرعسکر پاشا وزیر بحریه وزرائے دول خارجه وغیره منتظر بودند باهمه احوال پرسی شد سلطان در پلهائے بودند. دست داده تعارف کرده رفتیم. بالا اول اطاق خلوت رفته قدرے با سلطان نشستیم صدراعظم باهم بود بعد برخواسته رفتیم. باطاق دیگر بطرز عروب میزی گذاشته بودند روئے سندلیها نشستیم نهار خوبی خورده شد با سلطان زیاده صحبت کردیم بادشاه انگلیس از سکوماند تلگراف احوال پرسی بما کرده در آنجا احوال پرسی هم از سلطان کرده بودند همان تلگراف را امروز بسلطان نشان دادم و سلام بادشاه انگلیس را رساندم بعد از نهار رفتیم باطاق دیگر نشسته قهوه خورده برخاسته رفتیم. منزل عصری از در باغ بالائی همین عمارت سوار شده بگردش رفتیم میخواستیم تا سرتپه کوهی که از همه بلندتر بود رفته شهر و بغاز و اطراف را تماشا کنیم. از کوچهاراندیم آبادی و خانهائی خوب تنگ تنگ و خانه و باغ خوبی از خدیو مصر دیده شد رفتیم. بالا من سوار اسپ یمین الدوله بودم بالائے کوه پیاده شدم. هوا بسیار سرد بود حالت کوه و گیاهها و هوا بسیار شبیه بود بکوهائے و هوائے کجور کلارستاق مازندران یک مقبره با جائے یک نفر متولی بالائے تپه بود. بسیار کوچک متولی هم بود میگفت اینجا برے درویشی دفن است داخل شدم قبر طولانی بود چشم انداز بسیار باصفائی داشت پشت تپها سمت مشرق صحرائے وسیعی است که میرود به اناطولی الی طهران بلکه الی چین وصل است کوهها پیدا بود آبادی چندان دیده نمیشد سمت مغرب دریائے مارمارا و پنج جزیره آب دار آباد با کشتی هائے که ایستاده بودند آمد و رفت مے کردند. پیدا بود. طرف شمال هوکدره و بغاز خلاصه بسیار خوب جائے بود. بعد از راه دیگر پائین آمده بکوچه سنگ فرشی رسیدیم

اسپ برحمت اراہ سیرفت قدرے ھم پیادہ راہ رفتہ تابعمارت رسیدیم *

شاہ کے ہمعصر شاعر ایران میں

شاہ کے ھمعصر شاعر ملک ایران میں صرف دو تھے۔ ایک کا نام حبیب اللہ حکیم تھا جو قاآنی تخلص رکھتے تھے۔ دوسرے کا نام فتح علی خاں تھا۔ جنکا تخلص صبا ہے۔ حکیم قاآنی کی تصنیف ایک بڑی ضخیم کتاب کلیات موجود ہے۔ نیز اس نے گلستانِ سعدی کی روش پر ایک اور گلستاں بھی تصنیف کی ہے۔ مگر شیخ سعدی مرحوم کی گلستاں جیسا لطف اسمیں کہاں ہے یہ دونوں کتابیں بمبئی میں طبع ہو چکی ہیں۔ فتح علیخاں صبا اکثر غزلیات کہتے ہیں بڑی نامی گرامی شاعر ہیں انکی تصنیف سے ابتک کوئی کتاب طبع نہیں ہوئی

لطیفہ

شاھنشاہ بیگم اور ناصر الدین شاہ کا باھم شاعرہ مجلسیں

شاہ ناصر الدین اکثر مجلس لیتے میں اپنی شاھنشاہ بیگم کو مصرعہ موزوں کرکے دیتے اور دوسرے مصرعہ کی گرہ لگانے کی فرمایش کرتے تھے۔ شاہنشاہ بیگم اور دیگر چند خوصیں علیا شعر وسخن کا مذاق رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شاہ چمن میں حوض اور فوارے کا نظارہ کر رہے تھے۔ شاہنشاہ بیگم اور چند خواصیں علیا جمع تھیں۔ بادشاہ نے یہ مصرعہ کہا۔ اور فرمایش دوسرے مصرعہ کیواسطے کی۔

خوش نگاہانِ اصفہاں جمعند

اشرف النساء بیگم نے فی البدیہہ گرہ لگائی   بہر صید تو آہواں جمعند۔

بادشاہ نے سُنکر تبسم فرمایا اور فی البدیہہ کہا نہ رمد یک ازین نگہبازاں۔

بیگم نے جواب دیا   مردماں پیش مردماں جمعند

اسے خاطر جمع وارند

بادشاہ نے کہا   بر یکے تاب وادہ ابرورا

بیگم نے تبسم کرکے فرمایا   بہر تیر تو صد کماں جمعند

پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شاہ اپنے شکارگاہ میں شکار کھیل رہے تھے ایک ہرن سامنے آگیا۔   بادشاہ نے کہا (مصرعہ)

چشم خوب است کہ آہو دارد

ایک خواص حاضر جواب نے سُنکر فی البدیہہ کہا (مصرعہ)

چشم خوب تو نہ آہو دارد

مرثیہ شہادت شاہ شہیدان امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از کلام ناصر الدین شاہ قاجار والئ مملکت ایران

ای [illegible] ز حضرت وداع جبریل   زینب
[illegible] سید ابرار سبب   زینب
وقتے کہ سید دین تیغ سیاہ [illegible]   زینب
[illegible] او صبا جبریل   [illegible]
عباس چو دید بہ [illegible] حسین   [illegible]
[illegible] سید الشہدا [illegible] جبریل

ای که شنیدی سرود و دل ایشان سرود
وقتی آمدی به پیران ولد از سبب جبرئیل

بردار شهپرت بگذارم که آفتاب
ساز و شرابه پیکر گلنار جبرئیل

زهرست در میان من و یار از ازل
واقف نبودی ز عالم اسرار جبرئیل

بردار شهپرت که شده موسم وصال
حائل مشو میان من و یار جبرئیل

رو کن نگه بکربلا و ببین نقش آسمان
سایه بکن بیار گل گلشن است جبرئیل

بنگر تو جبرئیل سر راز خود فشان
بین تشنه دار قاسم و اکبر جبرئیل

رو جبرئیل بیا به سکینه بده پیم
سکان حرم بیجه سیار جبرئیل

آندم که در خرابه شود دفن نعشش بشام
محتاج رو بسایهٔ دیوار جبرئیل

آندم که جبرئیل بلوح و قلم رسی
از خوان تو نشتر ناصر کار جبرئیل

ایضاً مرثیه

فتنه ز شمر نحوست خوبان تشنه
فتنه است بی صبر فتنه زبان تشنه

من خواهم ز فرات است اکبر اصحابت
فریاد بسته شنیده حیوان تشنه

از زبان طفلکی که از صغر سن بیرون شیر
زغنچه بے شیر غنچه تبسم لب بے شیر تشنه

گرو کاہم کہ ہمہ شہد و شکر مے خورند
حال طوطی صفتند در شکرستاں تشنہ

گفت شاه شهید با اشقیای لعین
آب در کوزه و ما ادی و مهمان تشنه

بهر زهرا بود این آب همه تشنه صفت
کشته گشتند و فتادند بمیدان تشنه

والعجب جمله ازین آب همه سیراب نشد
سن نه بیست لب سبیل ماہیان تشنه

گبر و ترسا و نصارا همه زین آب خورند
بلب آب جگر گوشهٔ عمران تشنه

سر نشد تشنه از تیغ ستم و سیراب
زینت دیده زین بے سر جوانان تشنه

دست ها از تن عباس فگندند بخاک
کس ندیدا ست که سقا سپرد جان تشنه

ناصر از آب خوری فاتحه کن شاه شهید
زانکه شد کشته شهنشاه شهیدان تشنه

ناصرالدین شاہ کے ہمعصر دیگر ممالک عظما کے بادشاہ

نمبر شمار	نام براعظم	نام مُلک	نام بادشاہ
۱	یُورپ	ٹرکی	سلطان عبدالحمید خان غازی ادام اللہ عمرہ و دام اقبالہ
۲	یُورپ	روس	زار الگزنڈر و نکولاس۔

۳	یورپ	انگلینڈ	امپرس وکٹوریہ زاد اللہ عمرہ
۴	یورپ	فرانس	مارشل مکموھن
۵	یورپ	جرمنی	ولیم اول
۶	یورپ	آسٹریا	فرانسس جوزف
۷	یورپ	ہمبرگ	براگوماسٹر
۸	یورپ	یونان	جارج اول
۹	یورپ	اٹلی	وکٹر ایمانول
۱۰	یورپ	پرشیا	ولیم اول
۱۱	ایشیا	افغانستان	امیر عبدالرحمٰن خاں
۱۲	ایشیا	ترکستان	عبدالاحد خاں
۱۳	ایشیا	چین	ٹنگ چی
۱۴	ایشیا	جاپان	مٹوزھیٹو مکاڈو
۱۵	افریقہ	زنگبار	سید برغش
۱۶	افریقہ	مراکو	سیدی نعمان سلطان
۱۷	افریقہ	مصر	محمد توفیق و محمد ابراہیم
۱۸	افریقہ	عمان	سلطان ہاشم
۱۹	امریکہ	اضلاع متحدہ	یولسس گرانٹ پریسیڈنٹ

ان سب بادشاہوں کے ہمعصر ملک ایران میں
ناصر الدین شاہ مرحوم تھے

تصویر تمغہ طلائی موسوم بہ تمثال ہمایونی مروّجہ سلطنت ایران

بعہد ناصر الدین شاہ

Temsal Homayooni. The Persian Medal

ہر شیر دل کہ دشمن شہ را عنان گرفت

از آفتاب ہمت ما این نشان گرفت

نوٹ - یہ طلائی تمغہ ہے جو خاص موقعہ پر افسران سول کو بعوض خدمات حسب منظوری شاہ ایران عطا کیا جاتا ہے - آجکل اس تمغہ میں تھوڑا سا تغیر تبدل ہوا ہے - یعنی بجائے تمثال ناصر الدین شاہ کے مظفر الدین شاہ حال کا تمثال ہے تمغہ مذکور کے دوسری طرف شیر و خورشید کا نقشہ ہے - جیسا کہ جنگی افسران کو عطا ہوا کرتا ہے - اور اس پر شعر صدر لکھا ہے -

سلطان المعظم شاہنشاہ سلطنت عثمانیہ روم کا اہل ایران سے سلوک

شاہان ایران و سلطانان روم میں سلسلہ اتحاد قدیم سے چلا آتا ہے۔ لیکن ناصر الدین شاہ کا اتحاد سلطان المعظم عبد المجید خاں کے ساتھ کئے درجہ بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ جب محمد علی بابی معہ اپنے خلیفہ حسین علی کے ایران سے خارج کیا گیا۔ تو وہ شہر بغداد میں جا رہا۔ مگر سلطان المعظم نے ناصر الدین شاہ کی تحریک پر ۱۸۶۴ء میں محمد علی کو مع اُس کے ہمراہیوں کے بغداد سے نکالدیا اور قسطنطنیہ میں رہنے کی اجازت دی اور خفیہ مخبر مقرر کئے کہ یہ لوگ ناصر الدین شاہ کے خلاف کوئی سازش کرتے ہیں۔ تمام ایران کے لوگ گو وہ شیعہ ہی مذھب کیوں نہوں سلطان المعظم کی بہت توقیر کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کے لاکھوں زائر ہر سال کربلا میں جاتے ہیں اور رستہ میں اُنکے آرام و آسایش کیلئے سلطان المعظم نے مقامات اور سرائے بنوائے ہیں۔ اور علاوہ اسکے شاہی فرمان تمام اعلیٰ حکام سول و ملٹری کے نام جاری ہو چکا ہے۔ کہ جب مجتہد عصر کی نعش کا تابوت کربلا میں دفن کے واسطے پہونچے تو تم سب حکام فوجی و سولین اعزاز کے ساتھ جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ اور ہر ایک طرح سے انکو آرام و آسودہ رکھو اس تحریک سے تمام اہل ایران سلطان کے بدل و جان ممدو معاون ہیں

تمغه ناصرالدین شاه مجاریه سلطنت ایران

شهریاری که بشمشیر زرافشان چون مهر
ختم بر شان وی اقلیم ستانی باشد

قتل شاہ کجکلاہ ناصر الدین والی ملک وسیع ایران

سنہ ۱۸۹۶ء

لمؤلفہ

افسوس کہ روزگار دیگرگوں شد	وز گریہ و اشک دیدہ ہا جیحوں شد
تنہا نہ بدولت است ایں صدمہ سخت	زیں حادثہ قلب عالمی پر خوں شد

یکم مئی سنہ ۱۸۹۶ء مطابق ۱۷۔ ذیقعد سنہ ۱۳۱۳ھ ناصر الدین شاہ ایران جبکہ وہ شہزادہ عظیم کی مسجد میں جو طہران دار الخلافہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے نماز جمعہ کے لئے تشریف لیگئے اور جب صحنِ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص محمدؐ رضا نام نے اُنپر پستول سے وار کیا۔ گولی گردن میں لگی قاتل گرفتار کیا گیا۔ شاہ کو فوراً خاصہ میں بٹھا کر محل میں لیگئے جہاں پر اُنہوں نے ۲ بجے ۲۵ منٹ پر جاں بحق تسلیم کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؕ

اشعار حسرت شعار

ندانستہ بودم کہ وقت رحیل	بود با اجل دار دی مستحیل
جہاں باہمہ زینت و زیب او	نیرزد بدیں رنج و آسیب او
بگفت ایں سخنہا و پسر و جان	بخلوت سرائے ابد برد جان
گذشت و جہاں را بہ نیکی گذاشت	خنک آنکہ جز تخم نیکی نکاشت
تو گفتی کہ آن شاہِ والا نژاد	خود از مادر دھر ہر گز نزاد

گہی نوش بار آورد گاہ زہر	چنیں است آئین گردندہ دھر

اس حادثہ جانکاہ سے سلطنت ایران میں پریشانی واقعہ ہوئی۔ شاہ موصوف کے جشن جوبلی کی تیاریاں ہو رہی تہیں۔ مگر افسوس مرگ نے مہلت نہ دی اور سب منصوبے خاک میں ملکر دل کی دل ہی میں رہی۔ اول ہی اول تو یہ افواہ رہی کہ محمد رضا قاتل بابی فرقہ سے ہے ان لوگوں کے مجتہد و بانی مذہب محمد علی بابی کو شاہ مرحوم نے قلعہ گلاہ فرنگ سے سرنگوں کروادیا تھا اور اس قاتل نے اپنے مجتہد کے انتقام لینے کے لئے شاہ پر حملہ کیا لیکن پیچھے معلوم ہوا کہ یہ شخص جمال الدین رومی کا فرستادہ ہے۔ جمال الدین کا حال ہم بطریق اختصار آگے لکھتے ہیں۔ غرض شاہ مرحوم کی وفات پر بہت جگہ ماتم رہا بہت اصحاب نے نوحے و قطعات تاریخ سال ارتحال تصنیف کئے۔ چنانچہ ہم بہت مشہور لوگ عالم فاضل اشخاص کا کلام منتخب جو انہوں نے بہ تعزیت شہادت شاہ تصنیف کئے ہیں درج کرتے ہیں۔ مؤلف کتاب نے بھی قطعہ تاریخ لکھا ہے۔ عربی اور فارسی نوحے ایک عالم فاضل نے جو میرے مہربان اور کرم فرمائے ہیں۔ خاص اپنی مہربانی سے واسطے اندراج کتاب ہذا روم سے ابلاغ کیا ہے جسکو میں اس کتاب کے آخر لکھتا ہوں لیکن خیال رہے کہ عنوان مضمون قتل شاہ جو جلی قلم سے لکھا ہے اسکو سرسری نہ جاننا بلکہ اس عبارت سرخی سے مادہ تاریخ ارتحال شاہ سنہ ۱۸۹۶ء میں نکلتا ہے۔ والسلام۔

ناصر الدین شاہ کی وفات کے تیسرے روز بعد انکا دوسرا بیٹا شہزادہ مظفر الدین ولیعہد جو خاص شاہنشاہ بیگم کے بطن سے ہیں تخت سلطنت ایران کے شاہنشاہ قرار دئے گئے ہیں۔ بڑے مدبر و متدین شخص ہیں۔ آخر محمد رضا قاتل ۱۴ اگست سنہ ۱۸۹۶ء کو پھانسی دیا گیا۔

قطعہ

چو طوطیاں سخنگوئے اگر شود ہر دم	بشکر شاہ جہانم نشکر نثار زباں
ہنوز گفتہ نیاید ز صید ہزار یکے	گرہم بہر سر موئے بود ہزار زباں

تصویر موقعہ دار و قاتل شاہ مرحوم محمد رضا بابی

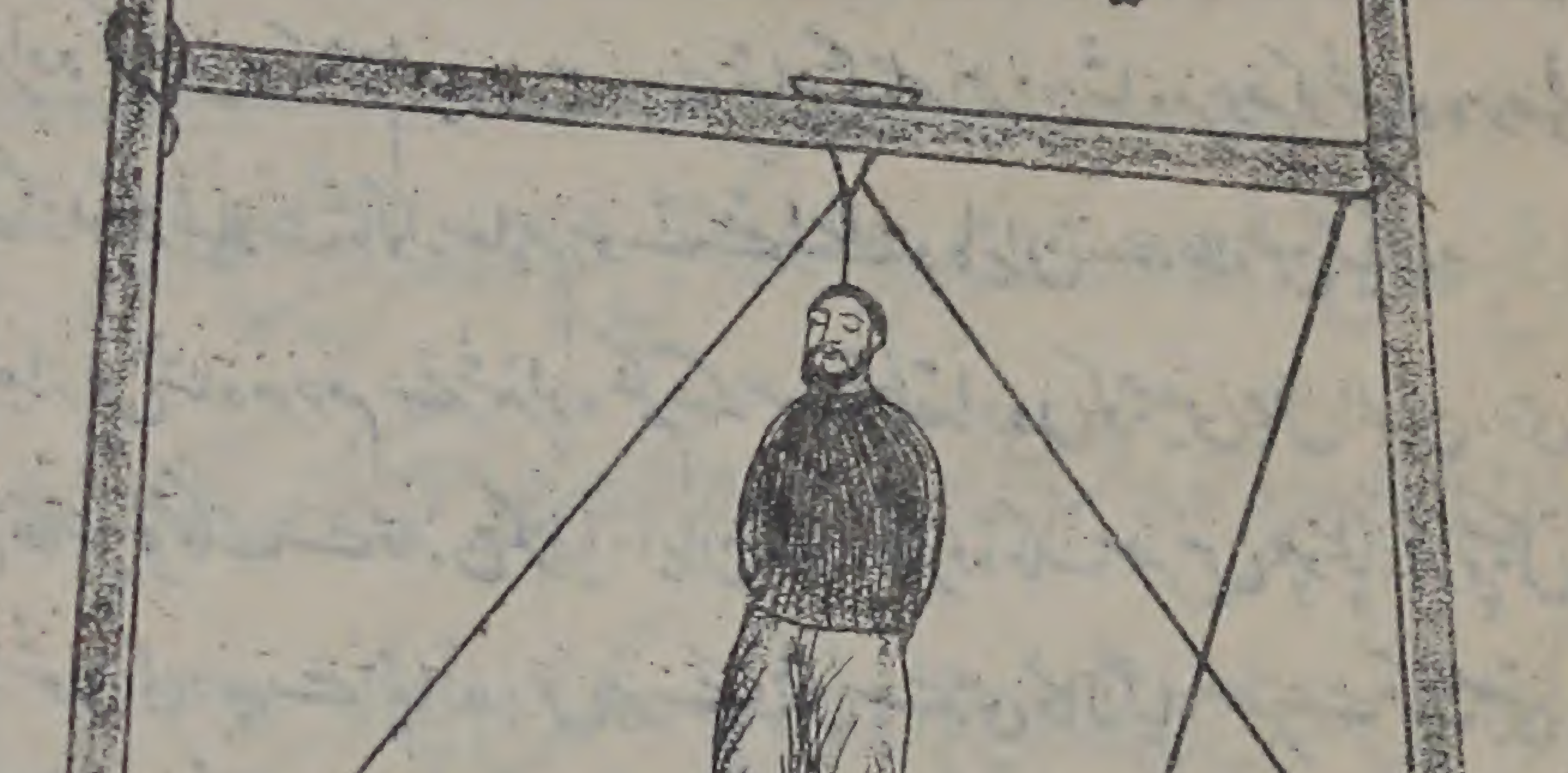

نوٹ یہ شخص محمد رضا جنے شاہ کجکلاہ ناصر الدین والی ایران کو بیوم جمعہ ۶ مئی سنہ ۹۶ء مسجد شہزادہ عظیم میں قتل کیا تھا۔ آج ۱۲ اگست سنہ ۹۶ء کو پھانسی دیا گیا ہے۔

سید جمال الدین رومی کے حال پر ایک سرسری نظر

سید جمال الدین سیاح عام طور پر رومی مشہور ہے۔ مگر دراصل افغانی الاصل اور ایرانی المسکن ہے۔ یہ مجرا عالم فاضل کئی زبانیں جانتا ہے۔ حکیم ایسا کہ کئے ہزار مریض اُسکے دروازے پر صبح حاضر رہتے ہیں اور دور و دراز کی سیاحت کر چکا ہے ملک ایران میں شہزادہ ملکم خاں کے ہم جلیسوں میں سے تھا چونکہ ناصر الدین شاہ مرحوم کو شہزادہ موصوف کے آزادانہ خیالات ناگوار معلوم ہوتے تھے اسلئے وہ ایران سے جلاوطن کیا گیا۔

مگر بعد ازاں شاہ مرحوم نے شہزادہ ملکم کے سب تعلقداروں کو جسمیں جمال الدین رومی بھی تھا۔ اپنے ملک سے خارج کر دیا۔ ایران سے نکلکر وہ ملک مصر میں پہونچا۔ مگر پولیٹیکل سازشوں کی وجہ سے اٹھارہ برس ہوئے وہاں سے بھی نکالا گیا۔ مصر سے آپ بمبئی پہونچے جہاں سُنی اور شیعوں میں جھگڑا برپا کرنے کی کوشش کی۔ آخر کار وہاں بھی اپنا ٹھکانا نہ پاکر حیدرآباد پہونچے مگر چند عرصہ بعد وہاں سے بھی اپنی بے قرار اور سازشی طبیعت کے بدولت ملک بدر ہوئے۔ وہاں سے ہوکر راستے افغانستان اور پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں دورہ کیا۔ اور امیرانہ ٹھاٹھ سے ملک بہ ملک گشت کرتا رہا۔ ہندوستان سے رخصت ہوکر انگلستان پہونچا۔ جہاں شہزادہ ملکم خاں سے اسکی پھر ملاقات اور شہزادہ نے اُسکو قسطنطنیہ میں بھیجدیا چونکہ سلطان عبد الحمید خاں خلد اللہ ملکہ اس شخص کی حالت سے بخوبی واقف تھے اُسکو روم میں پہنچتے ہی نظر بند کر دیا اسکے متعلق شاہ ایران اور سلطان المعظم کے درمیان کچھ عرصہ تک گفتگو ہوتی رہی مگر سلطان موصوف نے شاہ مرحوم کو یقین دلایا کہ جمال الدین برابر نظر بندی میں رکھا جائیگا چنانچہ کچھ مدت تو وہ خاموش اور نچلا بیٹھا رہا لیکن قریبا ۹ ماہ

ہوئے ہیں کہ اس نے محمد رضا قاتل اور آٹھ شخصوں کو اپنی مکروہ ارادوں کی تکمیل کے لئے ایران بھیجدیا- قاصد برابر آٹھ یا نو مہینے کی انتظار کے بعد یکم مئی کو اپنے ابلیسانہ مدعا میں کامیاب ہوا اور جسکا نتیجہ شاہ کجکلاہ ناصر الدین مرحوم کا مسجد شہزادہ عظیم میں قتل ہونا نکلا ؞

تمام شد

تاریخ سال شہادت شاہ جم جاہ خسرو گیتی پناہ ناصر الدین شاہ والی سلطنت ایران از طبع زاد عمدۃ الناظم نقبا- اسوہ اکارم نجبا خوشنویس خفی و جلی میر گوھر علی مدرس اعلیٰ فارسی بورڈ ہائی اسکول پشاور ؞

بہ صنعت تلازم شطرنج

سنہ ۱۳۱۴ھ
فارسی

چو از دهر بدر رو گشته شاه ایران
دل اہل عالم ز تیغ حسرت کباب
چناں تیغ بر فرق خاقاں اجل زد
کہ تاج مہی ساخت بر خاک غلطاں

ز دلہاے اعیان و ارکان درگاہ
بر آمد صداہاے افغان و حرمان
بساطی است دنیا و ما نرد گشتیم
باین بازی چار ہستیم حیران

ز فیل زانه بکو بست بهم
زیست پی قصاص [illegible]

بساط غزای تنی جمله ستمکش
[illegible]

ز فرزین و بیذق دسے مخلصی نیست
نشانِ تفنگ ملک گور گردید

پیاده نمط هر طرف هست جولان
شه پاکدین خسرو نیک ایمان

رخ از مرگ [illegible]
[illegible]

پئی فرض تاریخ گو سال آن هم
[illegible]

۱۳۱۴ هجری

تاریخ سال ارتحال شاه جم جاه دارا دربان سکندر تخت فریدون فر شاه
کجکلاه ناصر الدین شاه والی مملکت ایران از طبعزاد مصنف نسخهٔ هذا ایم عبد العلی علی

شاه قاجار ناصر الدین شاه
راکب ادهم شهادت شد
جمعه بد یوم کز نهاد همه
صد تحسر اجل ز کز لک جور
شد چو آں پاک دل دخیل ارم
بد قاتل علی بریده و به گفت

چوں ز دست رضا تفنگے خورد
گوئے نیکی بباغ جنت جرد
آه سر زد که جسم و جاں افسرد
از جهاں نقش زندگیش سترد
نائب مصطفےٰ ش بنده شمرد
ناصر الدین شاه فارس مُرد

ہشت وشش وضع سازیں سالش	ناصرالدین شاہ فارس مُرد

نوٹ۔ یہ کے اعداد ابجد ۱۴ ہوتے ہیں جب اسکو کاٹا یعنی کم کیا ۱۳۲۸ سے منفی کیا تو ۱۳۱۴ رہا

تاریخ وفات ناصرالدین شاہ سنہ ۱۳۰۵ یزدجردی از طبع جوہر ہندوستانی

ناصرالدین والی فارس	تھا مگر اپنے وقت کا خورشید
لکھدے جوہر یہ اسکا سال وفات	تخت ایراں سے اُٹھ گیا جمشید

سنہ ۱۳۰۵ یزدجردی

ولہ ایضاً از طبعزاد جوہر ہندوستانی سنہ ۱۳۱۳ ہجری اُردو

بود فارس بدم شہ چمن تازہ بہار	صرصر غم چہ ستم کرد بہار آخر شد
غنچہ ساں از پئے تاریخ چو گشتم خاموش	بلبل خامہ رقم کرد بہار آخر شد

سنہ ۱۳۱۴ھ

ولہ ایضاً از طبع جوہر سنہ ۱۳۱۳ ہجری فارسی

جوہر ہزار حیف کہ در خانۂ خدا	دشمن شکست سینہ بے کینہ را ستم
ہاتف بگفت خوں شدہ اوگار قلب شاہ	بابی بروئے شاہ کشادہ درارم

۱۳۱۳ = ۱ - ۱۳۱۴

سنہ ۱۳۱۳ھ

ولہ ایضاً۔ فضلی سنہ ۱۳۰۲

چوں قتل بود آں شہ غفران پناہ	غم زدہ از لام الم آمدہ بہم

چوں نشد تسکین خاطر زین دو نقط — نقط صد حیف آمده ھم بر بسم
بہر سال اکبری جوھر بجن — غم - الم صد حیف ہر سہ را بہسم

۱۰۴۱+۷۱+۱۹۲=۱۳۰۴

سنہ ۱۳۰۴ فصلی

وله ایضاً فارسی سنہ ۱۳۱۳ ہجری

ازیں دار فانی بسوئے ارم — چو شد ناصر الدین شاہ کجکلاہ
پئے سال جوھر بنمودند رخ — غم و شیون و حسرت و درد و آہ

۱۰۰۰+۳۰۰+۸+۴+۱=۱۳۱۳

سنہ ۱۳۱۳ھ

نوٹ - شعر دویم کے مصرعہ اوّل میں رُخ اشارہ طرف الفاظ حروف کے شروع کا ہے جیسے غم کا رُخ (غ) اور شیون کا رُخ (ش) وغیرہ ہے اِنکے جمع کرنے سے سنہ ہجری نکلیگا

وله ایضاً فارسی سنہ ۱۳۱۳ ہجری در صنعت حساب حروف منقوطہ ہو المطلوب

ناصر الدین شاہ قاجار آہ — برفت چوں سوئی ایزد متعال
ہفدہم بماہ ذی قعدہ — شدہ مقتول سن خجستہ خصال
گفت رضواں سروش در منقوط — کشتہ شد شاہ کجکلاھی سال

سنہ ۱۳۱۳ھ

از طبعزاد محمّد خلیل ایرانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری فارسی

کلک رامے درفشاں تاریخ فوتش زد رقم — ترک کردہ ناصر الدیں شہ مقام و تاج را

سنہ ۱۳۱۲ھ

نوٹ - مصرعہ آخر کے حروف منقوطہ قاعدہ جمل سے جمع کرو - ہو المطلوب ٭

وله ایضاً فارسی سنہ ۱۸۹۶ء

حسرتا ساقی خمخانہ ملک فارس
چشم گریاں صراحی دل بریانست کباب
غم زمئے ہم قلق از قلقل مینا پیداست
جوہر رند خرابات بے سالش گفت

چوں ز زندانِ دعا کو رخ زیبا پوشید
مادہ عیش شدہ ہم صفت خوں شہید
صورت ماہ محرم شدہ ہنگامہ عید
شاہ فارس بہ جمعہ جام شہادت نوشید
سنہ ۱۸۹۶ء

وله ایضاً فارسی سنہ ۱۸۹۶ء

چو جوہر شنیدم کہ قاجار مرد
بروں آمدہ از لبم آہ آہ

بگوشم رسیدہ چو ایں داستان
ورنجا ز دل حسرتا از زباں
سنہ ۱۸۹۶ء

نوحہ نمبر ۱

نوحہ شہادت شاہ کجکلاہ ناصر الدین شاہ از طبعزاد احمد طاہر بے آفندی ترکی بزبان فارسی

یا للعجب ز گردش ایں چرخ کج مدار
از روزگار بر کہ و مہ جور ستم زفت
از ساقیان مجلس او جائے شہد سم
بر مدبر است مقبل و بر مقبلان عدد
دیگر قضا کہ نعمہ ایں المفر سرود
بس تازہ خط کہ خد وسے آغشتہ شد بخوں
آنانکہ حُسن منظر شان بردحسن ماہ

گز تخت جم بخاک مقر۔ داد شہریار
آوخ ز چرخ کج روش و دور روزگار
در ساغر اندر است و نشد بر کسے گوار
چوں عادت ایں چنیں شدہ جاری عجب مدار
ہر قدر بگفت کہ لا یسکن القرار
پس سرو قد کہ گشت خزاں در دم بہار
در خود کشیدہ خاک ز آور نگ مستعار

آنانکه دست قدرت شان مهر و مه گرفت — در پنجهٔ اجل همه گشتند خوار و زار
خاقان چین ز سین سلامت کشید رخت — جمشید جم ز ملک سعادت به بست بار
دوران بر آنکه سایه عدلش جهان گرفت — جا داشت خضر وار وعد عمر پائیدار
مانند بو المظفر شاهنشه زمن — جان جهان و ناصر دین شاهِ تاجدار
تا بود بود او بجهان بود عدل و داد — چون رفت بود او ز جهان عدل شد ز کار
امید آنکه زاده آزاده اش بدهر — همچون پدر بداد و دهش یابد اشتهار
شاهِ جهان مظفر دین آنکه هر زمان — شاکر بلطف خالقش باللیل والنهار
یارب دوام عمر دهش تا بعدل خویش — آن آب رفته باز بجوی آورد دوبار
شاها اگر بتاج خراسان نظر کنی — ساید همی بچرخ برین فرق افتخار
بدخواه تو بچاهِ مذلت بود اسیر — بر تخت پادشاهی باشی تو کامگار

نوحه نمبر (۲)

نوحه شهادت ناصر الدین شاه از طبعزاد مولوی محمد اسحق آفندی بزبان عربی

ارأیت ما صنعت بنا الایام — ارأیت کیف تنکس الاعلام
والخطب لا یقاس بغیره — فهوی لنا رکن وجب سنام
اودی الملیک فعیشنا من بعده — کدر وضوء نهارنا اظلام
اودی ملیک القدس ناصر دیننا — مستشهدا فلیبکه الاسلام
جلت مصیبتنا وعز عزاءنا — فالعیش مر والرقاد حرام
این الذی ساس الامور وراضها — والدهر فیه شراسة وعرام

اين المعد لكل خطب فاجع ... فينا واين الفاتك المقدام

بالامس كان الدهر يجذ سيفه ... فاليوم اضحى والحسام كهام

ملك الملوك وناصر الدين الذي ... ما كان الا في السماح يلام

قد عاش عصرا والزمان مسالم ... والدهر امن والخطوب نيام

خمسين عاما كان يكمل عدها ... لو دام فينا الملك هذا العام

ارضى الا له بعدله فاطاعه ... لما اطاع اله الاقوام

فدهاه من ريب المنون مفاجي ... بيدى سقى والشفاء لزام

نغل السريرة مارق عن دينه ... بادى الشقا حاقت به الآثام

شلت يد قصدت بسوء جسمه ... والحقها الاوجاع والاسقام

لوكان بطش الدهر يدفع بالوقاع ... لوقاه منه ذابل وحسام

وكتيبة شهباء يتلو بعضها ... بعضا ومن غلب الكماة قثام

وفدته من بطش المنايا انفس ... لوكان يرضى بالفداء حمام

بوركت من ميت وبورك مرقد ... فيه الاملاك السماء زحام

سقت الدموع ضريحه ريّا فلا ... ندعوا عليه ان يصوب غمام

وحباك ربك بالنعيم ولم يزل ... يغشا درمسك رحمة وسلام

فالله نرجو بعده ومليكنا ... من لا يحيط بوصفه الافهام

ظل الا له مظفر الدين الذي ... جفت بصحة ملكه الاقلام

ملك جرى قلم القضاء بحكمه ... فاطيع منه النقض والابرام

واستعمل الرائ السديد لوقته ... فالملك ملك والنظام نظام

ملك اجبته القلوب وطاوعت
احكامه الارواح والاجسام

فكأنّ ما يقضى به فى حقنا
فرض من الرحمن او الهام

ملأ القلوب بحبه فكانما
بين العباد وبينه ارحام

يا ايها الملك الذى عزماته
حارت لصدق مضائها الاوهام

لله عز متك التى كشفت لنا
ان الصعاب يذ لها الاقدام

تيممت طهرانا بعزم ناقب
لم يثنه فشل ولا احجام

وخرجت من تبريز لا يثنيك عن
دأب المسير شواهق واكام

وقطعت اجواز الفلا بفوارس
لم يلهها الاسراج والالجام

فوردت بالجد السعيد مظفرا
دار الخلافة فاستوى الاقدام

وملكت امر الملك غير مدافع
وجرت بوفق مرادك الاحكام

ندعو المهيمن ان يديك دولة
موصولة بدوامها الاعوام

وتدوم منك العدالة مامولة
فينا ومنا الحب والاعظام

نوحہ نمبر (۳)

نوحۂ شہادت شاہ کجکلاہ ناصر الدین شاہ والیٔ ایران از طبع منشی احمد خاں پنجابی بزبان اُردو

آجکل اسقدر ہوں میں بیزار
جی میں آتا ہے پھونک دوں سنسار

تو نے اے چرخ کینہ ور بے مہر
کر دیا درد مند و سینہ فگار

سخت ظالم ہے شعلہ پرور ہے تیری جو بات ہے سو دل آزار
تو جلاتا ہے تو ستاتا ہے پہاڑ ہیں جائے تیری کج رفتار
تیری گردش ہے تیر سے بڑھ کر تیری رفتار تیغ جوہردار
تو ہے وہ فتنہ گر تیرے ہاتھوں مرنا ہے سہل جینا ہے دشوار
تیرے ظلم وستم ہزاروں ہیں کیا لکھوں ہیں کہ وہ نہیں دو چار
تیرے جور وجفا سے او ظالم تیرے ظلم وستم سے او بدکار
کل جو تھے شاہ آسماں اورنگ آج ہے اُن کا بے چراغ مزار
آج ہیں بے نوا سے گوشہ نشیں کل جو تھے شاہ آفتاب آثار
جنکو غرہ تھا اپنی شُہرت پر سرد ہے اُن کی گرمیٔ بازار
ہائے تیغ خزاں سے زخمی ہیں گلبدن - گلعذار - گل رُخسار
تیرا غصہ ہے کرۂ ناری وقنا ربنا عذاب النار
اور یہ عالم ہے سرد مہر کیا جب سے ہوا در مہر پر آزار
ہائے تازہ ستم کیا تو نے جس سے ہے ہم کو زندگی دشوار
کیوں نہ ہر تال ہو شہید ہوا ناصر الدین آفتاب آثار
اس کی باتیں جو یاد آتی ہیں دل پہ پھر جاتی ہے میری تلوار
منبع فیض تھا وہ ابر کرم جود اسکی تھی قلزم ذخار
باتوں سے اسکے پھول جھڑتے تھے وہ تھا عذب البیان خوش گفتار
وہ نہنگ یم شجاعت تھا رشک رستم تھا وہ بوقت کار
چھپ جاتے تھے حُسن سے اسکے ماہرویان [illegible] رفتار

وہ کفایت شعار ایسا تھا
کیا کہوں فاضل یگانہ تھا
جانتا تھا وہ علم موسیقی
تھا مذاق مصوری اُس کو
اُسکی تقریر ایک جادو تھی
اُسکے اخلاق کیا حمیدہ تھے
کیوں نہ روشن دماغ وہ ہوتا
چشمۂ فیض اُس کا جاری تھا
کیوں نہ لے آسمان تجھی کو ہیں
خون انصاف اِسکو کہتے ہیں
ایسا فرماں روا جہاں آرا
اِس طرح سے شہید ہو جائے
تجھ سے بھی مجکو شکایت ہے
ہونی والی تھی آجکل جو بیلی
مُرغ اسلام کا تو بازو تھا
تیرے جینے سے ہمکو قوت تھی
کیا بگڑتا حضور گرچہ چندے
آپ کی آجکل ضرورت تھی
سر اُٹھایا ہے فتنہ و شر نے

بادشاہوں کا وہ ساہوکار
شاعر بے مثال اور نثار
اُسکے گھر کا تھا کوا موسیقار
جانتا تھا وہ علم نقش و نگار
اُسکا خامہ تھا ابر گوہر بار
آدمی وہ نہ تھا وہ تھا اَوتار
سیر یورپ کو وہ گیا دو بار
اُسکو کرنا نہ آتا تھا انکار
اور کس طرح نکلے دل کا بخار
ہائے لے آسماں بد ہنجار
فخر ایران و عزت قاجار
قہر ہے اور نہ تجھ کو آئی عار
ہم سے کیوں ہو گیا ہی تو بیزار
کاش جی جاتا تو برس دو چار
ہو رہا ہے وہ جسم گرچہ نزار
تیرے ہونے سے ڈرتے تھے اغیار
موت سے لیتی نقد جان اودھار
آپ کی ذات پر تھا ہم کو مدار
روسیہ روس ہے سر پیکار

دل کی دل میں رہی قیامت ہے — سو گئے ہائے طالع بیدار
اب دعا ہے کہ تیرے قاتل پر — ٹوٹ کر آسماں گرے یکبار
تیری تربت کو عنبریں کر دے — بنکے رحمت نسیم خوشبودار
اور جنت تجھے نصیب کرے — ناصرالدین داورِ دادار
مثل احمد کہیں صغیر و کبیر — تیرے قاتل پہ ہو خدا کی مار

تمت

شبیه مظفرالدین شاه قاجار ولیعهد شاه ایران

بعمر ۲۵ ساله

شبیہ مظفر الدین شاہ والی سلطنت ایران ولد ناصر الدین شاہ مرحوم
سنہ جلوس بر تخت ایران ۳- مئی ۱۸۹۶ء

تاریخ تخت نشینی در سنہ ہجری
۱۳۱۳
دو چشم خصم بر آید بروں ازیں تاریخ ؛ جلوس شاہ مظفر الدین است ؛

فصل چہارم

تخت نشینی خدیوگیہان دارا دربان شاہ جمجاہ محی الملۃ والدین شاہ کجکلاہ مظفر الدین بر تخت سلطنت ایران

تاریخ ولادت ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۵۳ء — تاریخ تخت نشینی ۳ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

اے شہریار وقت و شاہنشاہ روزگار — جاوید باش در کنف لطف کردگار
اجرام رام و بخت بکام و فلک غلام — دولت مطیع و دہر مساعد زمانہ یار

بعد وفات ناصر الدین مرحوم جو اوّل مئی سنہ ۱۸۹۶ء یوم جمعہ مطابق ۱۷- ذیقعد سنہ ۱۳۱۳ ہجری کو واقعہ ہوئی تھی - بتاریخ ۳ مئی یوم یکشنبہ سنہ ۱۸۹۶ء مطابق ۱۹ ذیقعد سنہ ۱۳۱۳ ہجری شاہ مرحوم کے دویم بیٹے جو شاہنشاہ بیگم کے بطن سے ہیں اور جنکا نام **مظفر الدین** میرزا ہے مقام تبریز واقعہ صوبہ آذربائیجان - ایران کے تخت سلطنت پر بٹھائے گئے - جدید فرماں روا - خوش رو وجیہہ اور خوبصورت نوجوان ہیں سیر و شکار کے کمال شایق ہیں - مدبّر بارعب ہیں ....

انکی سنہ جلوس ہجری اس شعر سے نکلتی ہے - شعر

دو چشم خصم برآید بیروں ازیں تاریخ
جلوس شاہ مظفر مظفر الدین است

انکی ولادت ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۵۳ء ہے اور سنہ جلوس ۳ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

نوٹ واضح رہے کہ ناصر الدین شاہ چونکہ اس صدی عیسوی کے اخیر قتل ہوئے اس لئے واسطے ملاحظہ ناظرین کل فرماں روایان ممالک دنیا جو اس صدی عیسوی میں قتل کئے گئے نقشہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں

فہرست آسامی سلاطین جو اس صدی عیسوی میں قتل کئے گئے

نمبر شمار	سنہ قتل	نام پادشاہ	نام سلطنت جسکا فرمان روا تھا
۱	سنہ ۱۸۰۱ء	شاہنشاہ پال زار روس	فرمانروائے سلطنت روس
۲	سنہ ۱۸۰۸ء	سلطان سلیم	پادشاہ ملک زنگبار
۳	سنہ ۱۸۳۱ء	کیپوڈسٹریاس	پریسیڈنٹ ملک یونان
۴	سنہ ۱۸۵۴ء	ڈیوک آف پارما	پادشاہ برلن
۵	سنہ ۱۸۵۹ء	فریدرک	پادشاہ قلمرو ہٹے
۶	سنہ ۱۸۶۵ء	ابراہیم لنکولن	پادشاہ صوبہ تقرو بانٹ
۷	سنہ ۱۸۷۲ء	گسٹرنز	پریسیڈنٹ ملک پیرو امریکہ
۸	سنہ ۱۸۷۶ء	سلطان عبدالعزیز خاں	شاہنشاہ سلطنت عثمانیہ ملک روم
۹	سنہ ۱۸۸۱ء	کارفیلڈ	پریسیڈنٹ صوبجات متحدہ
۱۰	سنہ ۱۸۸۸ء	زار الگزنڈر ثالث	شہزادہ ملک سائبیریا
۱۱	سنہ ۱۸۹۴ء	کارنات	پریسیڈنٹ ملک فرانس
۱۲	سنہ ۱۸۹۶ء	فیوجی	ملکہ کوریا سلطنت چین
۱۳	سنہ ۱۸۹۶ء	ناصر الدین شاہ	والی ایران

علاوہ ان کے سلطان [illegible] ۱۸۹۴ء

۱۴	سنہ ۱۸۷۲ء	مارشل پریم	مختار سلطنت ہسپانیہ

ضمیمہ

دنیا بھر کے تاریخی مشہور واقعات نادر بطریق اجمال معہ وقوع سنہ

(۱) سنہ ۱۴۹۲ء - امریکا یعنی نئی دنیا کو کولمبس صاحب نے ظاہر کیا۔

(۲) سنہ ۱۸۴۰ء - ٹکٹ ڈاک انگلستان میں جاری ہوا۔

(۳) سنہ ۱۸۲۶ء - بھرتپور فتح ہوا۔

(۴) سنہ ۱۸۴۹ء - ملتان انگریزوں کے ہاتھ آیا۔

(۵) سنہ ۱۸۴۱ء - ہانگ کانگ جزیرہ چین میں علم انگریزی بلند ہوا۔

(۶) سنہ ۱۷۸۰ء - اول اخبار انگریزی کلکتہ میں چھاپہ گیا۔

(۷) سنہ ۱۸۰۴ء - سیاح منگو پارک صاحب نے حبش میں دوسرا سفر اختیار کیا۔

(۸) سنہ ۱۸۵۵ء - دفتر تار برقی ہندوستان میں مقرر ہوا۔

(۹) سنہ ۱۶۳۴ء - شاہ جہاں نے انگریزوں کو تجارت ہند کا فرمان عطا کیا۔

(۱۰) سنہ ۱۸۵۶ء - انگریزوں نے روسیوں کو قلعہ سیاسٹوبول پر ہزیمت دی۔

(۱۱) سنہ ۱۸۴۰ء - ملکہ معظمہ وکٹوریا کی شادی ہوئی۔

(۱۲) سنہ ۱۷۳۹ء - نادر شاہ نے دہلی میں قتل عام کیا۔

(۱۳) سنہ ۱۷۹۶ء - کولمبو دارالسلطنت لنکا میں انگریزی سفیر گیا۔

(۱۴) سنہ ۱۸۴۶ء - لاہور انگریزوں نے مفتوح کیا۔

(۱۵) سنہ ۱۸۱۵ء - لنکا انگریزوں کے تحت میں آئی -

(۱۶) سنہ ۱۸۵۷ء - ایران سے صلح ہوئی -

(۱۷) سنہ ۱۷۳۹ء - نادر شاہ دہلی میں داخل ہوا -

(۱۸) سنہ ۱۸۵۱ء - کلکتہ میں خانہ شماری ہوئی -

(۱۹) سنہ ۱۷۲۷ء - سر اسحاق نیوٹن نے وفات پائی -

(۲۰) سنہ ۱۸۴۲ء - فوج انگریزی درہ خیبر سے گذر گئی -

(۲۱) سنہ ۱۵۶۴ء - شیکس پیر ایک بڑا نامی نقال انگلستان میں پیدا ہوا +

(۲۲) سنہ ۱۶۱۶ء شیکس پیر موصوف نے انتقال کیا -

(۲۳) سنہ ۱۵۸۵ء - تمباکو انگلستان میں اول آیا -

(۲۴) سنہ ۱۸۵۷ء - کلکتہ دوبارہ مفتوح ہوا -

(۲۵) سنہ ۱۷۶۱ء - پونڈیچری کو لیا -

(۲۶) سنہ ۱۷۵۵ء - ٹرنکومالی علاقہ مدراس پر انگریز قابض ہوئے -

(۲۷) سنہ ۱۷۸۸ء - آسٹریلیا آباد ہوا -

(۲۸) سنہ ۱۸۵۲ء - بنگال ریلوے کمپنی مقرر ہوئی +

(۲۹) سنہ ۱۷۵۷ء - کلکتہ میں نواب سراج الدین اور انگریزوں میں عہدنامہ ہوا -

(۳۰) سنہ ۱۸۰۰ء - سورت پر صاحبان انگریز قابض ہوئے +

(۳۱) سنہ ۱۸۱۷ء - ہاتھرس ضلع علیگڈھ انگریزی تصرف میں آیا +

(۳۲) سنہ ۱۸۴۹ء - پنجاب انگریزوں نے فتح کیا +

(۳۳) سنہ ۱۸۵۸ء - جنرل روس صاحب نے جھانسی کو مفتوح کیا +

(۳۴) سنہ [illegible]ء - نہر گنگ جاری ہوئی +

(۳۵) سنہ ۱۸۵۹ء - ملک عدن میں عظیم طوفان رعد و ژالہ باری کا آیا +

(۳۶) سنہ ۱۷۹۹ء - ٹیپو سلطان مارا گیا - اور انگریزوں نے سرنگاپاٹن کو فتح ہوا +

(۳۷) سنہ ۱۷۲۱ء - نپولین بوناپارٹ نے انتقال کیا +

(۳۸) سنہ ۱۸۵۶ء - اودہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی میں شامل کیا +

(۳۹) سنہ ۱۸۵۷ء - دہلی میں غدر ہوا اور بہت سے انگریز قتل ہوئے +

(۴۰) سنہ ۱۸۱۸ء - آپا صاحب مشہور مرہٹہ قید فرنگ سے بھاگ گیا +

(۴۱) سنہ ۱۷۹۹ء - منگو پارک صاحب مشہور سیاح نے اوّل سفر حبش کا کیا +

(۴۲) سنہ ۱۸۱۹ء - ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ تولد ہوئیں +

(۴۳) سنہ ۱۸۰۲ء - چیچک کا ٹیکا لگانے کی دوا اور ترکیب دریافت ہوئی +

(۴۴) سنہ ۶۳۲ء - حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہادی دین اسلام نے وفات پائی +

(۴۵) سنہ ۱۸۳۷ء - ولیم چہارم شاہ لندن رہ گزائے عالم بقا ہوا +

(۴۶) سنہ ۱۸۳۷ء - کوئین وکٹوریہ رونق افروز تخت سلطنت ہوئیں +

(۴۷) سنہ ۱۸۵۷ء - ملکہ معظمہ نے واسطے معافی مجرمان غدر کے اشتہار دیا +

(۴۸) سنہ ۱۴۹۴ء - مشہور جزیرہ نیوفونڈلینڈ ظاہر ہوا +

(۴۹) سنہ ۱۸۳۰ء - جارج چہارم شاہ لندن نے انتقال کیا +

(۵۰) سنہ ۱۸۵۷ء - ہنری لارنس نے لکھنؤ میں انتقال کیا +

(۵۱) سنہ ۱۸۵۷ء - کلکتہ میں گیس کی روشنی جاری ہوئی +

(۵۲) سنہ ۱۸۵۰ء - ڈیوک آف کیمبرج انگلستان میں فوت ہوئے +

(۵۳) سنہ ۱۸۲۳ء - دخانی کشتی سب سے پہلے کلکتہ میں آئی +

(۵۴) سنہ ۱۸۱۲ء - لارڈ منٹو کا انتقال ہندوستان میں ہوا +

(۵۵) سنہ ۱۶۹۴ء - قلعہ جبرالٹر انگریزوں نے فتح کیا +

(۵۶) سنہ ۱۸۲۹ء - ملک آسام سلطنت انگلشیہ میں شامل ہوا +

(۵۷) سنہ ۱۸۱۵ء - بوناپارٹ نپولین جلاوطن جزیرہ سنٹ ہلینا میں بھیجا گیا +

(۵۸) سنہ ۱۴۲۳ء - ملک ہالینڈ کے شہر ہارلم میں چھاپہ ایجاد ہوا +

(۵۹) سنہ ۱۸۵۳ء - چارلس نپیر نے انتقال کیا +

(۶۰) سنہ ۱۸۶۶ء - لنڈن میں ایسی آگ لگی - کہ تمام شہر جلگیا +

(۶۱) سنہ ۱۸۰۰ء - جزیرہ مالٹا انگریزوں کے قبضہ میں آیا +

(۶۲) سنہ ۱۸۳۱ء - ولیم چہارم شاہ لنڈن کو تاج دیا گیا +

(۶۳) سنہ ۱۸۰۳ء - دھلی میں سخت لڑائی ہوئی +

(۶۴) سنہ ۱۸۵۲ء - ڈیوک او ونگٹن نے انتقال کیا +

(۶۵) سنہ ۱۶۴۰ء - چارلس اوّل شاہ لنڈن معزول کیا گیا +

(۶۶) سنہ ۱۸۴۵ء - لنڈن میں یونیورسٹی کالج مقرر ہوا +

(۶۷) سنہ ۱۶۱۸ء - سروالٹر ریلی کا بجرم غبن لنڈن میں سر قلم کیا گیا +

(۶۸) سنہ ۱۶۰۵ء - سرکشوں نے ہوس آف پارلیمنٹ کو اُڑانا چاہا -

(۶۹) سنہ ۱۸۴۱ء - پرنس آف ویلز پیدا ہوئے +

(۷۰) سنہ ۱۸۵۵ء - سب سے اوّل ہندو بیوہ کی بنگال میں شادی ہوئی +

(۷۱) سنہ ۴۰۰۴ء قبل از پیدائش مسیح ظہور آفرینش عالم دُنیا +

(۷۲) سنہ ۲۳۵۲ ء - قبل از مسیح طوفان نوح کا واقعہ ہوا ۔

(۷۳) سنہ ۶۰۰ ء - قبل از مسیح نقشۂ دنیا خیالی طور سے حکیم زمینی نے یونان میں بنایا ۔

(۷۴) سنہ ۳۵۶ ء قبل از مسیح سکندر اعظم کا پیدا ہونا ۔

(۷۵) سنہ ۲۷۶ ء - اوّل اوّل شراب ملک انگلینڈ میں بنی ۔

(۷۶) سنہ ۱۰۰۰ ء - اوّل اوّل چیتھڑوں سے کاغذ بنایا گیا ۔

(۷۷) سنہ ۱۴۵۷ ء - شیشہ کے ظروف اوّل انگلستان میں بنے ۔

(۷۸) سنہ ۱۵۹۰ ء - دوربین ملک جرمن میں ایجاد ہوئی ۔

(۷۹) سنہ ۱۶۱۰ ء - مقیاس الہوا ڈاکٹر وربیل صاحب نے ہالینڈ میں بنایا ۔

(۸۰) سنہ ۱۶۹۳ ء - سنگین بندوق پر اہل فرانس نے لگانا شروع کیا ۔

(۸۱) سنہ ۱۶۶۲ ء - شہر لندن میں رائل سوسائٹی قایم ہوئی ۔

(۸۲) سنہ ۱۸۶۴ ء - صلاحیت شاہان پرشیا و ڈنمارک کا ہوا ۔

(۸۳) سنہ ۱۸۳۸ ء - اہل چین اور انگریزوں میں لڑائی کا ہونا ۔

(۸۴) سنہ ۱۸۷۴ ء - جزائر فجی جن کے اکثر باشندے آدم خور ہیں سرکار انگریزی کے قبضہ میں آیا ۔

(۸۵) سنہ ۱۸۷۶ ء - سلطان عبدالعزیز خان والی روم کا تخت سے اُتارا جانا ۔

(۸۶) سنہ ۱۸۷۱ ء - نیوزیلنڈ میں جزیرہ میں سونے کی کان کا دریافت ہونا ۔

(۸۷) سنہ ۱۸۷۶ ء - شہر برسلز میں عظیم الشان نمایش گاہ قایم ہوئے ۔

(۸۸) سنہ ۱۸۶۲ ء - امریکن مشہور بنکر کا دوالہ ہوا ۔

(۸۹) سنہ ۱۳۳۰ ء - بارود کا اول ہی اول ایک انگریزی فقیر نے گوشے میں ایجاد کرنا ۔

(۹۰) سنہ ۱۴۶۰ ء - فن مہرکنی کا اول انگلینڈ میں ایجاد ہونا ۔

(۹۱) سنہ ۱۹۱۳ ء - کوہ ہمالیہ کی اونچی چوٹی [illegible] ۔

نقشہ جدول بادشاہان سلطنت عثمانیہ مملکت روم از ابتدائے عثمان خان بانی سلطنت لغایت سلطان عبد الحمید خان

نمبر شمار	نام سلطان	سنہ جلوس	سنہ وفات	کیفیت
۱	عثمان خان اول	.	سنہ ۷۲۹ھ	بانی سلطنت عثمانیہ
۲	سلطان آرخان	سنہ ۷۲۶ھ	سنہ ۷۶۱ھ	
۳	سلطان مراد خان اول	سنہ ۷۶۱ھ	سنہ ۷۹۱ھ	یہ سلطان آرخان کا بیٹا ہے
۴	اول یلدرم بایزید خان	سنہ ۷۹۱ھ	سنہ ۸۰۵ھ	
۵	سلطان محمد خان اول	سنہ ۸۰۵ھ	سنہ ۸۲۴ھ	
۶	سلطان مراد خان دوم	سنہ ۸۲۴ھ	سنہ ۸۵۵	
۷	سلطان فاتح محمد خان ثانی	سنہ ۸۵۵ھ	سنہ ۸۸۶ھ	
۸	سلطان بایزید خان ثانی	سنہ ۸۸۶ھ	سنہ ۹۱۸ھ	
۹	سلطان سلیم خان اول	سنہ ۹۱۸ھ	سنہ ۹۲۶ھ	
۱۰	سلطان سلیمان خان اول	سنہ ۹۲۶ھ	سنہ ۹۷۴ھ	
۱۱	سلطان خان سلیم ثانی	سنہ ۹۷۴ھ	سنہ ۹۸۲ھ	
۱۲	سلطان مراد خان سوم	سنہ ۹۸۲ھ	سنہ ۱۰۰۳ھ	
۱۳	سلطان محمد خان ثالث	سنہ ۱۰۰۳ھ	سنہ ۱۰۱۲ھ	

۱۴	سلطان احمد خان اول	سنہ ۱۰۱۲ھ	سنہ ۱۰۲۶ھ	
۱۵	سلطان مصطفی خاں اول	سنہ ۱۰۲۶ھ	سنہ ھ	ٹھیک سنہ وفات معلوم نہیں
۱۶	سلطان مراد خاں چہارم	سنہ ۱۰۲۶ھ	سنہ ۱۰۴۹ھ	
۱۷	سلطان ابراہیم خاں اول	سنہ ۱۰۴۹ھ	سنہ ۱۰۵۸ھ	
۱۸	سلطان محمد خان چہارم	سنہ ۱۰۵۸ھ	سنہ ۱۱۰۴ھ	
۱۹	سلطان سلیمان خاں ثانی	سنہ ۱۰۹۹ھ	سنہ ۱۱۰۲ھ	
۲۰	سلطان احمد خاں ثانی	سنہ ۱۱۰۲ھ	سنہ ۱۱۰۶ھ	
۲۱	سلطان مصطفے خاں چہارم	سنہ ۱۱۰۶ھ	سنہ ۱۱۱۵ھ	
۲۲	سلطان احمد خاں ثالث	سنہ ۱۱۱۵ھ	سنہ ھ	نامعلوم
۲۳	سلطان محمود خاں	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۱۶۷ھ	
۲۴	سلطان عثمان خاں ثالث	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۱۷۱ھ	
۲۵	سلطان خان مصطفے سوئم	سنہ ۱۱۸۰ھ	سنہ ۱۱۸۷ھ	عرصہ ۶ ماہ کے بادشاہ ہوئے
۲۶	سلطان عبدالحمید خاں اول	سنہ ۱۱۸۷ھ	سنہ ۱۲۰۳ھ	
۲۷	سلطان سلیم خاں ثالث	سنہ ۱۲۰۳ھ	سنہ ھ	نامعلوم
۲۸	سلطان مصطفے خاں چہارم	سنہ ۱۲۲۳ھ	سنہ ھ	״ ״
۲۹	سلطان محمود خاں ثانی	سنہ ۱۲۲۳ھ	سنہ ۱۲۵۵ھ	
۳۰	سلطان عبدالحمید خاں ثانی	سنہ ۱۲۵۵ھ	سنہ ۱۲۷۷ھ	سلطان محمود خاں کا بیٹا تھا
۳۲	سلطان عبد العزیز خاں	سنہ ۱۲۷۷ھ	سنہ ۱۲۹۳ھ	قتل کئے گئے
۳۳	سلطان مراد خاں خامس	سنہ ۱۲۹۳ھ	۰	

۳۱ سلطان عبد المجید خان [illegible] سنہ ۱۲۷۷ھ

۳۴	سلطان عبدالحمید خاں	سنہ ۱۲۹۳ھ		جو اتبک بفضل آلٰہی حکمران سلطنت عثمانیہ ہیں

ضمیمہ نمبر ۲

بستے ہیں تیری سایہ میں سب شیخ و برہمن | آباد تجھی سے ہے تو گھر دیر و حرم کا

حالات فرقہ بابی

یہ فرقہ اپنی بابی کیطرف منسوب ہوکر بابی کے نام سے پکارا جاتا ہے لیکن باب اسکا اصلی نام نہیں بلکہ لقب ہے اور اصلی نام (علی محمد) ہے - اسکا باپ جسکا نام میرزا رضا ہے - شیراز کا ایک تاجر تھا دستور کے موافق باب نے بھی پہلے فارسی پڑھی اور اسکے بعد عربی کی چند کتابیں دیکھی تہیں کہ اسکے دل میں آئندہ ترقی کے خیالات پیدا ہوئی اور آخر اس نے اپنی ترقی کے لئے سب سے اچھی تدبیر یہی پائی کہ بعد زاہد بنجائے اور یوں لوگوں کے دلوں میں اپنی وقعت جمائیے اس خیال کا پیدا ہونا تھا کہ باب نے فوراً سخت سخت ریاضتیں شروع کردیں - چنانچہ عین گرمیوں کے موسم میں ٹھیک دوپہر کے وقت مکان کی چھت پر آفتاب کے مقابل بیٹھکر وظیفے پڑھا کرتا - جب شیراز میں کسی قدر شہرت ہوچکی اور لوگوں نے اسکو زاہد خیال کرلیا - تو باب نے کربلا معلا جانے کا قصد کرلیا اور وہاں پہنچکر **سید کاظم نامی** ایک مجتہد کے حلقہ درس میں جا شریک ہوا دو تین سال اسطور سے گذرے تھے کہ مجتہد صاحب مرگئے - باب نے جب دیکھا کہ اس سے بہتر کوئی موقعہ نہیں ہوسکتا اپنے دلمیں مصمم ارادہ کرلیا اور مجتہد صاحب کے بہت سے

شاگرد ساتھ لئے۔ کوفہ کی مسجد میں جا پہنچا اور ایسی ایسی عبادتیں اور ریاضتیں دکھلائیں
جس سے لوگوں کا دل اسکی طرف مائل ہوگیا اسوقت ۱۲۶۰ھ میں جسکو آج (۵۳)
سال گذرے اپنی عقیدت کشوں کے روبرو اس امر کا اظہار کیا اور بیان کیا کہ جس مہدی
صاحب الامر کا انتظار کیا جارہا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اور اسکے ثبوت میں بعض احادیث
جنمیں مہدی صاحب الامر کے آثار تبلائی گئی تھے۔ پیش کیں اور کہا کہ جو جو آثار ان میں مہدی
کے تبلائے گئے ہیں وہ مجھ میں پورے طور سے موجود ہیں۔ جب اسکے ثبوت میں معجزہ
طلب کیا گیا۔ تو باب نے جواب دیا کہ میری تحریر و تقریر ہی معجزہ ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا
معجزہ ہوسکتا ہے کہ ایک ہی دن میں ہزار نئے شعر مناجات میں مناجات کرتا ہوں اور
پھر انہیں اپنی قلم سے لکھتا بھی ہوں۔ اور چند مناجاتیں پیش کیں۔ حضرت کی جیسی
لیاقت تھی معلوم۔ پھر آپ کی تحریر جیسی ہوگی ظاھر۔

غرضکہ انمیں اعراب تک درست نہ تھا۔ جب اسپر اعتراض ہوا تو آپ کیا جواب دیتے
ہیں کہ علم نحو ایک گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے ابتک غضب آلہی میں گرفتار تھا اب
میں نے خدا کے حضور میں اُسکی شفاعت کی جس سے اُسکی خطا معاف ہوئی اور حکم ہوگیا
کہ نحوی غلطیوں کا کوئی مضائقہ نہیں اور آئندہ سے اگر کوئی غلطی کرے تو کچھ ہرج نہیں
عوام کو مطیع کرنے کے لئے ایک اچھی تدبیر سوجھی اور حکم دیدیا کہ چونکہ میرے وجود سے غرض
تمام ادیان کا متحد ہونا ہے جسکی وجہ سے میں آئندہ سال مکہ معظمہ سے شمشیر بکف خروج کرونگا
اور جملہ روئے زمین پر قبضہ کروں گا۔ لہذا جبتک کے تمام ادیان متحد نہو جائیں اور تمام دنیا میری
مطیع نہو جائے تمام تکالیف شرعیہ ملتوی پس اب اگر میرے مریدوں میں سے کوئی شخص
منہیات شرعیہ کا مرتکب ہو یا احکامات شرعیہ ادا نہ کرے تو اُس پر کوئی مواخذہ نہیں یہ ایک

ایسی تدبیر تھی جس سے اسکا جادو چلگیا - بہت سے لوگ محض اسی غرض سے کہ تکالیف شرعیہ سے بچیں - اِسکے پیرو ہو گئے - اور اپنے من مانی خواہشات کے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا - اور کوئی برائے باقی نہ چھوڑی بے خوف وخطر شراب وکباب کے جلسے منعقد ہوتے - اور علانیہ فسق وفجور کا بازار گرم ہوتا -

عورتیں بے پردہ مجلسوں میں شریک ہوتیں اور شرابیں پلاتیں - عوام تو اسطرح مطیع ہوئے - اب رہ گئے کسیقدر سمجھدار لوگ - اِنکے لئے آئندہ کی بہبودی وترقی کی اُمید دلائی گئی اور وعدہ کیا گیا کہ جب ساری روئے زمین پر باب کا قبضہ ہو جائے گا تو تمھارے حقوق سب سے مقدّم سمجھے جائینگے غرضکہ ایک اچھی خاصی جماعت باب کے مطیع ہوگئی - باب نے اپنے مُریدوں کو چند احکامات بھی دئیے تھے جو بطور اشعار کے آداب کئے جاتے تھے اور وہ یہ تھے سہ

(۱) چونکہ تمام دنیا کا میرے زیرنگیں ہونا - (اس غرض سے کہ تمام دنیا کا ایک مذہب ہو جائے ضروری ہے - لہذا میں آئیندہ سال مکہ معظمہ سے شمشیر بکف سارے جہان پر حملہ آور ہوں گا کہ دنیا میرے تحت تصرّف میں آجائے اور وہ تمام اغراض پورے ہوں جو میرے وجود سے مقصود ہیں اور اس سے ضرور ہے ہزاروں اعداضد کی جانیں جسم سے جدا ہونگی اور ہزاروں خون کی ندیاں جاری ہوں گی - پس جملہ مریدین باصفا کو حکم دیا جاتا ہے کہ بطور ایک علامت وسکون کے اپنے خطوط کو سُرخ کیا کریں -

(۲) السّلام علیکم کے عوض مرحبا یک سلام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے -

(۳) اذان میں میرا نام بھی داخل ہو - محمد تقی سپہرنی ناسخ التواریخ میں بہت سے اقوال نقل کئے ہیں - اور لکھا ہے کہ باب انہیں اپنی مریدین سے کہا کرتا تھا ہم نہیں جانتے کہ کہا نتک

تاہم مشتے نمونہ از خروارے چند اقوال نقل کفر کفر نباشد بر عمل کر کے لکھے دیتے ہیں
مثلاً یہ قول کہ "آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب رسالت مآب حضرت شیر خدا
یعنی حضرت علی صاحب نے مجھ سے بیعت کی" اور یہ کہ "اب تک آنحضرت رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اور جناب والا گوہر حضرت علی صاحب الگ الگ اور جدا جدا تھے - میں ان
دونوں کا جامع ہوا اور اسی وجہ سے میرا نام بھی علی محمد ہے اسکے اقوال میں سے ایک
یہ بھی تھا کہ ہمچنانکہ ہیچ کس نمے تواند کہ بغیر از باب بدرون خانہ شنود - ہمچناں بغیر ازانکہ
مرا دیدار کنند و اجازت حاصل کنند نمے تواند کہ بخدا و دین خدا در رسد -

مریدین نے جب اس قول کو سنا تو اُسکا لقب ہی باب کر دیا اور یہی انکی باب سے
موسوم ہونے کی تسمیہ ہے اور آخر کو یہ لقب ایسا مشہور زباں زد ہوا کہ اسکے مقابلہ میں
کوئی بھولکر بھی اصلی نام کو نہیں پوچھتا - جب ایک اچھی خاصی جماعت آپکی مطیع ہو گئی
تو مکہ معظمہ جانے کے ارادہ سے نکلے مگر چونکہ کافی فوج اور سامان مہیا نہو سکا تھا - لہذا
مکہ معظمہ جانے کا قصد فسخ کر کے - اور بجائے اسکے مُریدین کے ساتھ بوشہر میں ڈیرہ ڈالا گیا
بوشہر میں پہنچکر باب نے بعض مُرید بطور منادی کے شیراز بھیجے - تاکہ وہ لوگوں کو باب
کے مہدی موجود ہونیکا یقین دلائیں - اور جو لوگ اسکے مہدی موجود ہونے کی تصدیق
کریں ان سے بیعت لیں - اپنا تصنیف کیا ہوا کلام بھی جسمیں سے کسی کا نام قرآن
کسی کا نام مناجات رکھا گیا تھا - انکو دیا گیا - تاکہ وہ اسکو لوگوں کے روبرو پیش کریں
اور وہ اُنہیں بجائے قرآن مجید و صحیفہ سجادیہ کے پڑھا کریں - اُسیوقت فارس کا گورنر
نظام الدولہ نامی تھا - جسکی ہوشیاری کاردانی خود ان حالات کے پڑھنے سے ظاہر
ہو گئی - جب اسکو یہ خبر معلوم ہوئی - تو فوراً باب کی گرفتاری کا حکم دیا - اور اس خوف سے

اگر کہیں یہ فساد نہ کردے ۔ کسیقدر پولیس بھی خفیہ طور سے بہیجدی ۔ پولیس نے باب کو گرفتار کرلیا ۔

اور پابجولاں اسکے وطن اصلی شیراز میں لاکر اسکے اصلی مکان میں محبوس کردیا نظام الدولہ نے خیال کیا (اور اسکا خیال فی الواقعہ درست تھا) کہ باب کا گرفتاری کرنا بھی ایک دقت طلب امر تھا ۔ اب اسکو خفیہ ہی مار ڈالا جائے ۔ تو ضرور لوگوں میں بدگمانی پیدا ہوگی ۔ اور عجب نہیں کہ فساد برپا ہو جائے اور بُرے نتائج پیدا ہوں ۔ لہذا کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے باب مجمع عام میں لاجواب ہو جائے اور ایسا ہونے سے پہر کوئی اُسکی طرفداری نہ کریگا ۔ آخر اُس نے یہی تجویز سب سے عمدہ پائی کہ باب کے حاضر ہونے کا حکمدیا ۔ باب حاضر ہوا تو نظام الدولہ نے اُسکی بڑی تعظیم و تکریم کی ۔ اور یوں اُسکی گرفتار کئے جانے پر افسوس کیا ۔ پہر اس امر کو ظاہر کیا کہ میری رائے کا دفعتاً یوں بدلجانا ایک جواب کے دیکھنے کی وجہ سے ہے اور آخیر میں یہ بھی کہدیا کہ اب میری آرزو یہی ہے کہ میرا جان و مال آپ پر فدا ہو اور یہ تمام فوج و توپ خانہ وغیرہ جو میری ماتحت ہے آپ کی تائید میں کام آئے ۔ یہ تمام تقریر کچھ ایسی بے ساختگی سے کی گئی تھی کہ مکار باب نے بھی اسکو صحیح خیال کیا اور نظام الدولہ کی بڑی تعریف و توصیف کی ۔ اور وہی اپنے معمولی وعدے جو سب سے کیا کرتا تھا اس سے بھی کئے کہ تم اس ایمان لانے کے صلے میں جب ساری دُنیا میرے مطیع و ماتحت ہو جاوے گی ترکی سلطنت کے حاکم مقرر دسئے جاؤ گے ۔

اسکا جواب نظام الدولہ نے دیا افسوس آپ نے میری نیت پہچاننے میں غلطی کی ۔ مجھے اسس دنیائے دوں کی کوئی طمع و خواہش نہیں ہے ۔ جس سے میں ترکی سلطنت

کا حاکم نبائے جانے سے خوش ہوسکوں۔ میری تو تمام آرزو یہی ہے کہ آپ کے روبرو آپکی امداد و حمایت کرتے شہید ہوں۔ اور جاودانی سلطنت کا مالک بنوں۔ غرض اسی قسم کی بہت سے باتیں کیں۔ جس سے باب بالکل مطمئن ہوگیا۔ اب اسوقت نظام الدولہ نے کہا کہ بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے علما پر حجت تمام کردی جائے جس سے عوام کا مطیع ہونا آسان ہوگا۔ باب نے جو نظام الدولہ کی باتوں کو صحیح سمجھتا تھا اس امر پر اپنی رضامندی ظاہر کردی نظام الدولہ نے دیکھا کہ باب رضامند ہوگیا تو فوراً مجلس مناظرہ قایم کردی۔ جسقدر شیعی علما شیراز میں موجود تھے جمع ہوئے اور باب کی طرف سے ایک تو خود باب تھا اور دوسرا اُسکا خاص مُرید سید یحیٰ جسکا لقب کشّاف تھا ٭

باب نے بڑی ہی مستقل طرز سے جسمیں ذرا بھی خوف وہراس کا نشان نہ تھا علما کو مخاطب کرکے یوں تقریر شروع کی کہ اُسے حضرات جب قرآن اُس آنسے جو بالفعل آپ لوگوں کے پاس ہے کئے حصے بہتر ہے اور وہ دین جسکو میں آپ لوگوں کیلئے پیش کرتا ہوں۔ اس دین سے جسپر بالفعل آپ عمل کرتے ہیں کئی درجے اچھا ہے۔ تو میرے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں آپ لوگ میرے مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں میرے مطیع ہوجاتے ہیں میں صرف آپ لوگوں کی بہتری کے لئے۔ قبل اسکے کہ بزور شمشیر آپ کو ماننا ضروری ہو اس دین کے قبول کرنے کے لئے کہتا ہوں۔ اگر آپ کو اپنی جانوں پر رحم نہیں آتا تو کیوں اپنے ساتھ اپنے کنبہ اولاد مال و متاع سب کی تباہی کے درپے ہو۔ للہ ان پر رحم کیجئے۔ خدا کے لئے سوچئے اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ باب یہیں تک تقریر کرنے پایا تھا کہ نظام الدولہ نے بات کاٹ کر کہا مرحبا سبحان اللہ۔ کیا خوب آپ نے تقریر فرمائی۔ میں اپنے دخل دینے کا معافی خواہ ہوں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی عرض کرونگا

کہ قبل اسکے کہ آپ تقریر فرمائیں بہتر ہوگا کہ چند سطریں اپنے قرآن کی لکھد یجئے تاکہ یہ حضرات اسکو دیکھ بھی لیں اور پورے طور سے اتمام حجت ہوجائے۔ باب نے وہیں بیٹھ کر چند سطریں تحریر کیں اور انہیں پیش کیا۔ لوگوں نے جب ان ہزلیات کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان میں اعراب تک درست نہیں۔

اسوقت نظام الدولہ نے کہا اے نادان احمق جب تو دو سطر صحیح نہیں لکھ سکتا تو پھر یہ کیا ہرزہ سرائی کررہا ہے کیا انہیں دو سطروں سے تیرا کلام خدا کے کلام سے بھی بڑھ گیا۔ اب میں ایسی حالت میں بجز اسکے کہ تیرے قتل کا حکم دوں اور کیا کرسکتا ہوں مگر قبل اسکے کہ ایسا حکم دیا جائے مناسب ہے کہ تیری خوب تادیب کیجائے حکم کی دیر تھی کہ باب پر مار پڑنے لگی اور ایسی سخت مار پڑی کہ اوسان خطا ہوئے اب اسکو معلوم ہوا کہ نظام الدولہ کا نہایت تعظیم وتکریم کرنا اور اپنے کو بالکل اسکا مرید ظاہر کرنا محض مکر وفریب تھا

اسکے مجمع عام میں لاجواب کروانے کے لئے تھا۔ آخر بڑی دیر کے بعد اپنی چالاکی سے ایک نئی تدبیر سوجھی اور فوراً پکارنے لگا۔ توبہ کردم۔ توبہ کردم

اب احوال نظام الدولہ صاحب کا حکم ہی

نظام الدولہ نے کہا اچھا اگر یہی بات ہے تو اسکا منہ کالا کرو اور تمام شہر میں گشت کروانے کے بعد شیخ ابوتراب کی مسجد میں لیجاکر اس سے توبہ کرواؤ۔ باب نے مجبوراً او توحاوکرحا یعنے رضا نہ رضا توبہ کی۔ بعدہٗ شیخ ابوتراب کے پاس جاکر اسکے پاؤں پر گر پڑا۔ اور بڑی ہی عاجزی کے ساتھ توبہ کی۔ توبہ کرلینے کے بعد باب کو چھوڑ دینا چاہیے

تھا۔ مگر ہوشیاری سے نظام الدولہ تاڑ گیا تھا۔ کہ اگر اسکو چھوڑ دیا جائے تو یہ فوراً شرارت
شروع کردیگا۔ لہذا اس نے یہی مناسب خیال کیا کہ باب کو قید کرے۔ چنانچہ حکم
تعمیل کیگئی اور باب قید کردیا گیا اور چھ ماہ تک یوں ہی محبوس رہا اور فی الواقع اگر باب کو
قید کردیا جاتا اور محبوس رہتا۔ تو تھوڑے ہی دنوں میں اسکا نام ونشان مٹ جاتا اور
نہ کوئی فساد پیدا ہوتا نہ جھگڑا اور یوں ہی اسکے اٹھائے فتنے کا یہیں خاتمہ ہوجاتا۔
افسوس حسرتا واویلا۔ مگر قسمت میں لکھا جاچکا تھا کہ باب کیوجہ سے سلطنت ایران بڑے
بڑے نقصان اُٹھائے گی۔ اور مثل مشہور ہے کہ تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔ آخر باب
کی رہائی کا بھی سامان نکل آیا۔ اور وہ اس طرح کہ اُسوقت اصفہان کا گورنر۔
معتمد الدولہ نامی ایک شخص تھا۔ جسکی نسبت صاحب ناسخ بیان کرتے ہیں کہ
صوفیوں فقیروں وغیرہ کی صحبت کا زائد مائل رہا کرتا تھا۔ جب باب کی خبر اُسکو معلوم
ہوئی تو اُس نے خیال کیا کہ شاید باب بھی منجملہ بزرگان طریقت کے ہو اور یوں
نادیدہ اس سے ملنے کا شوق اسکو پیدا ہوا۔ معتمد الدولہ نے چند سوار شیراز بھیجے کہ جس
طرح ممکن ہو باب کو اصفہان لے آئیں۔ اتفاق سے انہیں دنوں میں شیراز میں سخت
وبا پھیلی۔ جس سے لوگ پریشان خاطر اپنے اپنے دھندوں میں لگے ہوئے تھے اس
وبا سے باب کو فائدہ پہنچا۔ یعنے معتمد الدولہ کے سواروں نے آسانی سے باب پر قبضہ کرلیا اور
اصفہان لے آئے معتمد الدولہ نے باب کی بڑی عزت کی اور ادہر تو باب بڑی ہی عزت کی ساتھ معتمد الدولہ
کے پاس چین کررہا تھا۔ ادھر نظام الدولہ نے جب باب کو وہاں نہ پایا تو کشاف باب
کے سب سے بڑے مرید کو اور نیز اور مریدوں کو حکم دیدیا کہ فوراً فارس کے علاقہ میں باب
کی طرف کا کوئی باقی نہ رہے۔ خیر اب ادہر کی سنئے کہ معتمد الدولہ نے بھی ایک محل مناظرہ

قایم کی مگر نہ اس مقصد کے لئے جو نظام الدولہ نے کی تھی کہ باب کو لاجواب کرے بلکہ اسکے برعکس اسلئے کہ باب دوسروں کو لاجواب کرے۔ مجلس مناظرہ مرتب ہوئی اور اس میں اہل شیعہ کی طرف سے جناب حضرت میرزا سید محمد صاحب اور جناب حضرت آغا محمد مہدی صاحب اور جناب میرزا محمد حسن مباحثہ کیلئے مقرر ہوئی مجلس جمع ہوئی اور سب لوگ اپنی اپنی جائے پر بیٹھ گئے۔ باب بھی اپنی جائے پر جو اسکے لئے پہلے سے مقرر کیگئی تھی ایک اونچے مقام پر جا بیٹھا۔ چونکہ پہلے تجربہ ہو چکا تھا۔ لہذا باب نے یہاں پہلے تقریر کرنا مناسب خیال نہ کیا اور اجازت دی کہ فریق مخالف تقریر کرے تو سب سے پہلے آغا محمد مہدی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور باب سے سوال کیا۔ آغا مہدی اور نظام العلماء کا مباحثہ واسطے ملاحظہ ناظرین لکھتے ہیں جو خالی از لطف نہوگا اور معلوم ہوگا کہ باب بالکل بے علم شخص تھا ۔

آغا مہدی اور باب الصدق محمد علی کا مناظرہ

آغا مہدی۔ جتنے لوگ یہاں اسوقت موجود ہیں یا تو مجتہد ہیں جو خود ہی مسائل کو احادیث سے استخراج و استنباط کرتے ہیں یا وہ لوگ ہیں جنہیں اتنی لیاقت نہیں ہے جس سے وہ احکام و مسائل کا استخراج کر سکیں۔ یہ لوگ کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہیں آپ ان دونوں میں سے کس میں شامل ہیں۔

باب۔ میں کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ اور نہ قیاس سے کام لیتا ہوں جیسے کہ مجتہد کرتے ہیں بلکہ ایسا کرنا میرے پاس حرام و ناجائز ہے ۔

آغا مہدی۔ آپ کہتے ہیں کہ میں کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ

مجتہد ہیں لیکن آپ کو مجتہد ہونے سے اِنکار ہے تو اِسکا یہ مطلب ہوا کہ جن مسائل پر آپکا عمل ہے اور جبکا آپ حکم دیتے ہیں وہ قیاسی نہیں بلکہ یقینی ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے نزدیک باب علم مسدود ہے اور خدا کی حُجّت غائب ہے۔ لہذا جبتک کہ امام آخرالزماں کا ظہور نہ ہوجائے اور اِن سے ملاقات نہ کرے اور خود انکی زبان سے مسائل فقہ کو نہ سنلے کوئی شخص اِس امر کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اِسکی مستخرجہ مسائل یقینی ہیں۔ پس آپ کو اِسکے یقینی ہونیکا ثبوت دینا ضروری ہے ⁘

باب۔ تو بیچارہ جو ابھی متعلم ہے مجھ سے شخص کے ساتھ جسکا مقام قلبی ہے کس طور سے مباحثہ کرسکتا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جنمیں تیری عقل کچھ بھی کارگر نہیں ہوسکتی پس بجائے اسکے کہ فضول بکواس کرے جا اور اپنی جائے پر خاموش بیٹھ رہ ⁘

میرزا محمد حسن۔ آغا مہدی خاموش ہوگیا تھا۔ شاید آپ کو بھی اس امر سے انکار نہ ہوگا کہ جو شخص مقام پر پہنچ جاتا ہے تمام چیزیں اسکے روبرو ہوجاتی ہیں اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ جو بات پوچھیے اِسکا جواب ملتا ہے۔ جب آپ بھی اس مقام کو پہنچگئے ہیں تو ضرور ہی جو بات پوچھی جائے گی اُسکا جواب ملجائیگا ⁘

باب۔ (نہایت ہی جرأت کے ساتھ) بیشک آپ کی رائے ٹھیک ہے جو آپ چاہتے ہوں۔ پوچھیئے میں اِسکا جواب دونگا۔

محمد حسن۔ حضرت جوادؑ علیہ السّلام کی نسبت یہ منقول ہے کہ وہ ایک ہی قدم میں مدینہ سے طوس پہنچگئے تھے۔ عقلاً یہ ناممکن و محال معلوم ہوتا ہے آپ کے نزدیک یہ واقعہ کسطور پر ہوا اور ایسے بیان کیجئے کہ حضرت علی کی نسبت جو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک ہی رات ایک ہی وقت میں چالیس آدمیوں کے مہمان ہوئے تھے صحیح ہے تو اسکو

دلائل عقلی سے ثابت کیجئے ایسے ہی چند امور کی نسبت جو عقلاً محال ہے سوال ہوا اور کہا گیا کہ اُنکو عقلی طور سے ثابت کیجئے *

باب یہ باتیں نہایت دقیق ہیں - اب اگر مناسب سمجھیں تو میں اُنکو مفصلاً لکھے دیتا ہوں

محمد حسن - آپ کی مرضی لکھ دیجئے *

اتنے میں کھانا تیار ہوا - اور سب لوگ کھانا کھانے لگے - اس عرصہ میں باب نے چند سطریں لکھیں اور جبوقت کھانا کھاکر لوگ جانے لگے تو اُسوقت میرزا محمد حسن کو اپنی تحریر دی میرزا محمد حسن نے دیکھکر کہا کہ یہ تو ایک خطبہ ہے جسمیں کسی قدر حمد ہے وہ نعت اور باقی مناجات ہے لیکن تمنے جن اور کی نسبت سوال کیا تھا - اُنمیں سے ایک کا جواب بھی نہیں - بہت سے لوگ تو پہلے جا چکے تھے اور جو رہ گئے تھے وہ بھی چلتے پہرتے نظر آئے اور مباحثہ یوں ہی ناتمام رہ گیا - اس مباحثے سے باب کی وقعت جو معتمد الدولہ کے دلمیں تھی ذرا بھی کم نہوئی بلکہ اور زیادہ ہوگئی - مشکل یہ آپڑی کہ باب کے علانیہ تائید کرنے میں مجتہدین کو جنہیں ایران میں بڑی قوت حاصل ہے بدگمانی پیدا ہوتی جس سے معتمد الدولہ کو خود اپنی جان بچانی مشکل ہو جاتی - آخر کار مناسب سمجھا گیا کہ باب مخفی رکھا جائے اور لوگوں سے اس امر کا اظہار کر دیا جائے کہ وہ خارج البلد کر دیا گیا اس امر کا تصفیہ ہم نہیں کر سکتے کہ فی الواقع معتمد الدولہ باب کے عقائد کو صحیح خیال کرتا تھا یہ کہ پولٹیکل غرض حاصل کرنے کے لئے بظاہر اُسکا مُرید بنگیا تھا - بانیحال چند مہینے تک باب اسی طور سے اصفہان میں رہا اور اپنے مُریدوں کو اطراف و جوانب میں اپنی دعوت کرنے کے لئے بھیجتا رہا - اور یوں ہی پوشیدہ پوشیدہ مُلک میں باب کا اثر پھیل رہا تھا - اتفاق سے چند ہی روز کے بعد معتمد الدولہ مر گیا - اور اس سے باب کا

ایک بڑا حامی دنیا سے جاتا رہا - معتمد الدولہ کے مرنے کے بعد جب لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ
باب خارج البلد نہیں کیا گیا - بلکہ یہاں موجود ہے تو اسوقت لوگوں نے دوبارہ
ایران میں عرضی بھیجی کہ باب یہاں موجود ہے اب اسکی نسبت جو حکم ہو اسکی تعمیل
ہوگی - اس پر حاجی میرزا آقاسی نے جو اسوقت وزیر اعظم تھا یہ حکم بھیجدیا کہ اصفہان میں
لیجا کر آذربائیجان کے قلعہ چہریق میں محبوس کر دیا جائے - ادھر تو باب قلعہ چہریق کی ہوا
کہا رہے تھے اور ادھر انکے مریدوں نے فساد مچا دیا اور متواتر کامیابیاں حاصل کیں
اور ایک بڑا گروہ اسکے مریدوں کا پیدا ہوگیا جسکی وجہ سے آخر ۱۲۶۳ھ میں (یعنی باب کے
ادعائے مہدویت کے تین سال بعد) محمد شاہ نے ناصر الدین شاہ مرحوم شاہ ایران کو
جو اسوقت آذربائیجان کے ولیعہد تھے - اس امر کا حکم بھیجا کہ باب قلعہ چہریق سے
بلوایا جائے اور اس سے پھر مباحثہ ہو - حاجی میرزا آقاسی نے ایک چٹھی مرحوم شاہ ایران
کو لکھی جسمیں شاہ کے حکم کی تعمیل کرنے پر بڑا زور دیا گیا تھا - جب شاہ مرحوم کو فرمان
پہنچا اور اسکے ساتھ وزیر اعظم کی چٹھی بھی - تو اس نے فوراً باب کو تبریز میں حاضر ہونے کا حکم
دیا - جب باب تبریز میں آیا تو اس سے اتنی رعایت کیگئی کہ بجائے مجلس کے کاظم خان
داروغہ فراش کے مکان میں اتارا گیا - دوسرے روز ملا محمود جو تبریز کا مجتہد اعظم تھا اور
جسکا خطاب نظام العلماء تھا اور ملا محمد مقانی اور نیز بہت سے مجتہد جمع ہوئے اور
باب بھی بلایا گیا - اور مباحثہ شروع ہوا - یہ باب کا اخیر مناظرہ تھا - اس مباحثہ کے
متعلق اتنا لکھ دینا ضروری ہے کہ جن جن احادیث و اقوال کو مجتہد اعظم نے پیش کیا وہ
صرف شیعوں کے پاس مسلم و معتبر ہیں *

نظام العلمار اور باب الصدق محمد علی کا مباحثہ

(باب سے مخاطب ہوکر) قرآن شریف اور صحیفہ سجادیہ کے نام سے - جو کتابیں آپ کی طرف سے شائع کیگئی ہیں کیا وہ فی الواقعہ آپ کی لکھی ہوئی ہیں -

باب - یہ کلمات خاص خدا کے ہیں -

نظام العلمار - اس مجلس میں یوں مبہم کے طور پر گفتگو کرنی ذرا بھی مفید نہیں جو کچھ کہئے صاف صاف کہئے ÷

باب - (نظام العلمار کی گفتگو سے غصہ میں آکر) ہاں ہاں یہ میرے ہی لکھے ہوئے ہیں ÷

نظام العلمار - آپ نے اپنا نام اس میں شجرہ کے طور پر لکھا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا ہے - وہ خدا کا قول ہوتا ہے ÷

باب - رحمک اللہ - بیشک آپ کی رائے درست ہے ÷

نظام العلمار - آپ کے مُریدوں نے جو آپ کو باب کا لقب دیا ہے کیا آپ نے اِسپر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے ÷

باب - مجھے میرے مریدوں نے یہ لقب نہیں دیا - بلکہ خاص خدا نے یہ لقب مجھکو عطا فرمایا ہے - کیونکہ میں آجکے دن بابِ علم ہوں ÷

نظام العلمار - حضرت جو بابِ علم تھے ، امیر نے اجازت دیدی تھی کہ جس کسی کو جو کوئی بات کسی علم میں پوچھنی ہو وہ مجھ سے پوچھے میں دریغ نہ کروں - چونکہ آپ بھی

باب علم ہونے کے مدعی ہیں۔ لہذا میں اپنے شکوک و شبہات آپ پر پیش کرتا ہوں تاکہ آپ اسکو حل کریں۔ سب سے پہلے علم طب کے متعلق سوال کرتا ہوں ٭

باب - میں نے طب نہیں پڑھی ہے۔

نظام العلماء - اچھا خیر علم دین ہی سہی۔ لیکن چونکہ علم دین بغیر قرآن و حدیث سمجھنے کے نہیں آتا۔ اور قرآن و حدیث کا سمجھنا۔ صرف۔ نحو۔ منطق و مثل ذلک پر موقوف ہے۔ لہذا میں سب سے پہلے علم صرف کے متعلق سوال کرتا ہوں ٭

باب - مینے علم صرف بچپن میں سیکھا تھا۔ جو اسوقت میرے پاس حاضر نہیں

نظام العلماء - خیر ذرا اس آیت کی تفسیر کر دیجئے۔ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ ہو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا۔ اور نیز اسکی ترکیب نحوی بیان کیجئے۔ دوسرے سورہ کوثر کا شان نزول بیان ہو۔ اور یہ بھی کہئے کہ اس سورۃ سے پیغمبر کی کیا تسلی ہوئی جسکا سورہ میں ذکر ہے ٭

باب - (متفکر ہو کر) ذرا مہلت دیجئے ٭

نظام العلماء - یہ تو قرآن کے متعلق ہوا۔ اب حدیث کو لیجئے اس حدیث کے معنے بیان ہوں جو مامون و حضرت امام ثامن رضاؑ کے درمیان گذرے تھی۔

قال مامون ما الدلیل علی خلافۃ جدک علی ابن ابی طالب قال آیۃ انفسنا قال لولا نساءنا قال لولا ابناءنا فسکت مامون۔

باب - یہ حدیث نہیں ہے ٭

نظام العلماء - ولو فرضنا۔ اگر حدیث نہیں تو آخر ایک عرب کا مقولہ تو ہے پس اسکا مطلب فارسی میں بیان کیجئے ٭

باب - باب نے اُسکے لئے بھی مہلت مانگی +

نظام العلما - اب فقہ کو لیجئے - علامہ حلی اس قول کا مطلب کیا ہے کہ اذا دخل الرجل علی الخنثیٰ والخنثیٰ علی الانثیٰ وجب الغسل علی الخنثیٰ دون الذکر والانثیٰ +

نظام العلما - اب بلاغت کے متعلق صرف اسقدر کہہ دیجئے کہ فصاحت و بلاغت کی کیا تعریفیں ہیں اور اُن میں نسب اربعہ میں سے باہمی کیا نسبت ہے۔ منطق کے متعلق یہ ہے کہدینا کہ شکل اول کیوں بدیہی الانتاج ہے - آپ کی فضیلت کے لئے کافی ہے +

باب نے ایک کا جواب بھی نہ دیا - اور سب کے واسطے مہلت مانگی

نظام العلما - اب ایک اور بات باقی ہے - وہ یہ کہ جو شخص باب علم ہونے کا مدعی ہو اُسکے پاس ضرور ہے کہ کوئی کرامت بھی ہو - کیا آپ کے پاس بھی کوئی کرامت ہے

باب - (بڑے دلیرانہ انداز سے) کہئے کون کرامت آپ دیکھنا چاہتے ہیں +

نظام العلما - اعلیحضرت محمد شاہ کے پیر میں درد ہے اُسکو دور کر دیجئے +

باب - یہ تو نہیں ہو سکتا +

شاہ مرحوم - نظام العلما بڈھا ہو گیا ہے جسکی وجہ سے وہ ہر وقت ہمارے پاس حاضر نہیں ہو سکتا - اِسکے بڑھاپے کو زائل کر دیجئے +

نظام العلما - (شاہ مرحوم سے) یہ شخص جملہ علوم سے عاری ہے - کسی خیر سے اِسکو مطلق مساس نہیں +

باب - (غصہ میں آکر) میں وہ ہوں جسکا ہزار سال سے انتظار کیا جا رہا تھا +

نظام العلما - آہا - آپ صاحب الامر ہیں ٭

باب - بیشک ٭

نظام العلما - صاحب الامر شخصی یا نوعی -

باب - صاحب الامر شخصی ٭

نظام العلما - تیرا اور تیرے باپ کا نام کیا ہے اور تیرا مولد کون شہر ہے - اور تیری عمر کیا ہے ٭

باب - میرا نام علی محمد ہے - اور میرے باپ کا نام میرزا رضا ہے اور میری جائے پیدایش شیراز ہے اور میری عمر ۲۵ سال کی ہے ٭

نظام العلما - صاحب الامر کا نام محمد اور اُنکے والد کا حسن اور اُنکا مسقط الراس سر من را - اور اُنکی عمر ہزار سال ہے تو صاحب الامر نہیں ہوسکتا ٭

باب - میں اپنی ایک کرامت تم سے کہتا ہوں کیا تم لوگ میری باتکا یقین کروگے ٭

سب لوگ - کہئے کہئے ٭

باب - میری کرامت یہ ہے کہ میں ایک ہی دن میں ایک ہزار بیت لکھتا ہوں -

سب لوگ - اگر یہ بات سچ بھی ہو تو بھی یہ تیری کرامت نہیں ہوسکتی - کیونکہ زود نویس کاتب اس سے بھی زیادہ لکھتا ہے ٭

مُلّا محمد ممقانی - تو نے اپنے قرآن میں لکھا ہے اول من امن ربی نور محمد و علی - اس سے تیرا کیا یہ مطلب ہے - کہ میں اِن دونوں سے بہتر ہوں ٭

باب - سوچنے لگا اور کچھ جواب ندیا ٭

ایک مجتہد - خدا نے آیۃ خمس میں قرآن میں فرمایا ہے فان للہ خمسہ تم نے اپنے

قرآن میں بجائے خمس کے ثلث لکھا - اس سے معلوم ہوا کہ آیت بالا منسوخ ہوگئی - اگر یہ ہی بات ہے تو اُسکی منسوخی کا ثبوت آپ کے ذمہ ہی ہے ❖

باب - ثلث اسوجہ سے کہ وہ خمس کا نصف ہے (سب لوگ ہنسنے لگے) -

مُلّا محمد محقانی - فرض کیا کہ ثلث خمس کا نصف ہے - لیکن پہلے اس سے سوال کا جواب نہیں نکلتا - وجہ بتلائیے کہ کیوں ثلث دینا چاہئیے - جبکہ خدانے خمس فرمایا ہے ❖

—— وہی خاموشی جواب ندارد ❖

باب - (تھوڑی دیر کے بعد) میری دوسری کرامت یہ ہے کہ میں فی البدیہ خطبہ پڑہتا ہوں اور پڑہنے لگا (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتَ وَالْاَرْضِ)

(ت کو فتحہ اور ض کو کسرہ)   (سب لوگ ہنستے لگے)

شاہ مرحوم نے کہا کہ بانیحالت دعوئے صاحب الامر ہے - چونکہ تو ایک دیوانہ سا معلوم ہوتا ہے لہذا میں تیری قتل کا حکم نہیں دیسکتا - ہاں صرف تنبیہ و تادیب کا حکم دیتا ہوں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ تو صاحب الامر نہیں ہی حکم کی دیر تھی کہ مار پڑنے لگی جیسے نظام الدولہ کے پاس یہ شخص مار پڑنیکے وقت توبہ کردم پکارنے لگا تھا ایساہی یہاں بھی توبہ کردم کے نعرے مارنے لگا مگر اسدفعہ کچھ مفید نہیں ہوا - غرض جب اچھی طرح مار پڑ چکی تو پھر لیجاکر قلعہ چہریق میں محبوس کر دیا گیا پھر مہینے کے بعد قید سے نکال کر قتل کا حکم صادر ہوا ❖

قطعات تاریخ اختتام کتاب مستطاب حیات ناصر الدین شاہ ایران

(۱) از طبع زاد مولوی عبد العلی مؤلف کتاب حیات اکبر و حیات ناصر الدین شاہ

حیات ناصر الدین شد چو تصنیف ندا در داد ہاتف بہر سالش	[illegible]	بوقت سعد و در اسعد شماریخ ۱۸۹۶ کہ شیر دہ صد نود و شش است تاریخ ۱۸۹۶ - ۶ - ۹۰ - ۱۰۰ - ۱۷۰۰

(۲) ازطبع زاد مولوی عبدالعلی مؤلف و مصنف کتاب حیات ناصرالدین شاہ ایران

سال ہجری سنہ ۱۳۱۴ فارسی

پئے ادراک حالات سلاطین — کتاب ماہراں زیب و تزئین

رقم زد چوں مؤلف بہر ایشں — زبہر باخرد پر سید آئین

بسال اختتام او علی گفت — ز تاریخ بدیعی خوشہ چیں ۱۳۱۴ھ

(۳) ازطبع زاد میر گوہر علیشاہ مدرس فارسی مشن اسکول پشاور

سال عیسوی سنہ ۱۸۹۶ء اردو

سیر ریاض فیض عدیم البیان سے آج — تازہ کیا ہے چشم کو اہل جہان نے

گوہر کو سال بلبل نالاں نے یوں کہا — باغ خرد بنایا ہے اس باغبان نے

(۴) ازطبع زاد منشی محمد احسان تخلص شریف پشاوری تلمیذ رسید مصنف کتاب

سال بکرمی سنہ ۱۹۵۳

جب ہوا طیار یہ نسخہ تمام — بے بدل نام خدا کیا خوب ہے

اختتام سال ہاتف نے کہا — سال بکرم نسخہ مرغوب ہے سمبت ۱۹۵۳

قطعۂ تاریخ سال ہجری از طبع زاد اسوہ اکارم نجبا عمدہ اعاظم نقبا خوشنویس خفی و جلی جواہر رقم شیریں قلم لسان عربی و فارسی میر گوہر علیشاہ مدرس فارسی مشن ہائی اسکول پشاور

ابیات

حیات ناصرالدین شاہ ایران — شد از عبدالعلی تطویل جریان

کز از تصنیف او راح مضامین — رسد با نجروان ہوشمنداں

مشام اہل دانش تازہ تر شد — بدیگر جرعہ کس گشتہ نخواہاں

بدیع تاریخ و ہم گنجینۂ فن — ز تصنیفات شان است نورافشاں

پئے سالش بگوہر گفت ہاتف

مے تاریخ از خم خالتہا خواں

24/3/70

2 APR 1973
2 MAY 1973
5 MAY 1973

1826 D/L

*Call No.*________ *Date* ....

*Acc. No.*________

J & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day. if the book is kept beyond that day.

رجسٹری شدہ

اعلان

مین نے اس کتاب تاریخ حیات ناصری کا حق تصنیف دوام کے لئے منشی **احمد مرزا خاں** صاحب ترکمان مالک مطبع خادم الاسلام دہلی کو ہبہ کر دیا ہے۔ لہذا یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی صاحب بغیر اجازت مالک مطبع طبع کرنے کا قصد نہ فرمائیں۔ اس کتاب کی باقاعدہ رجسٹری ہوگئی ہے +

المشتہر

ایم۔ عبدالعلی سابق سکنڈ ماسٹر بورڈ ہائی اسکول پشاور

مصنف کتاب حیات ناصری

"DANISH MAHAL"
AMINUDDAULAPARK.LUCKNOW.

24/3/70

APR 1973
MAY 1973
MAY 1973

1826 D/L mat

Call No.
Date
Acc. No.

J & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day. if the book is kept beyond that day.

DATE LABEL

Call No. ۹۲۳٫۱۵۵ ۶۳۳۶ Date..........................

Account No. ۶۹۰۳

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last stamped above. An overdue charges of 6 nP. will be levied for each day. The book is kept beyond that day.

24/3/70

2 APR 1973
2 MAY 1973
5 MAY 1973

1826 D/L

Call No.
Acc. No.
Date

J & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day. if the book is kept beyond that day.